لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

حرم کے دریچوں میں

2016

١٤٣٧ هجری

سارہ بنت حفیظ الرحمن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

انتساب

اماں ہاجرہ سلام علیھا کی سعی کے نام

جس کی برکت سے آج بھی بہتا زم زم ہر حاجی کو

سیراب کر رہا ہے!

فہرست

1
تعارف

2
زاد راہ

3
شاکر حج سروسز

4
طابہ تیری ہوائیں
شجرۃ طیبۃ
شہر علم

5
ذوالحج کا چاند
نماز جمعہ اور مدینے کی گلیاں

6
ریاض الجنۃ
مسجد نبوی کی خادمائیں

7
زیارتیں
مسجد قبا
احد کا پہاڑ
مسجد قبلتین
تراشوں کی دنیا
ریاض الجنۃ میں دوسری حاضری

8
الوداع مدینہ
ذوالحلیفہ
مکہ تیری برکتیں

Urdu Story Land

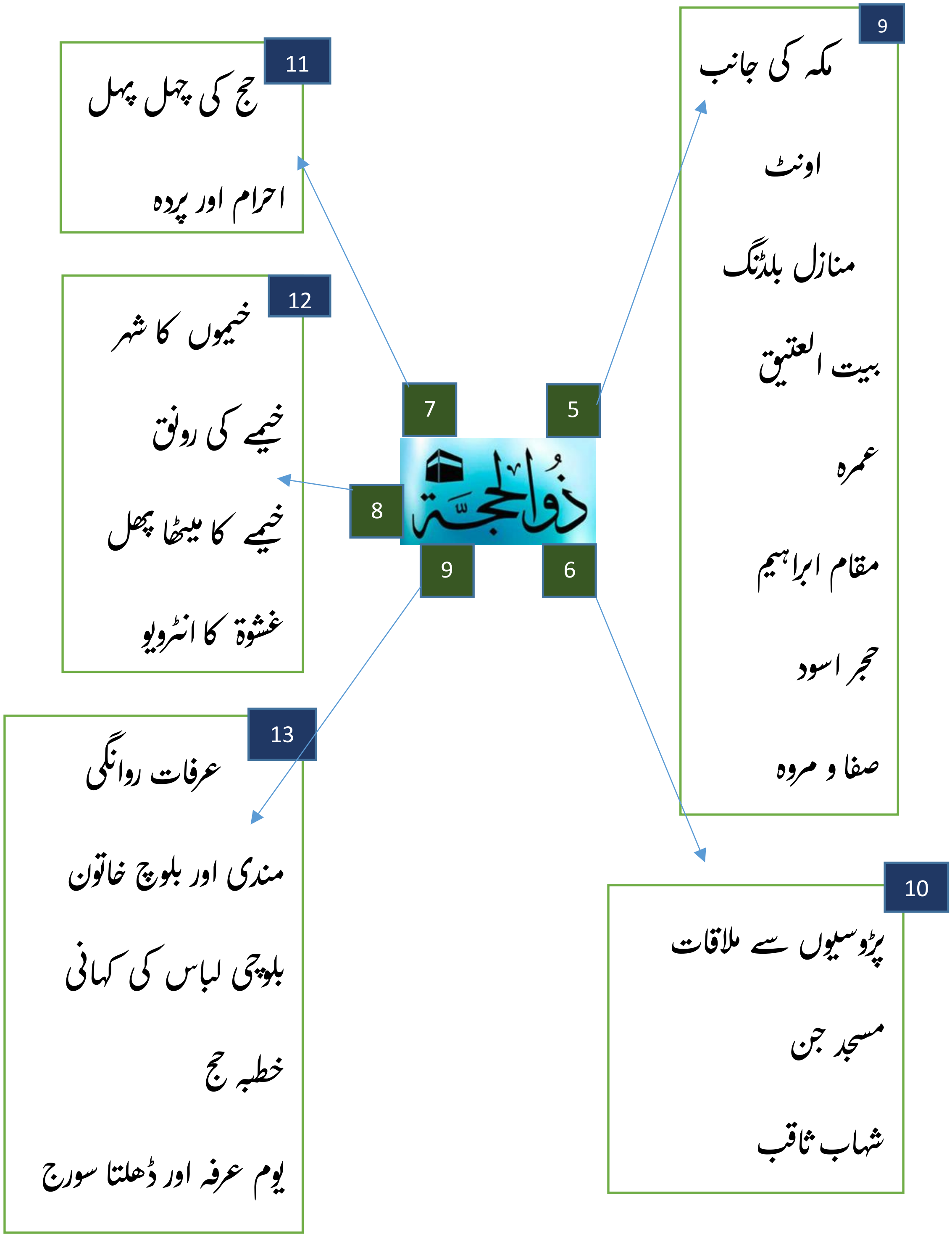
ذوالحجۃ
5
6
7
8
9
9
مکہ کی جانب
اونٹ
منازل بلڈنگ
بیت العتیق
عمرہ
مقام ابراہیم
حجر اسود
صفا و مروہ
10
پڑوسیوں سے ملاقات
مسجد جن
شہاب ثاقب
11
حج کی چہل پہل
احرام اور پردہ
12
خیموں کا شہر
خیمے کی رونق
خیمے کا میٹھا پھل
غشوۃ کا انٹرویو
13
عرفات روانگی
مندی اور بلوچ خاتون
بلوچی لباس کی کہانی
خطبہ حج
یوم عرفہ اور ڈھلتا سورج

10

ایام تشریق

11, 12 , 13

14

مزدلفہ

جمرات کی جانب

قربانی

طواف افاضہ

15

چھپے ہیرے

منیٰ کی شامیں

موسم حج اور مہنگائی

انداز تخاطب

16

زیارتیں

غار حرا

جبل ثور

شہر ویراں

17

حاجیوں کی دعوت اور

طواف الوداع

18

زم زم تیری برکتیں

الایام الخالیۃ

دعا

تعارف

حاجی چاہے ایک سال پرانا ہو یا کہ پچاس سال ذو الحج کے یہ دن دل کی دنیا میں بہار لے کر آتے ہیں اور ہر سمت حج کے تذکرے شروع ہوجاتے ہیں۔

گو کہ پچھلے سال بھی سوچا تھا کہ سفرِ حج کی تحریر قارئین کی خدمت میں پیش کروں لیکن مصروفیت نے باندھے رکھا، لیکن آج جب یہ خبر ملی کہ کرونا کی وبا کے سبب حج اس سال منسوخ ہے دل پھر کھینچ کر انھی وادیوں میں لے گیا اور ہم حرمین کے دریچوں کے سامنے کھڑے تھے پھر وہی ماحول تھا ، وہی خوشبو تھی ، قلم تھا اور ہم تھے ۔

اس سے پہلے کہ ہم حج کے سفر کو چلیں ایک بات واضح کردوں کہ یہ تحریریں حج کے بعد کی ہیں دورانِ سفر کی نہیں۔ اس کی وجہ یہ بنی کہ جب حاجی حج سے فارغ ہوکر وطن لوٹتا ہے تو سب سے پہلے جس ہنستی سے ملنا چاہتا ہے وہ والدین ہوتے ہیں لیکن یہاں معاملہ یہ ہوا کہ حج کے بعد ہماری منزل کراچی نہیں سو اپنی حج کہانی واٹسیپ کے ذریعے والدین تک پہنچائی یہی وجہ ہے کہ تحریر میں دادی جان کی یادوں کا ذکر بھی ملے گا کیونکہ قلم والدین سے مخاطب ہے ۔

والدین کو شیئر کرنے کے بعد یہ دوستوں کے گروپ میں پہنچی پھر یہ فیس بک کی زینت بنی لیکن کہانی نے کہاں رکنا تھا۔جہاں جہاں پہنچی قاری کو حج کی خوشبو آنے لگی اب ہماری برطانوی سہیلی شبستاں کو قرار آنے والا نہیں فوراً فرمائش کی سارہ جی اس کی کتابی شکل ہونی چاہیئے۔

پھر ایک دن یوں ہوا کہ شبستاں کی محبتوں بھری ڈاک موصول ہوئی۔

لفافہ میں کیا ہے ؟

کچھ کتابیں معلوم ہوتی ہیں۔

یہ تین کتابیں نہیں تین خوشبوئیں ہیں:

1 ۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ (محمد عنایت اللہ اسد سبحانی)

2 ۔ فریضہ اقامت دین ۔ (مولانا صدر الدین اصلاحی)

3 ۔ کاروان حجاز ۔ (ماہر القادری)

ان تین کتابوں میں کاروان حجاز وہ خوشبو تھی جو حج کے سفر پر لے گئی سو آج اس خوشبو بھری ڈاک نے کہا :

شبستاں کی فرمائش سر آنکھوں پر لیکن یہ ایک محنت طلب کام ہے۔خط کی طرح روداد کی شکل والدین تک پہنچانا الگ معاملہ ہے اور ایک سفر نامہ تحریر کرنا بالکل الگ بات۔

لیکن مسلسل فرمائشی پروگرام کے تحت یہ کام عمل میں آیا اور والدین کو تحریر کئے ان تمام واٹسپی خطوط کو یکجان کر سکے، الحمد للہ ۔

آپ کے ہاتھوں میں موجود سعادتوں کے اس سفر کی تصاویری البم کا نام حرم کے دریچوں میں شبستاں بہن کا انتخاب ہے۔

اللہ علم اور سعادت کے اس سفر کو برکتوں ، رحمتوں اور کرم سے بھر دے اور اس کوشش کو قبول فرمائے آمین ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اے ہمارے رب (ہماری خدمت) قبول فرما ، بلاشبہ توہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ

ساره بنت حفیظ الرحمن

جی تو پھر آپ تیار ہیں سفرِ حج کے لیے !

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ،
لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ،
اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمدُ.
اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا،
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا،
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلاً.
لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ،
وَلَـوْ كَـرِهَ الْكَافِـرُوْنَ.
لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ، صَدَقَ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ،
وَأَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ،
لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ،
اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

زادِ راہ

وَ تَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى وَ اتَّقُوۡنِ يٰٓاُولِى الۡاَلۡبَابِ

﴿ سورة البقرة # ١٢٧ ﴾

اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو ، سب سے بہتر توشہ اللہ تعالٰی کا ڈر ہے اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔

کسی بھی سفر کے لیے بنیادی چیز زادِ راہ ہے یعنی دورانِ سفر خرچ لیکن حج کا سفر کوئی عام سفر نہیں لہذا ساتھ نصیحت کی گئی بہترین توشہ تقوی ہے یعنی اللہ کا ڈر۔

تقوی معنی بچنا ، بچ بچ کر چلنا ، خاص کر صبر اور برداشت کو اپنے اندر بھر لینا کسی سے الجھنا نا کسی کو الجھنے کی دعوت دینا۔

پس صبر و برداشت کے لیول کو ہائی کرنے کے لیے ہم نے خوب استاذہ محترمہ فرحت ہاشمی کے لیکچر سنے اور استاذہ محترمہ کی اذکار کتب ہمارا بہترین توشہ تھیں ۔

شارجہ کلاک ٹاور کے نزدیک دارالسلام والوں کا بڑا شوروم ہے وہاں سے حج و عمرے کی کتب بآسانی دستیاب ہیں ۔

اس سعادت کے سفر سے پہلے ابھی ایک اور سعادت باقی ہے اور وہ سعادت ہے ہمارے اباجی کی آمد وہ بھی خالصتا حج کی خوشی میں ۔اباجی کے سامان میں خود ان کا سامان اسقدر نہیں جتنا کہ ہمارا ہے۔

احرام ۔ باٹا کی دو پٹی کی چپل ۔ اکسٹرا عینکیں گویا حاجی کا سرمایہ اباجی کے بیگ سے برآمد ہو رہا ہے ۔ہمارے اباجی الحمدللہ تین حج کر چکے ہیں سو اب

پندرہ دن تک ان کی نصیحتیں اور حج داستان ہمارے لیے ایک باقاعدہ حج ورکشاب یا حج ٹرینگ پروگرام ہے ، جو قدرت کا ایک تحفہ ہی تو ہے۔

ابا جی کی حج داستان سنتے یہ خوبصورت پندرہ دن کیسے بیتے کچھ پتا ہی نہ چلا کہ ابا جی کی روانگی کا وقت آیا چاہتا ہے۔

دبئی ائرپورٹ پر امیرٹس کا جہاز اباجی کا منتظر ہے اور پھر چند ہی گھنٹوں بعد شارجہ سے ائرعربیہ ہمیں نبی علیہ السلام کے شہر لے کر جائے گی ۔

اللھم صلی علی محمد

شاکر حج سروسز

شاکر حج سروسز (پرائیوٹ) لمیٹڈ اور عمرہ سروس ٹریول ایجنسی بین الاقوامی منازل میں سیاحت پیش کرتی ہے جہاں مسافر کی ثقافت، روایات اور آرام کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ۔

شاکر حج سروسز 2005 سے پاکستان میں حج خدمات سر انجام دے رہی ہے۔

شاکر حج سروسز کو ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کے طور پر قائم کیا گیا تھا جس کا مقصد ٹریول اینڈ ٹوورز، منظم حج اور عمرہ خدمات کے شعبے میں دنیا بھر کے مسافروں کی خدمت کرنا ہے ۔

ہم نے بھی اللہ کا نام لے کر شاکر حج سروسز کا انتخاب کیا اور اپنے پاسپورٹ اور حج فارم شاکر حج سروسز کی ابوظبی برانچ میں جمع کروائے شاکر حج

Urdu Story Land

سروسز کی خدمات سفر شروع ہونے سے پہلے ہی اس وقت شروع ہوگئیں جب پاسپورٹ حج ویزا کے ساتھ مسافروں کی خدمت میں پیش کئے گئے تو

صرف مسافر کا پاسپورٹ نا تھا بلکہ ساتھ تحائف کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ تھا۔

احرام ، ہینڈ بیگ ، جائے نماز ، تسبیح کے ساتھ حاجی کی خدمت میں سوٹ کیس تک پیش کیے گئے۔ حاجیوں کی تکریم میں تحائف کی تقسیم شاکر حج

سروسز والوں کو حج سے پہلے ہی دعا کا مستحق بنا گئی۔

29 ذوالقعدہ

طابہ تیری ہوائیں

ابا جی کو دبئی ائرپورٹ پر اللہ کے بعد امیرٹس ائر لائن کے سپرد کیا اور پھر سیدھا عجمان پہنچے ، ہمارے حج سامان کی پیکنگ ابا جی اپنے مبارک ہاتھوں سے کر چکے تھے سو صرف سامان اٹھانے کی فکر تھی ۔

ہمارے گھر سے شارجہ انٹرنیشنل 25 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے ،ہماری سواری عجمان سے شارجہ ائرپورٹ آدھے گھنٹے میں پہنچی، ائر پورٹ لاونچ میں آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد شاکر حج سروسز کی بس ابوظبی سے مسافروں کو لے کر شارجہ ائرپورٹ میں داخل ہوتی ہے۔ یہ سارے مسافر اب ہمارے ہم رکاب ہیں ۔تقریباً ایک گھنٹہ کے انتظار کے بعد ہمارا طیارہ اسلام آباد پاکستان سے ہمارے پاکستانی حج ساتھیوں کو لے کر آچکا ہے ۔

جب تک طیارہ دوبارہ اڑان بھرنے کے لیے ری فریش کیا جاتا ہے تب تک مسافر بھی ائر پورٹ پر خود کو فریش کر لیں پاکستانی مسافر کسی چیز سے فریش ہو نا ہو چائے تو لازم پیٹرول کا کام دیتی ہے۔

ائرپورٹ پر رحمت یوں برسی کہ جو صاحب ہمارا لگیج چیک کر رہے تھے وہ ڈاکٹر صاحب کے مریض نکلے ،لہذا ہم لائن سے بچ گئے۔ پاسپورٹ اور بورڈنگ سے لے کر جہاز میں بیٹھنے تک یہ فلسطینی بھائی بار بار ڈاکٹر صاحب اور بچوں کو گلے لگا کر مبارک باد اور خدمات انجام دیتے رہے ۔

شارجہ ائرپورٹ سے ٹھیک 2 گھنٹے 35 منٹ میں نبی علیہ السلام کے شہر میں ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

شہرِ نبی کا درجہ حرارت 44 ڈگری ہے ۔

شہر کا ایک نام طابہ ہے ۔

ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا :

ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ تبوک سے لوٹ کر مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا :

یہ طابہ یعنی پاک مقام ہے (بخاری # ۱۸۷۲)

ائر پورٹ پر پولیو کے قطروں نے استقبال کیا اور سب کے وکسینیشن کارڈ چیک کیۓ گئے ، پھر باہر نکل کر موبائل سم کی لائن میں لگنے کا مرحلہ آیا جو ڈاکٹر صاحب کی حکمت سے یوں طے کیا کہ خواتین کی لائن میں کھڑے ہوگئے کیونکہ کوئی خاتون نہ تھی اس لئے پہلا نمبر آگیا یہ الگ بات ہے کہ نیٹ ورک ڈاؤن تھا تو لائن میں دو گھنٹے لگے اسطرح سم لینے کا عظیم کام اختتام کو پہنچا۔

مدینے کی فضا میں ایک ادب ہے ، خاموشی ہے اور ٹھنڈک بھی۔

لوگ بھی ٹھنڈے ہیں ، اتنے رش میں بھی کوئی چیخ پکار نہیں ، نہ گاڑیوں کا ہارن دل دہلاتا ہے ،ہر چیز میں ایک احترام اور ٹھہراؤ ہے۔

ایک ایسا شہر جس میں نہ تو دجال داخل ہوگا اور نہ طاعون ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،

رسول ﷺ نے فرمایا :

مدینہ کے دروازوں پر فرشتے پہرہ دیں گے وہاں نہ تو مرض طاعون داخل ہوگا اور نہ ہی دجال آئے گا ۔ (صحیح البخاری # ١٨٨٠)

ائرپورٹ سے ہوٹل تک پہنچانے کے لئے حکومت کی جانب سے بس کی سہولت ہے نا صرف بس کی سہولت ہے بلکہ حاجیوں کو باقاعدہ ڈبے تقسیم کئے گئے نبی علیہ السلام کے شہر میں یہ مہمانی اور حاجیوں کی تکریم عرب روایات کا ہی خاصہ ہے۔

ائر پورٹ سے باہر یہ کون ہے جو بڑی شان سے حاجیوں کا استقبال کر رہا ہے ؟ یہ تو شجرۃ طیبہ ہے۔

شَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

کھجور کے درخت کی مسکراہٹ کیا ہے گویا اصحاب رسول کی صدیوں پرانی مجلس جمی ہے ، ایک خوبصورت دن کا سورج طلوع ہوتا ہے اور رسول ﷺ اپنے اصحاب سے دریافت کرتے ہیں :

درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ اس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کی مثال اسی درخت کی سی ہے۔ بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟

یہ سن کر لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف دوڑا۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا :

میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ مگر میں اپنی (کم سنی کی) شرم سے نہ بولا۔

آخر صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے پوچھا :

وہ کون سا درخت ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ (صحیح البخاری # 61)

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصۡلُہَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُہَا فِی السَّمَآءِ ﴿ سورۃ ابراہیم # ۲٤﴾

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی ، مثل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ٹہنیاں آسمان میں ہے۔

کھجور کے درخت کو پاکیزہ درخت فرمایا گیا ہے،مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے۔

1

درخت مسلسل بڑھتا ہے

بیج ---جڑ-- تنا ---

شاخیں

↔

مومن کی بھی یہی صفت ہے وہ ہر آن نیکی میں ترقی کرتا ہے ایمان بڑھتا رہتا ہے

2

درخت خراب گیس کاربن ڈائی اکسائڈ اپنے اندر لیتا ہے اور آکسیجن خارج کرتا ہے

↔

مومن بھی خراب صورتحال کو بخوبی کنٹرول کرنا جانتا ہے ۔ حسد ، بغض ، کینہ ، نفرت کے اثرات اپنے اوپر حاوی نہیں کرتا بلکہ اس کا وجود خیر ہی خیر ہے

3

کھجور کی جڑ مضبوط ہے

↔

مومن کا ایمان بھی مضبوط ہوتا ہے

4

اس کے پتے ایسے ہیں کہ شدید گرمی اور تپش میں جھلستے نہیں۔

↔

مومن بھی سخت سے سخت حالات کا مقابلہ کرنا جانتا ہے اخلاقی گراوٹ کا شکار نہیں ہوتا ۔

5

اس کا پھل چھوٹا ہوتا ہے لیکن میٹھا ہے۔	مومن بھی کم بولتا ہے لیکن جب بولتا ہے گفتگو علم و ادب کا نور بکھیرتی ہے ۔

6

درخت کڑی دھوپ میں چھاؤں ہے	مومن بھی دوسرے انسانوں کے لیے ڈپریشن میں سکون اور راحت کا ذریعہ ہے۔

7

ہوا میں موجود زہریلی گیس درخت دور کرتے ہیں۔	مومن بھی معاشرے میں پھیلے بداخلاقی کے تناؤ کو اپنے اخلاق سے دور کرتا ہے ۔

8

درخت جتنا پھل سے لدا ہوتا ہے جھکتا ہے۔

↔

مومن کو بھی اللہ جتنا نوازتا جاتا ہے وہ جھکتا چلا جاتا ہے

9

مومن اپنی زندگی میں صدقہ جاریہ کے ایسے کام کرجاتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی نیکی کا ثواب ملتا رہتا ہے، جیسے کتاب لکھ کر جانا ، کنواں کھدوا کر جانا ، مسجد یا اسکول کی تعمیر وغیرہ

↔

درختوں میں کھجور کا درخت ایک ایسا درخت ہے جس کی کوئی چیز بیکار نہیں ۔اس کا پھل غذا بھی ہے اور دوا بھی ،ایک ایسا تازہ حلوہ ہے جو درخت سے اترتا ہے اور مہینوں تازہ رہتا ہے ۔

کھجور کا تنا وہ خوش قسمت تنا ہے جو مسجد نبوی کا ستون تھا وہ ستون ہی نہیں تھا وہ منبر رسول ﷺ بھی تھا ۔

نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کے لیے کھجور کے تنے کے پاس کھڑے ہوتے ۔ پھر ایک انصاری عورت نے ے کہا:

یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لیے ایک منبر تیار کر دیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تمہارا جی چاہے تو کر دو۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ اس منبر پر تشریف لے گئے۔ اس پر اس کھجور کے تنے سے بچے کی طرح رونے کی آواز آنے لگی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔ جس طرح بچوں کو چپ کرنے کے لیے لوریاں دیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح اسے چپ کرایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تنا اس لیے رو رہا تھا کہ وہ اللہ کے اس ذکر کو سنا کرتا تھا جو اس کے قریب ہوتا تھا۔ (صحیح البخاری # ٣٥٨٤)

تو آج یہ پاکیزہ درخت ہم حاجیوں کو خوشی اور مسرت سے اھلا و سھلا کہہ رہا ہے۔ہمیں یاد ہے مدینے کی کھجور کا پہلا تعارف دادی ماں نے ہی کروایا۔ جب بھی خاندان میں کوئی عمرہ کرتا یا حج، دادی ماں کو ہدیہ ضرور آتا اور اس میں ہمارا حصہ بھی نکلتا ۔

دادی ماں مدینے کی کھجور کے احترام میں کبھی بھی بیج کچرے میں نہ پھنکتیں، ان بیجوں کو دھوتیں ، سکھاتیں،ان پر عطر لگاتیں اور پھر تسبیح کی طرح استعمال کرتیں۔ بیجوں کی یہ تسبیح ان کے معمولات میں شامل تھی ۔

روز ایک گھنٹہ لا الہ الا اللہ کا ورد ان کو سکون دیتا ۔

وہ خود ہی نہیں بلکہ دو منزلہ بنگلے میں موجود ہر بچی کو اس کام میں لگاتیں اور منگل کا دن ہمارا دادی ماں کے ساتھ بیجوں پر تسبیح کا دن مقرر تھا ۔

اس زمانے میں مدرز ڈے،فادرز ڈے،برتھ ڈے اور ویلنٹائن ڈے جیسی کوئی چیز نہ تھی ،سادگی تھی ،ایک تربیت تھی ،ایک ادب تھا۔

ہماری دادی ماں کا ٹیوس ڈے (منگل کا دن بعد عصر) ہمارا تسبیح ڈے تھا۔ کسی کی مجال کیا کہ دوران تسبیح کوئی بات بھی کرے یا خفیہ اشارہ یا دادی ماں کے کمرے میں کوئی باہر روڈ کی چپل پہن کر بھی داخل ہو۔

جان کی امان چاہو تو چپل باہر اتارو اور تسبیحات کے آخر میں چچا جان کی لائی ہوئی ریوڑیاں بانٹنا ہر گز نہ بھولتیں۔ یہ محبت بھری میٹھی چھوٹی سفید تل والی ریوڑیاں آج مدینے کی بس میں بھی رس گھول گئیں ۔

مدینے کی کھجور کا ذکر ہو اور عجوہ کا نہ ہو تو بات ادھوری ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کے امراض نیز جادو اور زہر کے علاج کے طور پر عجوہ کھجور مع گٹھلی تجویز فرمائی۔

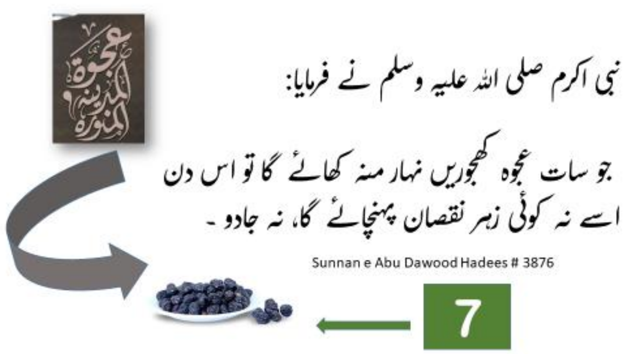

شہرِ علم

یہ شہرِ علم جہاں جبرائیل علیہ السلام اترتے تھے ،جہاں نبی علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھما نبی علیہ السلام سے قرآن سیکھتے تھے ۔

وہ وحی جودل پر اترتی تھی اور جس کے لئے ام ایمن رضی اللہ عنھا روئی تھیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد ان سے ملنے گئے تو رونے لگیں۔ دلاسہ دیا آپ کیوں روتی ہیں ؟

کیا آپ نہیں جانتیں کہ اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دنیا سے زیادہ بہتر ہے ؟

ام ایمن نے جواب دیا :

میں اس لئے نہیں روتی کہ مجھے اس بات کا علم نہیں کہ اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ رسول ﷺ کے لئے زیادہ بہتر ہے ۔

لیکن میں اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا پس ام ایمن نے اپنی بات سے ان دونوں کو بھی رلا دیا۔ (مسلم # ٦٣١٨)

یہ شہرِ علم جس کے لئے آپ ﷺ نے برکت کی دعا کی :

اے اللہ جتنی برکت تونے مکہ میں رکھی ہے اس سے دوگنی برکت مدینہ میں کر دے ۔

وہ شہر کہ جس کی محبت کی دعا نبی ﷺ نے مانگی :

اے اللہ! مدینہ کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں ڈال دے جس طرح ہم مکہ سے محبت کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ۔

اے اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما اور مدینے کی آب و ہوا کو ہمارے لئے اچھی کر دے۔ (صحیح البخاری # ۱۸۸۹)

اب نبی ﷺ کی دعا کے بعد قلم آگے کچھ لکھنے کو آمادہ نہیں

مگر صرف اتنا :

اے اللہ اپنے نبی ﷺ کی دعا کا مستحق بنادے ۔

کہ ہم کو مدینہ کا باسی بنادے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما۔

ذوالحج کا چاند [1]

شہرِ نبی میں قدم رکھنے کے بعد ہر حاجی کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ جلد از جلد مسجدِ نبوی کی زیارت کرے۔ہوٹل میں سارا سامان رکھنے اور فریش ہونے کے بعد اتنا وقت ہوچکا ہے کہ نمازِ مغرب ہونے کو ہے۔کبوتر چوک سے سیدھا مسجدِ نبوی کے گیٹ میں داخل ہوتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

رش بہت ہی زیادہ ہے۔ اندر جگہ ملنا ناممکنات میں سے ہے ۔ڈاکٹر صاحب سے کہا یہیں صحن میں جہاں خواتین بیٹھی ہیں ہم بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ روضہ رسول ﷺ پر تشریف لے جائیں واپسی میں اسی جگہ سے ہمیں لے لیجیے گا کیونکہ اگر خواتین کے رش میں کہیں کھو گئے تو مشکل ہوگی۔

مسجد نبوی
کے صحن
میں دو
رکعات مسجد
میں داخلے
کے ادا کیئے
اور درود

پڑھتے رہے ٹھیک پندرہ منٹ بعد نبی علیہ السلام کی مسجد سے مغرب کی اذان ہوتی ہے۔ یہ مسجد نبوی کی وہی فضائیں ہیں جو اذانِ بلالی سے مہکا کرتی تھیں۔رسولﷺ کی موجودگی میں جب بلال رضی اللہ عنہ اذان دیا کرتے تو اشھد ان محمداً رسول اللہ کہتے وقت انگلی سے رسول اللہ کی جانب اشارہ کرتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد مشار الیہ آنکھوں کے سامنے نہ رہا۔ اشارہ

کس طرف کرتے ؟اس لیے اذان نہ دینے کا عہد کیا، یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی درخواست بھی مسترد کر دی لیکن پھر آخری اذان عمر رضی اللہ عنہ کی درخواست پر بلند کی تو فرمایا :

میں عزم کر چکا تھا کہ رسول ﷺ کے بعد کسی کے لیے اذان نہ دوں گا لیکن آج صرف اور صرف آپ کا ارشاد بجا لاؤں گا چناچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینا شروع کی ۔

صحابہ کی آنکھوں کے سامنے عہد نبوی کا منظر آگیا ،سب پر رقت طاری ہوئی عمر رضی اللہ عنہ کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی ۔ (عشرہ مبشرہ ، بشیر ساجد)

سورج تو ڈوب رہا ہے لیکن آج خالی ہاتھ نہیں بلکہ حاجیوں کے لیے ذی الحج کا چاند چھوڑے جاتا ہے ۔حج کا مسافر مسجدِ نبوی میں ذی الحج کے چاند کی خوشخبری پاتا ہے۔

لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک۔

نماز جمعہ اور مدینے کی گلیاں

آج کے دن صبح ساڑھے نو بجے ہی مسجد پہنچ گئے کیونکہ پھر رش کی وجہ سے جگہ ملنا ناممکن ہے ۔سورۃ الکھف کی تلاوت کے بعد استاذہ کی کتاب قرآنی و مسنون دعا کی تقسیم کی اور اس کتاب کے بارے میں تعارف کروایا کہ اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ نبی ﷺ کی مسجد میں بیٹھ کر نبی کی دعاؤں کو اپنے لئے مانگ سکتے ہیں۔

قرآنی دعائیں ایک جگہ موجود ہیں آپ جب ان الفاظ میں مانگیں گے جو خالص اللہ نے سکھائے ہیں تو یہ اللہ کا ذکر آپ کے قلب کی تسکین کا ذریعہ ہوگا

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

کیونکہ ابھی خطبہ میں خاصا وقت ہے تو کچھ خواتین لیٹ گئیں لیکن اس لیٹنے میں بے خبری نا تھی۔ دیکھنے سے محسوس ہوتا گہری نیند سوئی ہیں لہذا ایک خاتون چپکے سے سوئی خاتون کی فولڈنگ چیئر لے جانے لگی کہ لیٹی خاتون بجلی کی پھرتی سے اٹھی اور اپنی کرسی جھپٹ کر پاؤں پر ہاتھ سے اشارہ کیا کہ نیچے نہیں بیٹھ سکتی اس لئے کرسی نہیں دو ں گی ۔

سوتے ہوئے بھی کرسی کی حفاظت کا یہ انداز حیران کر گیا ۔

کچھ خواتین وقت گزاری کے لئے سیلفیاں بناتی نظر آئیں ۔ایک خاتون جو کسی صورت اپنی بنائی ہوئی سیلفی سے مطمئن نہ ہوتی تھی بالآخر اطمانِ قلب کی خاطر ہمارے برابر والی خاتون کی کمر کھٹکائی کہ براہ مہربانی میری تصویر کھینچ دیں ۔کچھ ڈیٹا پیکج کے مزے لوٹنے لگیں کہ آج فراغت ملی تھی پرانی کھوئی سہلیوں سے اسکائپ پر بات کرنے کا اس سے نادر موقع پھر کب میسر آئے گا ۔اللہ ہی کی ذات

ہدایت دینے والی ہے ۔یہاں یہ سطریں لکھنے کا مقصد نمازیوں کی برائی کرنا نہیں لیکن صرف اک نصیحت :

اس بات کا خیال کریں کہ مسجد میں اسمارٹ فون کا کوئی کام نہیں وہ وقت جو زیادہ سے زیادہ درود اور استغفار کا ہوتا ہے اسمارٹ فون کی نظر ہو جاتا ہے اور خبر بھی نہیں ہوتی ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

جب تک کوئی مسلمان مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے بھی اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں ،اب چاہے تو کوئی کم پڑھے یا زیادہ ۔(سنن ابن ماجہ # ۹۰۷)

جمعہ کے خطبہ میں قاری حذیفی کی آواز گونجی خطبہ حج کے متعلق تھا ۔

حاجیوں کی آسانی اور حج مبرور کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں ۔

مدینے کی گلیوں میں گھومنے کا اتفاق یوں ہوا کہ ہر دل عزیز شخصیت
یہ سہیل بھائی کون ہیں ؟ سہیل بھائی بھی مدینہ میں ہیں۔
سہیل بھائی ہمارے کزن ہی نہیں بلکہ حج عمرے کے پیکجز کی بہترین
جانکاری رکھنے والی شخصیت ہیں ۔

ہمارا سو فیصد ارادہ پاکستان سے ہی حج پر جانے کا ہے اور اس
مقصد کے لیے جن دو شخصیات سے رابطہ میں رہے ان میں
ایک تو اباجی ہیں اور دوسرے یہ سہیل بھائی اللہ جزائے خیر عطا کرے
مسلسل پکیجز کے بارے میں معلومات فراہم کرتے رہے ۔
لیکن کوئی بھی پیکج ایسا نہ مل سکا کہ جو مطلوب تھا لہذا ایک وقت ایسا بھی
آیا کہ ڈاکٹر صاحب نے صاف کہہ دیا پاکستان سے تو جانا ممکن نہیں ۔
یہ عصر کا وقت تھا اور ہم مسجد کے باہر بچوں کے مدرسے کی چھٹی کے
انتظار میں بیٹھے تھے ۔

میمن میں کہیں گے ڈاکٹر صاحب کے اس "چوکھے" جواب کے بعد ہم اداس ہی کیا باقاعدہ آنسو سے رونے لگے اور صرف کہا تو اپنے رب سے اتنا کہ مالک تیرے گھر کے باہر بیٹھی ہوں اور تیرے گھر ہی کی زیارت کا سوال ہے مجھے نہیں معلوم کیسے جاؤں گی لیکن مجھے تو جانا ہے کوئی تو ایسا پیکج ہوگا جو تونے خالص میرے لیے رکھا ہوگا ۔

مسجد مبارک حساوی، عجمان۔

ابھی رب سے باتیں کرکے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ ابوظبی سے حنیف انکل کے فون نے گھنٹی بجائی کہ یہاں شاکر حج سروسز نے پاکستانیوں کے لیے اسپیشل کوٹے کا اعلان کیا ہے اور آپ کے ناموں کا اندراج کروادیا ہے۔لیجیے اسے کہتے ہیں قبولیت کی گھڑی !

بعد نماز جمعہ ہمارے کزن سہیل بھائی اور ان کی زوجہ سے بھی ملاقات ہے کیونکہ ان کی نئی شادی ہے اور نئی دلہن کو دیکھنے کا ہم کو ایسے ہی شوق

ہے جیسے بچوں کو ہوتا ہے جیسے بچے بار بار اسٹیج پر جاکر دلہن سے ہاتھ ملاتے ہیں لہذا دلہن سے ملاقات اور دلہن کے لئے چائے کی تلاش لازمی تھی اور یہ ملاقات مدینے کی گلیوں میں پیدل چلنے کا سبب بنی ۔

مسجد نبوی کے باہر بھی چھوٹی چھوٹی مساجد ہیں جو اب مسجد نبوی کی توسیع کے بعد بند کر دی گئی ہیں ۔ان میں مشہور مسجد غمامہ ہے ۔ نبی ﷺ یہاں عید الفطر اور عید الاضحی کی نماز پڑھایا کرتے تھے۔

مسجد نبوی کے باب السلام سے مغرب کی طرف چلیں تو سامنے ہی یہ مسجد نظر آتی ہے یہاں سے ذرا اور آگے چلئے تو ہوٹلوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور ساتھ بازار بھی ہے ۔

جہاں مسافروں کی آسانی کے لئے ہر قسم کی اشیاء خریدار کی منتظر ہیں ۔

سوئی سے لے کر قمیض تک اور احرام سے لے کر چپل تک ہر چیز بآسانی دستیاب ہے ۔ہم نئی بھابھی کے سنگ سامان سے بھری دکانوں کو تکتے رہے اور دادی کی داستانِ سفر کہیں قریب ہی سنائی دینے لگی:

جب ہم حرم جاتے تھے تو راستے میں بازار آتا تھا تمھارے دادا کوئی چیز دیکھنے نہیں دیتے تھے کہتے تھے:

"یہ دنیا ہے اور سامنے مسجد جس چیز کا چاہے انتخاب کر لو"۔

فتھ پاتھ ٹی پارٹی کے بعد واپسی کی راہ لی۔

مرد حضرات جنة البقیع کی طرف چلے یہاں خواتین کاداخلہ ممنوع ہے لہذا باہر ہی سے جالیوں کے اندر دیکھا ۔

قبریں کیا ہیں سادہ زمین ہے ۔

پکی قبر کا کوئی تصور تو دور کی بات کتبہ کا بھی رواج نہیں ۔

بس نشانی کے لئے پتھر رکھ دیئے جاتے ہیں ۔وہ جگہ جہاں سینکڑوں صحابہ کرام ، ائمہ حدیث اور صلحائے امت مدفون ہیں لیکن نہ تو پھول والے ہیں نہ ہی ہری چادریں ۔

ایک احترام ہے ، ادب ہے ، خاموشی ہے ۔

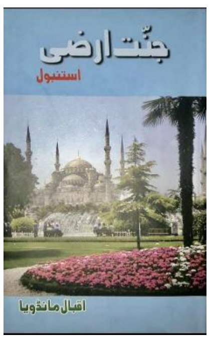

چچا جان کی کتاب کی سطریں یاد آنے لگیں :

خانقاہ یا مزار کا تقدس کیا ہوتا ہے اس کی سمجھ استنبول جاکر ہوئی ۔نہ کوئی تعویز گنڈے ،نہ ہی کوئی حکمت کی دوائیں بیچنے والا۔

نہ تو طب نبوی کا مشورہ گیر اور نہ ہی خود مقررہ دعا کروانے والا۔

نہ زبردستی کے نعت خواں اور نہ ہی قوا ل۔

نہ تو کسی پہ حال طاری ہوا ، نہ کوئی آپے سے باہر ہوا

ایک تقدس کا صاف ستھرا اور خاموش سا ماحول ۔ (جنت ارضی استنبول ، اقبال مانڈویا)

یرحم الله المستقدمین منا و المستاخرین اللهم اغفر لاهل بقیع الغرقد

اللہ تعالی ہم میں سے آگے آنے والوں اور پیچھے رہ جانے والوں پر رحم فرمائے

اے اللہ اہل بقیع الغرقد کو معاف فرمادے ۔(مسلم # ٩٧٤)

مغرب کی نماز سے فارغ ہوکر سہیل بھائی نے مشورہ دیا پہلے ڈنر کر لیتے ہیں کیونکہ عشاء کے بعد ریاض الجنة میں خواتین کی انٹری اوپن ہوگی پھر ڈنر کب کریں گے؟ سہیل بھائی کے مشورے پر آمنا وصدقنا کہتے بھائی کے پیچھے چلے ٹیکسی میں ریسٹورنٹ کا رخ کیا جہاں پاکستانی لنچ کے ساتھ چائیز کھانا ہمارا منتظر ہے ۔

آسمان پر جگمگاتا خوبصورت ذو الحج کا چاند اور سہیل بھائی کی طرف سے محبت بھرا ڈنر۔ ڈنر کے بعد بھابھی کے سنگ ریاض الجنة کی جانب چلتے ہیں۔

ریاض الجنۃ

رسول ﷺ نے فرمایا:

میری اس مسجد میں نماز کا ثواب باقی مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے (مسلم # ٣٣٧٤)

ریاض الجنۃ کیا ہے ؟

رسول ﷺ نے فرمایا: میرے حجرے اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (بصحیح البخاری # ١١٩٦)

یہ درمیان والی جگہ ریاض الجنۃ ہے جہاں نوافل ادا کرنے ہوتے ہیں ۔

ریاض الجنۃ کو سفید سنگِ مرمر کے ستونوں سے نمایاں کیا گیا ہے ۔

عثمانی ترکوں نے تیرہویں صدی ہجری میں مسجد نبوی کی توسیع کروائی تو اس کی تفصیل حد درجہ ایمان افروز ہے:

سنگ تراش ، معمار ، نقشہ نویس ،خطاط ، رنگ ساز شیشہ گر غرض کہ ہر علم و ہنر کے ماہرین نے بڑھ چڑھ کر خدمات پیش کیں:

ہر شعبہ کے ماہر کو تاکید کی گئی کہ اپنے ذہین ترین بچے کو اپنا فن سکھائے اور اس طرح سکھائے کہ اس فن میں یکتا و بے مثال کر دے اس اثناء میں ترک حکومت اس بچے کو قرآن حفظ کروائے گی اور شہسوار بنائے گی ۔

دنیا کی تاریخ کا یہ عجیب و غریب منصوبہ کئی سال جاری رہا پچیس برس بعد نوجوانوں کی ایک ایسی جماعت تیار ہوگئی جو نہ صرف اپنے شعبہ میں یکتا روزگار تھے بلکہ ہر شخص حافظ القرآن ،باعمل مسلمان اور صحت مند تھا۔ یہ تعداد میں پانچ سو کے لگ بھگ تھے ۔اس دوران ترکوں نے پتھروں کی نئی کانیں دریافت کیں نئے جنگلوں سے لکڑیاں کاٹی گیئں یہ سارا سامان نبی علیہ

السلام کے شہر پہنچایا گیا تو ادب کا یہ عالم تھا کہ اسے رکھنے کے لیے مدینة النبی سے کئی میل دور ایک الگ بستی بسائی گئی تاکہ پتھر کٹیں تو شور سے مدینہ کا ماحول متاثر نہ ہو۔

جب ماہرین نے کام شروع کیا تو انہیں حکم یہ تھا کہ ہر شخص کام کے دوران باوضو رہے اور مسلسل تلاوتِ قرآن کرتا رہے۔ریاض الجنة کی تعمیر کے دوران میں چھت اور زمین کے درمیان ستونوں کے اوپر لکڑی کے تختے لگادیے تاکہ چھت منہدم ہوتے وقت اوپر سے مٹی نہ گرے حجرہ مبارک کہ جہاں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے اس کی جالیوں کے چاروں طرف کپڑا لپیٹ دیا گیا تاکہ گرد و غبار اندر نہ جائے۔ (اٹلس سیرت نبوی)

چلیے ریاض الجنة ک ی جانب چلتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿سورة الحجرات # ۲﴾

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو ، کہیں (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو ۔

ریاض الجنة میں انٹری کے لیے خواتین کا وقت رات دس بجے سے رات گئے تک مختص ہے کیونکہ حج کا بالکل آخری وقت ہے۔ سارے ہی قافلے مکہ پہنچ چکے تو مسجدِ نبوی بھی حاجیوں سے بھری ہے خواتین کا ایسا رش کہ ایک کے اوپر ایک گری جاتی ہے۔ہم چل تو نہیں رہے ہاں دھکیلے جارہے ہیں ۔

ریاض الجنة کی نشاندہی کے لیے سبز قالین بچھائے گئے ہیں ہر خاتون ہی سبز قالین پر دو نفل پڑھنا چاہتی ہے ۔سلام ہے انتظامیہ کی خواتین پر جو اتنے رش کو کنٹرول ہی نہیں کر رہی بلکہ اس بات کا خیال بھی ہے کہ کسی حاجی کی دل آزاری نہ ہو ۔

ہر ہر ملک کے الگ الگ گروپ بنا دیے گئے ہیں جس ملک کی باری ہوتی ہے وہ گروپ ریاض الجنۃ کی جانب جاتا ہے سلام پیش کرتا ہے دو نفل پڑھتا ہے اور باہر کو انٹری کر دی جاتی ہے،اتنے رش میں کچھ خواتین کی طبیعت بھی بگڑتی ہے ۔

ہم پاکستانیوں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مسجد نبوی میں لگے پنکھے میڈ ان پاکستان ہیں ۔

سب سے زیادہ فائدہ میں ویل چیئر والی آنٹیاں ہیں۔ انتظامیہ کی خواتین ان کی ویل چیئر لے کر آتی ہیں۔ جب وہ سکون سے نوافل ادا کر لیتی ہیں تو واپس ایگزٹ کروادیتی ہیں اور پھر دوسری آنٹی کی باری۔ویل چیئر کے لیے الگ جگہ مختص ہے ۔

ہم جو بیٹھے ہوئے ہیں اور اتنے رش میں بیٹھنے کی تو کیا پاؤں رکھنے کی گنجائش نہیں کہ ایک فربہ خاتون جو شاید کھڑے کھڑے تھک چکی ہیں اور بیٹھنے کی گنجائش نہیں پاتیں کہ اچانک فٹ بال کی طرح لڑھکتی ہماری گود میں گرتی

ہیں اور زور زور سے ہنستی ایسی عمدگی سے سلائڈ کھا کر اپنے لیے جگہ بناتی ہیں کہ باقاعدہ ایوارڈ کی حق دار قرار پاتی ہیں ۔

خاتون کو ایوارڈ سے نوازنے کے بعد جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو تمام عورتیں کھڑی ہوچکی تھیں سعدیہ بھابھی سے کہا اب ہمیں کھڑا ہوجانا چاہیے ورنہ یہ غول اب ہم کو کچل دے گا ۔پھرتی کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اس غول میں شامل ہوکر سبز قالین کی تلاش شروع ہوئی کچھ ہی دیر میں سبز قالین قدموں کے نیچے ہے لیکن اتنے رش میں نماز ادا کیسے ہو؟

کہاں قیام ہو ؟ کہاں سجدہ؟

ایک حبشی خاتوں یہاں فرشتہ رحمت ثابت ہوئیں ۔

اور اپنے گرد ہالہ بنا کر ہمیں اس میں کرلیا اور اشارہ سے کہا نفل پڑھ لو میں رش میں تمھارا بچاؤ کروں گی ہم جب تک نفل ادا کرتے رہے وہ رش میں ہماری گارڈ بنی ہمارا بچاؤ کرتی رہیں اللہ ہی اجر دینے والا ہے ۔

مسجد نبوی کی خادمائیں

دوسری ذو الحج نماز فجر اور تلاوت قرآن کے بعد اشراق کے وقت درس شروع ہوا ۔درس دینے والی معلمہ بہت پر وقار انداز میں مائک تھامے کرسی پر بیٹھی تھیں مسجد نبوی میں صبح کی روشنی نمودار ہورہی تھی معلمہ نے استاذہ کی طرح درس شروع کیا:

نحمده و نصلی علی رسولہ کریم فاعوذ باللہ من الشطن الرجیم

درس عربی میں تھا اور عرفات ، منیٰ ، مزدلفہ ، ایام تشریق کے بارے میں سمجھایا جا رہا تھا۔

آہ یہی تو وہ جگہ تھی جہاں اصحاب رسول سیکھتے تھے ،یہی تو وہ جگہ ہے جو اصحاب صفہ کا ہوسٹل تھی ،یہی مسجد تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یونیورسٹی تھی۔

وہ جگہ جہاں سے علم کا نور پھوٹا وہ نور کہ جس کی روشنی صحابہ کرام کے زمانے میں ہی چین کی سرحدوں تک پہنچ چکی تھی ۔

معلمہ حج کی تینوں اقسام حج قران ، حج تمتع ، حج افراد پر روشنی ڈال رہی ہیں اور ساتھ ساتھ خواتین اپنے مسائل بھی پوچھ رہی ہیں ۔معلمہ پورے اعتماد سے ان کو مطمئن کر رہی ہیں ۔دوران درس بار بار تمام خواتین کو برکت کی دعا بھی دے رہی ہیں۔ ہر بات کے اختتام پر دعا کی بارش دل کو راحت، خوشی اور تسکین سے بھر رہی ہے۔

اسی دوران خادمائیں حاضر ہوئیں اور مسجد کی صفائی کا کام اعلی طریقے سے کرنے لگیں ایک قالین لپیٹتی ،دوسری جھاڑو دیتی ،تیسری قالین بچھا کر اس پر ویکیوم گھماتی ۔

کچھ اور خادمائیں جن کے ہاتھ میں ڈسٹنگ کا کپڑا تھا وہ تمام قرآن جو حاجی یہاں وہاں رکھ کر چلے گئے تھے انھیں اٹھاتیں، جگہ پر ترتیب سے رکھتیں، شلیف سے مٹی جھاڑتیں ،ستونوں کو چمکاتیں، یہ خادمائیں درحقیقت ہماری خاموش تربیت اپنے عمل سے کر رہی تھیں :

⋆ جب قرآن پڑھ لیں تو کس طرح ترتیب سے واپس شیلف میں رکھیں۔

⋆جب فولڈنگ چیئر استعمال کرلیں تو کس طرح واپس اسکو اس کے اسٹینڈ پر لٹکا کر جائیں کہ پیچھے آنے والا حاجی چیئر ڈھونڈتا نہ پھرے۔

⋆جب مسجد میں بیٹھ کر بسکٹ کھائیں تو کچرا کارپٹ میں دبانے کی بجائے اپنے ہینڈ بیگ میں ڈالیں۔

⋆جب زم زم پی لیں تو ڈسپوزبل گلاس مسجد میں نہ رکھیں اپنے ہینڈ بیگ میں ڈالیں یاپھر کولر سے منسلک استعمال شدہ گلاس کے خانے میں ڈالیں۔

ان کی خاموش نگاہوں میں یہ پیغام چھپا تھا:

مسجد کے نظم اور صفائی کا خیال رکھ کر تم بھی اجر پا سکتے ہو۔

خادماؤں کی یہ خاموش تربیت ہمیں شرمندگی کے دلدل میں دھنساتی چلی گئی اور امام بخاری شدت سے یاد آنے لگے کہ جب دوران درس ان کی نظر مسجد کے تنکے پر پڑی تو جھٹ وہ تنکا اپنی آستین میں چھپا لیا۔

ان کو دیکھ کر وہ حبشی خاتون یاد آنے لگیں جو نبی کے زمانے میں مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حبشی عورت مسجد کی خدمت کرتی تھی اور اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو لوگوں نے عرض کیا کہ وہ مر گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم نے مجھے خبر نہ کی۔

کہا گویا کہ انہوں نے اس کو حقیر جان کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا مناسب نہ جانا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر بتاؤ۔

لوگوں نے بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا:

یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ میری نماز کی وجہ سے ان کو روشن کر دیتا ہے۔(مسلم # ۲۲۱۵)

مسجد کی صفائی کا یہ وقت بہت ہی مناسب تھا کیونکہ پھر ظہر سے حاجیوں کا رش شروع ہوتا تو عشاء تک بڑھتا ہی رہتا ہے ۔ مسجد کے وضو خانہ اور واش روم دھونے کا انتظام بھی بہت اعلی ہے۔ جب دھونے کا وقت ہوتا ہے کرفیو لگا دیا جاتا ہے۔ کسی کو گذرنے کی اجازت نہیں کیوں کہ پھسلنے کا خطرہ ہے۔ خوب پانی بہا کر جراثیم کش ادویات ڈال کر صفائی کی جاتی

ہے۔پھر وائپر سے زمین اچھی طرح خشک کر کے کرفیو ہٹایا جاتا ہے اور ایسا دن میں کئی بار ہوتا ہے ۔

مسجد کی یہ خاموش اور پھرتی سے کام کرنے والی خادمائیں کتنی خوش قسمت ہیں جو حاجیوں کی خاموش تربیت کے ساتھ اپنا نامۂ اعمال بھی بے حساب اجر سے بھرتی ہیں۔

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ﴿سورة الحاقة # ١٩﴾

اُس وقت جس کا نامہ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا لو دیکھو، پڑھو میرا نامہ اعمال

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿سورة الحاقة # ٢٤﴾

(ایسے لوگوں سے کہا جائے گا) مزے سے کھاؤ اورپیو اپنے اُن اعمال کے بدلے جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کیے ہیں۔

3 ذوالحجة

زیارتیں

آج صبح نو بجے ہمارے شیڈیول میں تین اہم مقامات کی زیارت شامل ہے ۔

مسجد قبلتین ، مسجد قبا ، احد پہاڑ

مسجدِ نبوی میں بعد صبح فجر و اشراق ایسی سکینت نازل ہوئی کہ بچے فون پر فون بجاتے رہے اور ہم سوتے رہے آدھ گھنٹے بعد جو آنکھ کھلی تو گھڑی دیکھ کر معلوم ہوا ناشتہ کا ٹائم تو گیا سو گیا کہیں زیارت کی بس بھی نہ نکل جائے۔ ہڑبڑاتے ،لڑکھڑاتے مسجد سے باہر نکلے۔ ہمارا پڑاؤ مسجد نبوی سے پانچ منٹ کی واک پر دارالنعیم کمرہ نمبر 827 ہے۔

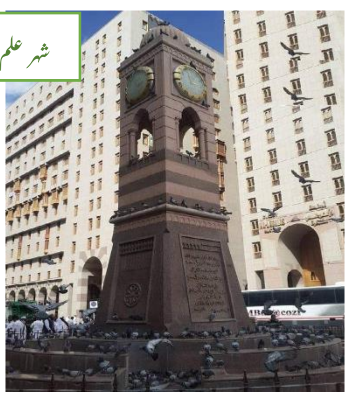

شہر علم کے کبوتر

راستے میں بازار ہے، جہاں جائے نماز ، کھجور اور ہینڈ بیگ کے تحائف سب

سے زیادہ بکتے ہیں۔ اس کی قیمت نہ صرف حاجیوں کی دسترس میں ہے بلکہ گھر والوں کے لیے لے کر جانا بھی آسان ہے ۔

مسجد کے باہر ہی ڈاکٹر صاحب کی ڈانٹ نے پرتپاک استقبال کیا کیونکہ ناشتہ کا ٹائم نکل چکا ہے ۔ صبح فجر سے لے کر سات بجے تک ناشتہ پہلی منزل کے ہال میں سجا دیا جاتا ہے جہاں نبی علیہ السلام کے شہر کے مہمانوں کی ضیافت کا انتظام یوں ہے کہ

خبز بھی ہے اور پراٹھا بھی ،ابلا انڈا بھی اور فرائی بھی ،مکھن بھی اور چیز بھی، جیلی بھی اور شہد بھی۔ ناشتہ تو نکل گیا ٹائم ختم بات ختم۔ البتہ چائے کا خودکار سسٹم ہر وقت تیار ہے۔ جس کو جتنی جب چائے پینی ہے حاضر ہے۔ ایک بڑے ٹینک میں گرم پانی بھرا ہے ساتھ ٹی بیگ ، ڈسپوزبل گلاس اور دودھ۔

چینی اپنی من پسند ڈالیے اور چائے تیار ۔ کڑک چائے کا دل ہے تو ٹی

بیگ کی مقدار بڑھاتے جائیے ۔

زیارت کی بس تیار کھڑی ہے،

چلیے مسجدِ قبا کی جانب قافلہ

رواں دواں ہے ۔

مسجد قبا

مسجد قبا کے باہر ہی ایک کیمپ لگا ہے جو حاجیوں کو فری ڈبے تقسیم کر رہا ہے ۔لیجیے ناشتہ حاضر ہے کیا کچھ نہیں اس ڈبے میں ۔
نمکین بسکٹ ،میٹھا بسکٹ ، پانی ، جوس اور ساتھ کھجور بھی مسجدِ قبا کے اندر زم زم کا بھی انتظام ہے گویا فل ٹائم مہمان داری حاجی ہر سانس حکومتِ سعودیہ کو دعا دیتا ہے ۔مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی ابوبکر رضی اللہ عنہ یثرب کی بیرونی بستی

قباء پہنچے تھے جسے عالیہ بھی کہا جاتا تھا ۔ قباء ایک کنویں کا نام تھا جس کی نسبت سے اس بستی کا نام قبا مشہور ہوگیا ۔

پہلے پہل ہجرت کر کے آنے والوں میں سے جو قباء میں قیام پذیر ہوئے۔ انھوں نے ایک مسجد بنائی۔ جس میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سال بھر نماز پڑھتے رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی قباء میں قیام فرمایا اور قباء کی مسجد میں نماز ادا کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسجد قباء میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے-(ترمذی # ۳۲٤)

قافلے والوں نے مسجد قبا میں دو رکعت ادا کیۓ اور پھر سب دوبارہ بس میں اگلی منزل کی جانب ۔

احد کا پہاڑ

یہ احد کا پہاڑ ہے ،جو غزوہ احد کے سبب معروف ہے مدینہ منورہ سے شمال کی جانب واقع ہے اور مسجدِ نبوی سے ساڑھے پانچ کلو میٹر دور ہے آج کل مدینہ کی آبادی اس پہاڑ تک پہنچ چکی ہے ۔احدپہاڑ حرم میں داخل ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

احد وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔(صحیح البخاری # ۱٤۸۲)

یہیں کوہ احد کی جنوبی جانب غزوہ احد کے ستر شہیدوں کی آخری آرام گاہ ہے۔

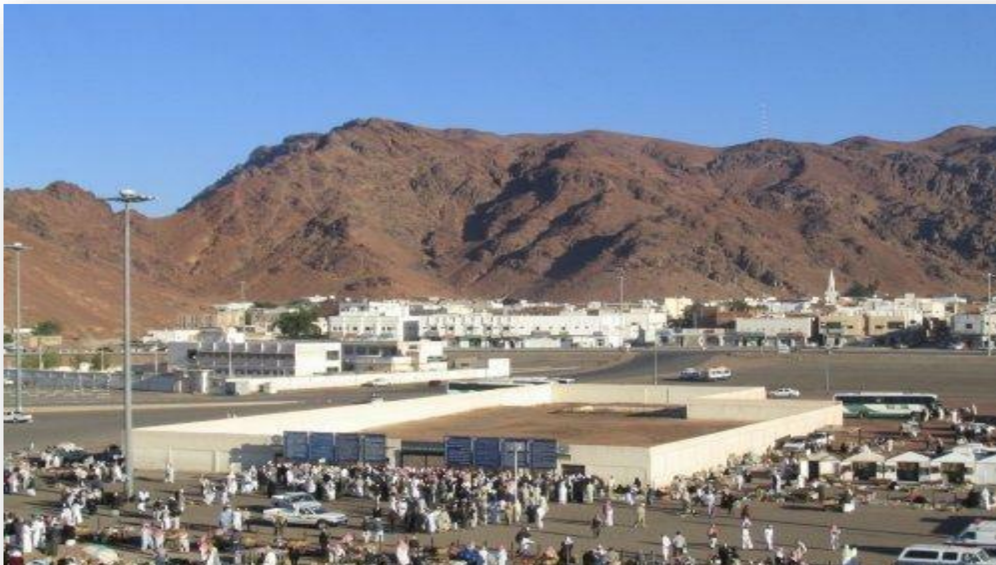

سیدالشھداء حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک بالکل ہمارے سامنے ہے جس کے پیچھے کوہ احد اس آیت کی کھلی تفسیر ہے :

وَ لَقَدۡ صَدَقَکُمُ اللّٰہُ وَعۡدَہٗۤ اِذۡ تَحُسُّوۡنَہُمۡ بِاِذۡنِہٖ ۚ حَتّٰۤی اِذَا فَشِلۡتُمۡ وَ تَنَازَعۡتُمۡ فِی الۡاَمۡرِ وَ عَصَیۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰىکُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ مِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّرِیۡدُ الدُّنۡیَا وَ مِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّرِیۡدُ الۡاٰخِرَۃَ ۚ ثُمَّ صَرَفَکُمۡ عَنۡہُمۡ لِیَبۡتَلِیَکُمۡ ۚ وَ لَقَدۡ عَفَا عَنۡکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۵۲ سورۃ آل عمران# ۱۵۲﴾

اوربلاشبہ یقیناللہ تعالیٰ نے تم سے اپنے وعدے کوسچاکردکھایاجب تم اُس کے حکم سے انہیں کاٹ رہے تھے،یہاں تک کہ جب تم پست ہمت ہوگئے اورحکم کے بارے میں جھگڑا کیا اور تم نے نافرمانی کی اس کے بعدجواس نے

تمہیں وہ چیز دکھائی جو تم پسند کرتے تھے۔ تم میں سے کوئی دنیا چاہتا ہے اور تم ہی میں سے کوئی آخرت چاہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان سے پھیر دیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے اور بلاشبہ اُس نے یقیناً تمہیں معاف کردیا اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر بڑے فضل والا ہے۔

جنگ ختم ہونے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے جب شہدائے کرام کو دیکھا تو حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کیا گیا تھا، ابو سفیان کی بیوی ہند نے ان کا جگر نکال کر اسے چبایا، مگر وہ اسے کھا نہ سکی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا:

کیا اس نے اس میں سے کچھ کھایا تھا؟

صحابہ نے عرض کیا:

جی نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ حمزہ کے جسم کے کسی بھی حصہ یا اس کے جزء کو جہنم میں داخل کرنے والا نہیں ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کو سامنے رکھ کر ان کی نماز جنازہ ادا کی۔

بعد ازاں ایک انصاری رضی اللہ عنہ کی میت کو لایا گیا۔

اسے حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھ کر اس کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ انصاری کی میت کو اُٹھا لیا گیا اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کو وہیں رہنے دیا گیا۔ پھر ایک اور شہید کو لایا گیا،

اسے بھی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھ کر اس کی نماز جنازہ ادا کی گئی، پھر اسے اٹھالیا گیا حمزہ رضی اللہ عنہ کو وہیں رہنے دیا گیا،یہاں تک

کہ اس روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ ستر بار ادا فرمائی۔ (مسند احمد #١٠٧٣١)

وَ لَئِنۡ قُتِلۡتُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَوۡ مُتُّمۡ لَمَغۡفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَحۡمَۃٌ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ﴿سورۃ آل عمران #١٥٧﴾

اور یقیناً اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جاؤ یا مرجاؤ تو اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت اس سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔

اب ہماری اگلی منزل مسجد قبلتین ہے ۔

مسجد قبلتین

قبلتین کا معنی ہے دو قبلوں والی۔

اس مسجد کو مسجد قبلتین اس لیے کہاں جاتا ہے کیونکہ اس میں ایک نماز دو قبلوں کی طرف منہ کر کے پڑھی گئی تھی۔

کچھ نماز بیت المقدس کی طرف اور کچھ بیت اللہ کی طرف ۔

جب رسول اللہ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت اللہ کے حکم سے رسول ﷺ بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے ۔

لیکن آپ کی دلی خواہش تھی کہ قبلہ تبدیل ہو کر بیت اللہ بن جائے ۔

پھر ایک دن وحی نازل ہوئی ۔

قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡہِکَ فِی السَّمَآءِ ۚ

فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبۡلَۃً تَرۡضٰہَا فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ

Urdu Story Land

وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ
وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ
وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ (البقرة # ١٤٤)

ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجّہ کریں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں ۔

آپ نماز میں ہی کعبہ کی جانب گھوم گئے۔ جس مسجد میں آپ نماز پڑھا رہے تھے اسے مسجد قبلتین کہا جانے لگا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے سولہ یا سترہ مہینے تک نماز پڑھی لیکن آپ چاہتے تھے کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ (کعبہ) ہو جائے (آخر ایک دن اللہ کے حکم سے) آپ نے عصر کی نماز (بیت اللہ کی طرف رخ کر کے) پڑھی اور آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ رضی اللہ

عنہم نے بھی پڑھی۔ جن صحابہ نے یہ نماز آپ کے ساتھ پڑھی تھی، ان میں سے ایک صحابی مدینہ کی ایک مسجد کے قریب سے گزرے۔ اس مسجد میں لوگ رکوع میں تھے، انہوں نے اس پر کہا کہ میں اللہ کا نام لے کر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے، تمام نمازی اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے ۔(بصحیح البخاری# ٤٤٨٦)

اس دنیا میں ہر چیز کا ایک مرکزی نقطہ موجود ہے۔ چاہے وہ چیز گول ہو ، چوکور ہو یا کسی اور شکل کی ہو۔ اس زمین کا مرکزی نقطہ کہاں ہے ؟

دنیا کے نقشے میں قطب شمال اوپر ہے قطب جنوبی نیچے ہے ۔اسی طرح مغرب میں امریکہ ہے اور مشرق میں جاپان ہے۔ بالکل بیچ میں سعودی عرب ہے۔

دنیا کا گولڈن مڈ پوائنٹ مکہ ہے اور مکہ کا گولڈن مڈ پوائنٹ کعبہ ہے۔

جو سمت اللہ نے مقرر کی ہے ہر مسلمان چاہے دنیا میں کہیں بھی ہو نماز کے لیے قبلہ کی جانب رخ کرتا ہے۔ قبلہ کی جانب رخ ہونا قبولیتِ نماز کی لازم شرائط میں سے ہے۔

آج جدید دور میں مسافروں کی سہولت کے لیے قبلہ کمپاس یا قبلہ انڈیکیٹر

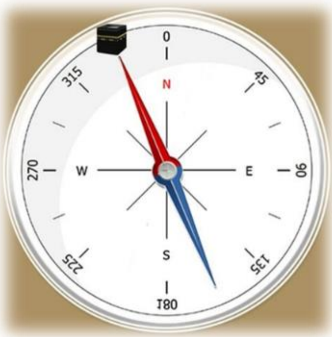

ڈزائن کیا گیا ہے۔ایسا کمپاس جو مبائل میں بھی لوڈ کیا جا سکتا ہے آپ ہوائی جہاز میں ہیں یا ریل گاڑی میں پانی کے جہاز میں یا کسی صحرا میں اپنے کمپاس کی مدد سے آپ قبلہ کی صحیح ڈائرکشن بآسانی معلوم کر سکتے ہیں ۔ عین نماز کی حالت میں وحی کا اتباع کرنا اور رخ موڑ کر کعبہ کی جانب کر دینا ساتھ صحابہ کا نماز میں کسی قسم کی بے ادبی اور سوال کے بغیر اتباع کرنا اطاعت رسول اور نظم و ضبط کی اعلی مثال ہے ۔

مسجد قبلتین کی موجودہ عمارت کی دو منزلیں ہیں مینار بھی دو ہیں اور گنبد بھی دو ہیں۔

ہمیں مسجدِ قبلتین میں نوافل کی ادائیگی کے لیے جگہ نہ مل سکی خواتین کا رش اسقدر ہے کہ ایک کے اوپر ایک خاتون گری جاتی ہے ۔کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا ہو رہا ہے؟

آیا یہ خواتین کا جذبہ ایمان ہے جو دو رکعت کے لیے تڑپ رہا ہے یا نظم و ضبط کی کمی ؟ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

اگر واقعی یہ جذبہ ایمان ہے تو ہم اس معاملے میں کورے ہیں کیونکہ ہم اس بھیڑ میں شامل ہونے کا سوچ کر ہی چکرا رہے ہیں کہ ابھی حج باقی ہے کہیں ہم خاتون پر گر گئے یا کوئی ہم پر گریں تو حج وہیل چیئر پر نہ کرنا پڑے لہذا مسجد سے باہر نکلنے میں ہی عافیت جانی ۔

تراشوں کی دنیا

ہمیں ان تراشوں کی دنیا کے بارے میں کچھ علم نہیں اس سے متعارف کروانے والی شخصیت بڑے بھائی ہیں ناصرف متعارف بلکہ فون پر ایڈریس

سمجھانے کے بعد ساتھ خاص تاکید ہے کہ بچوں کو ضرور لے کر جائیں۔

بڑے بھائی کی تاکید پر کھجور مارکیٹ سے مسجد نبوی کی طرف آئیں تو گیٹ نمبر 13 کے سامنے اللہ سبحانہ وتعالی کے خوبصورت ناموں کی نمائش ہے۔

اور اس وقت کچھ 11 بج رہے ہیں۔
نمائش کی بیرونی دیوار پر اللہ سبحانہ وتعالی کے 99 صفاتی نام ترجمے اور خوبصورت خطاطی کے ساتھ ہمیں کھینچتے ہوئے اندر تک لے گئے۔ جیسے ہی آپ نمائش میں داخل ہوتے ہیں آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والے خوبصورت رنگوں سے کی گئی خطاطی آپ کا استقبال کرتی ہے۔یہاں مختلف قسم کی ویڈیوز اور تصاویر ہیں جو کائنات کے بارے میں انسان کو بیدار کرتی ہیں اور بے اختیار زبان سے اللہ کا ذکر شروع ہوجاتا ہے۔

یہ یقین اور شعور پیدا کرنے کی کوشش ہے کہ انسان جان لے کہ اللہ کتنا بڑا ہے اور شعور اور ذہنی بیداری کے ساتھ اللہ اکبر کہے کہ اللہ تو ہی تو ہے جو سب سے بڑا ہے۔ سوتے ذہن کو بیدار کیا گیا ہے۔

نمائش میں دو منٹ کی ویڈیو دکھائی گئی ہے جس کو دیکھ کر آپ خود کو بہت چھوٹا اور عاجز محسوس کرتے ہیں :

ویڈیو ایک آدمی سے شروع ہوتی ہے۔ جو مسجد نبوی میں بیٹھا ہے اور قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور یہ ویڈیو دیکھتے ہی دیکھتے آپ کو زمین سے اٹھا کر ثریا سے آگے کہکشاؤں کے سمندر میں پہنچا دیتی ہے کہ کہاں میں چھوٹی سی مخلوق اور کہاں یہ کہکشاں کا سمندر اور ان سب کا مالک صرف ایک اللہ ۔

یہاں معلم بھی ہیں جو شرک اور توحید کو خوبصورت انداز میں بیان کر رہے ہیں اور حاجیوں کے دل خالص اللہ کے یقین سے بھرنے کی کامیاب محنت کر رہے ہیں ۔

ان ویڈیوز کے علاوہ یہاں تراشوں کی دنیا ہے ۔

یہ تراشے کیا ہیں ؟

بڑی بڑی تصاویر ہیں جیسے لاوا کی تصاویر اس میں لاوا کا ٹمپریچر 1200 ڈگری بتایا گیا ہے۔

یہاں سونامی کی لہروں کے تراشے ہیں کہ انسان اللہ سے ڈرے ناگہانی آفت سے بچنے کی دعا ہر دم کرے ۔سب سے بڑا درخت بھی ہے جس کی لمبائی 115 میٹر ہے ۔

ان تراشوں کی دنیا میں کہیں قریب ہی دادی ماں کی مہک آنے لگی ہے۔

ہمارا جوائنٹ فیملی سسٹم اور اس کا جنگ اخبار ۔

چار فیملیز کے بیچ ایک جنگ اخبار ، دو گجراتی اخبار ملت اور وطن ۔اخبار پڑھنے کے ٹائم مقرر ہیں اور ہر ممبر اپنی باری پر ہی پڑھتا ہے اور دوسرے کا ٹائم

شروع ہونے سے قبل اخبار باکڑے (صحن میں رکھی بینچ) پر رکھ دیتا ہے یہ دوسرے کا احترام ہے جو جوائنٹ فیملی سسٹم کی ہی تربیت کا خاصہ ہے ۔

رات تک جب اخبار کو فرصت ملتی ہے تو دادی ماں احتیاط سے تہہ لگا کر اپنے آریو میں رکھ دیتی ہیں (آریو میمن زبان میں دیوار سے منسلک چھوٹی الماری کو کہتے ہیں)۔

جب یہ آریو پورے مہینے کے اخبار سے بھر جاتا ہے تو ہماری تربیت کا آغاز ہوتا ہے۔ دو منزلہ مکان میں دادی ماں کی پوتیاں اپنی اپنی قینچی لے کر حاضر ہیں۔دادی ماں ہم سے اخبار میں تمام احادیث اور قرآنی آیات ترشواتی ہیں تاکہ کباڑی کو اخبار بیچنے سے پہلے ان بابرکت تراشوں کو ادب و احترام کے ساتھ الگ کر لیا جائے۔اس سارے کام میں ہماری والنٹئر ہاجرہ باجی ہیں ۔ہم بچو ں کے دلوں میں ہاجرہ باجی کا بڑا رعب ہے ۔ ایک سلجھی ہوئی اور اصولوں کی پکی ہماری ہاجرہ باجی اخبار سے تراشے کاٹنا اور قینچی پکڑ نا ہم

نے ہاجرہ باجی ہی سے سیکھا۔اخبار چونکہ گجراتی میں بھی ہوتے تھے اور گجراتی ہم کو آتی نہ تھی اس سلسلے میں ہاجرہ باجی مدد کرتیں گجراتی خود ہاجرہ باجی کو بھی نہیں آتی تایا ابا اس سلسلے میں ان کی رہنمائی کرتے اور یوں یہ بابرکت تراشے جمع ہوتے ۔

آج کے جدید دور میں تراشوں کی جگہ اخبار سے نکل کر واٹ سیپ اور فیس بک میں منتقل ہو گئی ہے۔جو بھی تراشہ پسند آئے ٹائم لائن پر چپکا دو یا واٹ سیپ پر اسٹیٹس ڈال دو ۔ یہ تراشے کیا ہیں جو آپ کی ٹائم لائن پر چمکتے ہیں ؟یہ تراشے درحقیقت آپ کی شخصیت کی عکاسی کرتے ہیں جب بھی ٹائم لائن پر انگلیوں کو زحمت دیں دس بار سوچ کر زحمت دیں یہ آپ کے چھوڑے ہوئے آثار ہیں ایسے آثار اپنی ٹائم لائن پر چھوڑیئے کہ جب کبھی کوئی بھولا بھٹکا آپ کی ٹائم لائن پر آئے تو خزانے لے کر لوٹے خالی ہاتھ نہ جائے ۔

تراشے جمع کرنا بھی کسی آرٹ سے کم نہیں۔ جیسے باغبانی ایک آرٹ ہے، پینٹنگ ایک آرٹ ہے ، ایسے ہی تراشے جمع کرنا اور اچھے تراشوں کو سلیقے سے گم کی مدد سے رجسٹر پر چپکانا ہماری امی کا شوق ہے ۔ قرآن کی آیات ہوں یا احادیث یا کوئی ٹوٹکا امی جان سے بچ کر نہیں جاسکتا ۔ ان کی ڈائری کی زینت ضرور بنے گا۔ فیس بک اور واٹسیپ پر سوفٹ کاپی کی اہمیت اپنی جگہ لیکن ہارڈ کاپی کی اہمیت کبھی ختم نہیں ہو سکتی ، قلم کی اپنی ایک برکت ہے ۔

نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿سورة القلم # ١﴾

ن، قسم ہے قلم کی اور اُس چیز کی جسے لکھنے والے لکھ رہے ہیں ۔

لہذا ہم نے بھی دادی جان کے بابرکت تراشوں کی یاد اور امی جان کے شوق کے احترام میں اس بابرکت نمائش کے تراشوں کی ہارڈ کاپی خریدی ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ نمائش حاجیوں کے ایمان کو تازہ کرتی ہے۔

Urdu Story Land

اللہ خادمین حرمین کو انکی خدمات پر اجر عظیم عطا کرے اور برکتوں سے مالا مال رکھے ۔ آمین

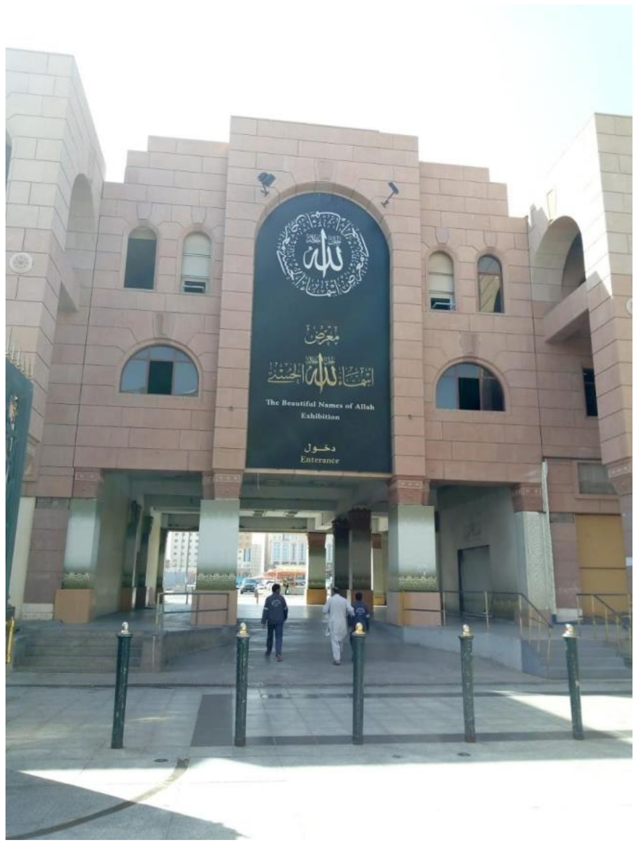

ریاض الجنۃ میں دوسری حاضری

آج تیسری ذی الحج ریاض الجنۃ میں دوسری بار حاضری کی سعادت یوں ملی کہ انعم جی نے گھیر لیا :پلیز میرے ساتھ ریاض الجنۃ چلیں وہاں بہت رش ہے اکیلے جانا ممکن نہیں ۔

یہ انعم جی کون ہیں ؟

انعم جی شارجہ ائرپورٹ پر ہماری جانب دوستی کا ہاتھ بڑھانے والی شخصیت ہیں : السلام علیکم آپ کراچی سے ہیں ؟

ہم نے حیران ہو کر پوچھا : آپ کو کیسے معلوم ہم کراچی سے ہیں ؟

کہنے لگیں: کراچی وا لے دور سے ہی پہچان لیے جاتے ہیں۔

دراصل وہ خود کراچی کی ہیں تو کراچی والوں کو کیسے نہ پہچانیں ۔

انعم جی اپنے ڈیڑھ سالہ گڈے یوسف کو چھوڑ کر سعودی باڈر سے چھ گھنٹے کی مسافت طے کرتی لبیک کی صدا بلند کرتی شارجہ ائرپورٹ پہنچی ہیں ۔

گویا یہاں قافلے سعودی باڈر کی جانب رواں دواں ہیں اور یہ سعودی باڈر سے

الٹی شارجہ چلی آرہی ہیں ۔ بے شک یہ مسافتیں بھی اللہ کی نشانی ہیں ۔

انعم جی کی اتنی محترم جگہ کی دعوت تھی انکار کا سوال ہی نہیں فوراً حامی بھر لی ۔بعد نماز عشاء و طعام ان شاء اللہ چلیں گے ۔

دو رکعت تحیتہ المسجد کی ادائیگی کے بعد وتر ادا کئے اور لائن میں لگ گئے۔

لائن کیا ہے ؟ بھیڑ ہے خواتین ہی خواتین ہر سمت سے امڈی چلی آتی ہیں ۔

ہم پاکستانی خواتین کی بھیڑ میں ایک نائجیرن خاتون آگئیں۔ کسی کی بات سمجھتی نہ تھی شاید غلطی سے آگئیں ۔

لیکن وہ اتنی بھولی بھی نہیں سمجھ گئیں کہ پاکستانی خواتین انھیں نائجیرین گروپ میں بھیجنا چاہتی ہیں فوراً اشاروں کی زبان میں اپنی قابلیت یوں ادا کی:

اللہ ایک ہے ،تم کو بھی نماز پڑھنی ہے ہم کو بھی پڑھنی ہے میں یہاں سے کہیں جانے والی نہیں ۔

دراصل گروپ بنانے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی زبان سمجھ آرہی ہوتی ہے تو نماز میں دوسری بہن کا خیال رکھا جا سکتا ہے۔نماز کی ادائیگی کاموقع دیا جا سکتا ہے،ایک دوسرے کے دھکوں سے بچا جاسکتاہے ۔

اب جب زبان ہی نہیں سمجھتیں تو ہوتا کیا ہے کہ بھیڑ میں ایک دوسرے پر چڑھ کر نماز شروع کر دیتی ہیں ۔اس میں نماز پڑھنے والی کا

سوفیصد قصور ہے وہ جگہ چھوڑنے کو تیار نہیں اور جو پیچھے سے دھکے کھا کر چلی آرہی ہے جگہ نہ پاکر اسی کے اوپر نماز شروع کر دیتی ہے ۔

لازم ہے جب دورکعت ادا کر لیں پھرتی سے جگہ چھوڑ دیں ورنہ آپ کو زبردستی کھڑا کرنا پڑے گا یا کھڑا کرنے کی نوبت ہی نہ آئے آپ کی گود میں بیٹھ کر ہی نماز شروع کردی جائے پھر آپ کا سانس رکے یا دم گھٹے یہ آپ کا مسئلہ ہے ۔

ہماری باری آتے آتے دو خواتین اور مل گئیں یہ ہمارے قافلے کی ہی ہیں لہذا پروگرام بنا کہ چاروں ایک دوسرے کو مضبوطی سے پکڑ لیں تاکہ دورانِ نماز ایک دوسرے کو دھکے سے بچا سکیں ۔ ہجوم کو کنٹرول کرنے کے لیے خدمائیں حاضر ہیں۔صبر حاجی ،صبر حاجی کی صدائیں بلند کرتی ہجوم کو سنبھالتی یہ خادمائیں اخلاق اور خوش خلقی کا نمونہ ہیں۔

ہم چاروں نے نماز تو خیریت سے ادا کر لی لیکن اچانک مخالف سمت سے یعنی ایگزٹ سے خواتین کا جلوس چلا آرہا ہے گویا خواتین کے دونوں جلوسوں انٹرنس اور ایگزٹ کے بیچ ہمارا سینڈوچ بننے کو ہے ۔سلام ہے خادماؤں پر فوراً پھرتی سے ایسے ہجوم کنٹرول کرتی ہیں کہ ہر حاجی کی دعائیں لیتی ہیں ۔

4

الوداع مدینہ

آج مدینہ میں آخری دن ہے مدینے کی زیارتوں میں جس کا پکا ارادہ کر کے چلے تھے قرآن فکٹری بھی شامل تھی اور سہیل بھائی سے ذکر بھی کیا ، ساتھ چلنے کا پروگرام بھی بنایا لیکن وقت کی کمی کے باعث پورا نا ہوسکا ۔

اور فیکٹری کے اوقات بھی صحیح معلوم نہیں دل میں حسرت رہ گئی کہ قرآن کی چھپائی اور خطاط کو دیکھیں۔

کیونکہ اب حج کے دن شروع ہونے کو ہیں اور آج بالکل آخری دن ہے سو ہمارے حج کے سپروائزر جناب لال جان صاحب نے حج ٹریننگ پروگرام بعد لنچ کا انعقاد کیا ہے جہاں حج کے بارے میں ٹریننگ اور قربانی کے فریضہ کے

لیے گائڈ کیا جا رہا ہے۔قربانی کا طریقہ کار یوں ہے کہ اس کے لیے پیسے جمع کروانے ہیں اور فون نمبر لینا ہے جیسے ہی آپ جمرات یعنی شیطان کو کنکریاں مار کر فارغ ہوجائیں فون کیجیے کہ کنکریاں مار لی ہیں۔ آپ کی طرف سے قربانی اسی وقت کردی جائے گی اور پھر فون کیا جائے گا کہ قربانی کردی گئی سر منڈوالیں ۔

چوتھی ذو الحج اب وقتِ روانگی ہے۔ علم کے شہر کو ، نبی علیہ السلام کے شہر کو ،اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کو ،تابعین ، تبع تابعین کے شہر کو آج الوداع کہنا ہے۔

لال جان صاحب نے خاص ہدایت کی ہے سارے حاجی احرام پہن لیں گو کہ ہم ذوالحلیفہ یعنی میقات پر بس روکیں گے لیکن اتنا وقت نہیں کہ وہاں غسل کیا جائے حاجیوں کا بے انتہا رش ہے ۔مسجد نبوی میں جاتے جاتے فقط دو نفل پڑھنے کا سوال ہے لیکن ڈاکٹر صاحب اس خوف سے اجازت

دینے کو تیار نہیں کہ کہیں ناشتہ کی طرح حرم بس بھی نہ نکل جائے گویا ہمارا رتی برابر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا ۔ ابھی ڈاکٹر صاحب سے ضد کر ہی رہے ہیں کہ انعم جی مل گئیں سو ہمارے کہنے پر خوشی سے مسجد نبوی چلنے کو تیار ہیں ۔

حرم کی بس تیار ہے سارے حاجی احرام میں مکہ جانے کو ہیں ۔

*احرام

ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! محرم کو کس طرح کا کپڑا پہننا چاہیۓ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہ کرتہ پہنے، نہ عمامہ باندھے، نہ پاجامہ پہنے، نہ باران کوٹ، نہ موزے۔ لیکن اگر اس کے پاس جوتی نہ ہو تو وہ موزے اس وقت پہن سکتا ہے جب ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کاٹ لیا ہو۔ (اور احرام میں) کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔ (بصحیح البخاری# ۱۵۴۲)

Urdu Story Land

نبی علیہ السلام کا قافلہ صحرا کے جہاز پر سوار ہے اور آج ہزار سال بعد ہم ربڑ کے پہیے گھما رہے ہیں ۔

بس ذو الحلیفہ کی جانب رواں دواں ہے ۔

ذو الحلیفہ

نبی علیہ السلام نے ہفتہ کے دن چھبیس ذو القعدہ کو غسل فرمایا اور احرام کی چادر اور تہبند باندھا ۔ نماز ظہر کے بعد مدینہ منورہ سے روانگی ہوئی تمام ازواج مطہرات بھی ساتھ تھیں مدینہ سے چھ میل کے فاصلے پر ذوالحلیفہ ہے جو مدینہ والوں کا میقات ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات متعین کر دیئے تھے۔

(صحیح البخاری # ۱۵۲۷)

ہم اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ نبی علیہ السلام نے اپنا حج کا سفر دس ہجری کو ذوالحلیفہ پر نیت کر کے کیا اور آج 1437ہجری کو ہم بھی ذو الحلیفہ پر نیت کر رہے ہیں ۔ نبی علیہ السلام نے حجِ قران کی نیت کی اور ہم حج تمتع کی نیت کر رہے ہیں۔

حج کی تین اقسام ہیں

حج افراد ، حج قران ، حج تمتع

⋆حج افراد میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے ۔

⋆حج قران میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت سے اکھٹا احرام باندھا جاتا ہے اور حج مکمل ہونے کے بعد کھولا جاتا ہے ۔

⋆حج تمتع میں پہلے عمرے کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور عمرہ مکمل ہونے کے بعد کھول دیا جاتا ہے پھر ایام حج میں اپنی رہائش گاہ سے ہی دوبارہ حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور حج مکمل ہونے کے بعد کھولا جاتا ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ذوالحلیفہ کے پتھریلے میدان میں اپنی سواری روکی اور پھر وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے ۔(صحیح البخاری# ۱۵۳۲)

ہمارا قافلہ بھی ذی الحلیفہ پر رکتا ہے لیکن یہ ہمارا پڑاؤ نہیں کہ سارے حاجی احرام میں ہی ہیں وضو اور دو رکعات کے بعد نیت اور پھر مکہ کی جانب فوراً ہی روانگی ہوگی۔ بسوں اور حاجیوں کا بے انتہا رش ہے۔ حاجیوں کا یہ رش کیا ہے ؟

اس آیت کی تفسیر ہے:

وَ اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ

﴿سورة الحج # ٢٧﴾

اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے لوگ تیرے پاس پاپیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے۔

یہاں خواتین اور مردوں کے لیے الگ الگ مساجد کا انتظام ہے ۔نہانے کے لیے باتھ روم اور کشادہ وضو خانہ ۔ صفائی کرنے والی خواتین بہت چوکس ہیں جراثیم کش ادوایات کا استعمال ہر دم ہے ایک فرد اگر غسل خانہ استعمال کرے تو دوسرے فرد کو غسل خانہ ادویات سے دھلا ملے گا۔

اتنے رش میں بھی طہارت کا حددرجہ اہتمام ہے کوئی گندگی نہیں رہنے دیتیں اللہ ان کو برکتیں دے اور خوب رحمت برسائے ۔

یہاں چھوٹا بازار بھی ہے، جہاں احرام،چپل،صابن،مسواک،قرآن، تسبیح غرض حاجی کی سہولت کا ہر سامان ہے ۔

میقات، ذو الحلیفہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحلیفہ میں دیکھا کہ اپنی سواری پر چڑھ رہے ہیں۔ پھر جب وہ سیدھی کھڑی ہوئی توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک کہا -(بخاری # ١٥١٤)

ہمارا قافلہ بھی لبیک کہتا ہے اور بس مکہ کی راہوں میں چلنے کو تیار ہے ۔

مکہ تیری برکتیں

مکہ کی برکتوں اور خادمین حرمین کی خدمتوں کو لکھنے بیٹھیں تو قلم سوکھ جائے لیکن باتیں ختم نہ ہوں۔

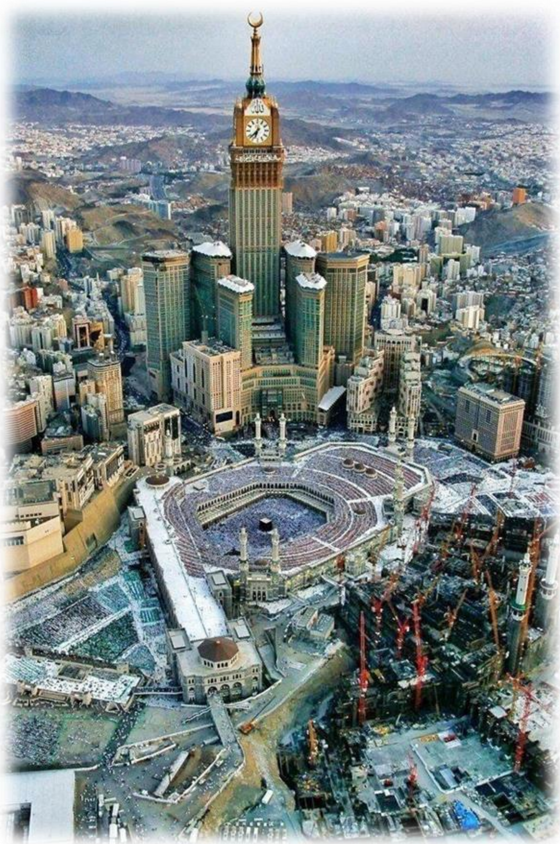

مکہ وہ وادی کہ جس کی قسم اللہ نے کھائی:

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿سورۃالبلد # ۱﴾

نہیں، میں قسم کھاتا ہوں اِس شہر کی

مکہ وہ وادی جہاں ابراہیم علیہ السلام نے اکیلی ہاجرسلام علیہا کو ننھے اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ تنہا تو چھوڑا لیکن ساتھ مکہ کے لئے دعا بھی کی :

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ

﴿سورة ابراهيم # ٣٧﴾

پروردگار، میں نے ایک بے آب و گیاہ وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے پروردگار، یہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں، لہٰذا تو لوگوں کے دلوں کو اِن کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کو پھل دے، شاید کہ یہ شکر گزار بنیں۔

مکہ کی بہتی برکتیں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہیں۔ جس سے آج ہر حاجی فیض پاتا ہے لاکھوں کے مجمعے میں کوئی حاجی یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے زم زم میسر نہیں یا آج میں بھوکا ہوں۔

مدینہ سے مکہ جاتے ہوئے مکہ کی چیک پوسٹ پر حاجیوں کو جو پہلا ہدیہ ملا وہ زمزم تھا ۔یہی تو وہ زمزم ہے جس کے لئے اماں ہاجر دوڑی تھی اور اللہ کو اتنی پسند آئی تھیں کی ان کی دوڑ ہر حاجی کا مقدر ٹھہری جب تک حاجی

اماں ہاجر کی سعی نہ کرے اس کا حج مکمل نہیں۔ سعی کو اللہ نے اپنی نشانی قرار دیا:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿سورة البقرة # ١٥٨﴾

یقیناً صفا اور مَروہ، اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں لہذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے، اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ اِن دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کر لے اور جو برضا و رغبت کوئی بھلائی کا کام کرے گا، اللہ کو اس کا علم ہے او ر وہ اس کی قدر کرنے والا ہے۔

مکہ کی سب سے بڑی برکت کہ وہاں کعبہ ہے نبی اکرم کبھی کعبہ سے دور نہ جاتے اگر ان کی قوم ان کو مجبور نہ کرتی۔ مدینہ آکر بھی کعبہ کو قبلہ بنانے کی خواہش رہی ، دل تھا کہ اسی کی جانب کھچا جاتا تھا لہذا اللہ نے سات آسمان کے اوپر سے آیات نازل فرمائیں:

قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿سورة البقرة # ١٤٤﴾

یہ تمہارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں لو، ہم اُسی قبلے کی طرف تمہیں پھیرے دیتے ہیں، جسے تم پسند کرتے ہو مسجد حرام کی طرف رُخ پھیر دو اب جہاں کہیں تم ہو، اُسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو یہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی تھی، خوب جانتے ہیں کہ (تحویل قبلہ کا) یہ حکم ان کے رب ہی کی طرف سے ہے اور بر حق ہے، مگراس کے باوجود جو کچھ یہ کر رہے ہیں، اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔

ہر حاجی جو اس وادی کا سفر کرتا ہے درحقیقت کعبہ ہی کے لئے کرتا ہے۔ کوئی ایک حاجی بھی فارغ نہیں ہوتا۔ اپنا وقت ،اپنا پیسہ ،اپنا گھر سب اپنے اللہ کی خاطر چھوڑکر آتا ہے۔تو پھر برکتیں اللہ کی جانب سے نازل ہوتی ہیں۔ مکہ کی چیک پوسٹ پر ایک بوڑھے حاجی صاحب تھکے ہارے ہاتھوں میں زم

زم اور خادمین حرمین کی طرف سے دیئے گئے لنچ بوکس تھامے تمام مسافروں سے آنکھوں میں آنسوں لئے یوں گویا ہوئے:

ہم تمام حاجیوں پر لازم ہے کہ خادمین حرمین شریفین کے لئے دعا کریں۔ حاجیوں کی خدمت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ اللہ نے ان کو اس کام کے لئے چنا ہے۔ خدا کی قسم ہم کھانے کے بھوکے نہیں۔ انھوں نے کھانا بانٹ کر جس طرح حاجی کی تکریم کی ہے اللہ ان کی عزت میں اضافہ کرے۔

اللہ ان کی صحت میں برکت دے۔ اللہ ان کی اولاد کو علم والا بنائے۔ بوڑھے بابا جی کی دعا مکہ کی زمین پر قدم رکھنے کے بعد پہلی دعا تھی جو خالصتاً خادمین حرمین شریفین کے لئے ہم حاجیوں کی طرف سے تحفہ تھی۔

5 ذوالحجۃ

مکہ کی جانب

مدینہ کی فضاؤں کو نم آنکھوں اور بھرے دل کے ساتھ حاجی اس وقت تک

درود و سلام پڑھتے الوادع کہتے رہے جب تک

بس کی کھڑکی گنبدِ خضراء کا دیدار کرواتی رہی۔

راستے میں روڈ کشادہ ہی نہیں بلکہ ہر تھوڑی

مسافت پر ذکر و اذکار کے بورڈ بھی آویزاں ہیں ۔

الحمد للہ ، سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ و بحمدہ

استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

گویا سفر میں اذکار ہر دم مسافر کرتا رہے ۔دھوپ اور گرمی کی شدت کی وجہ سے بس میں پردے لگے ہیں۔ عصر کے لیے بس رکی تو باہر نکل کر گرمی کا اندازہ ہوا ۔

پیچھے بیٹھے حاجی صاحب پردہ نہیں ہٹانے دیتے کہ گرمی بہت ہے پردہ ہٹانے سے بس گرم ہوجاتی ہے ،لیکن باہر کا نظارہ کئے بغیر سفر مکمل کیسے ہو؟یہ بات حاجی صاحب کو سمجھانا ہمارے بس کی بات نہیں۔

حاجی صاحب کے نیند میں جاتے ہم چپکے سے پردہ ہٹا بھی لیتے ہیں اور کبھی ان کا دل خوش کرنے کو لگا بھی دیتے ہیں۔باہر چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں زمین پتھریلی ہے، کہیں کہیں مٹی سرخ بھی ہوجاتی ہے ۔یہاں اونٹ بھی ملے جو نبی علیہ السلام کے قافلے کی یاد دلاتے رہے ۔

اونٹ

اونٹ ہماری اس زمین پر اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ۔

اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ ﴿سورة الغاشية ١٧#﴾

کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کئے گئے ہیں۔

پرانے زمانے میں صحرا نشینوں کے لیے اونٹ کسی نعمت سے کم نہ تھا۔

وَ مِنَ الۡاَنۡعَامِ حَمُوۡلَۃً ﴿سورة الأنعام # ١٤٢﴾

اورمویشیوں میں سے کچھ بوجھ اُٹھانے والے ہیں۔

مسافروں اور سامان کی نقل و حرکت کے اعتبار سے اونٹ کو صحرا کا جہاز کہا جاتا ہے ۔اونٹ مویشی جانور میں سب سے بڑا اور عجیب الخلقت جانور ہے ۔

اونٹ کی موٹی کھال سورج کی تیز تپش سے اس کی حفاظت کرتی ہے۔ دوسری طرف اسکی لمبی ٹانگیں سخت گرم زمین سے اس کا جسم فاصلے پر رکھتی ہیں۔اونٹ کے چوڑے پاؤں گرم زمین پر چلنے میں مدد کرتے ہیں۔ ریگستان کی نرم زمین پر جہاں انسان کے

پاؤں جم نہیں پاتے اونٹ کے پاؤں نرم زمین میں دھنستے نہیں بلکہ قافلے چلتے چلے جاتے ہیں ۔

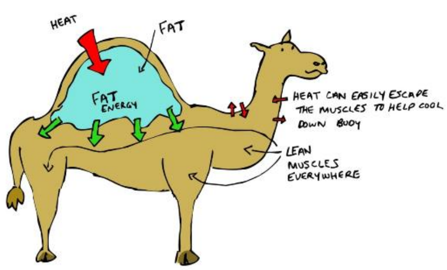

اونٹ اپنے کوہان میں اسی فیصد تک چکنائی جمع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ دوسرے جانوروں کی طرح موٹا نہیں ہوتا بلکہ چربی کوہان میں جمع ہوجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے جسم کا درجہ حرارت گرمی کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور شدید گرمی میں بھی اپنا سفر جاری رکھتا ہے ۔

ایک انسان بغیر پانی کے تین سے پانچ دن تک زندہ رہ سکتا ہے لیکن یہ

ریگستان کا جہاز چھ سے سات مہینوں میں بغیر پانی کے

زندہ رہ سکتا ہے۔ ایک پیاسا اونٹ پندرہ منٹ میں تیس

گیلن تک پانی پی سکتا ہے۔ یہ پانی اس کے جسم میں موجود سرخ خلیوں

میں جمع ہوجاتا ہے جو اس کو گرمی میں ڈی ہائی ڈریشن سے بچاتا ہے۔

اونٹ کی گردن لمبی ہوتی ہے جو صحرا کے طوفان میں اس کی مدد کچھ یوں

کرتی ہے کہ چاہے پورا جسم ریت میں دھنس جائے اس کی گردن باہر رہتی

ہے اور وہ ریت میں دفن ہونے سے بچ جاتا ہے ۔

وہ پودے جو دوسرے جانور نہیں کھا سکتے اونٹ

مزے لے کر کھاتا ہے۔ ریگستان کی سوکھی جھاڑیاں اور کانٹے دار پودے

اس کے جبڑے برداشت کر جاتے ہیں ۔

اونٹ کی لمبی پلکیں صحرا کی دھول سے آنکھوں کی حفاظت کرتی ہیں۔

اونٹ کی آنکھ کے تین آئی لڈ ہوتے ہیں دو پلکیں اور تیسرا آئی لڈ آنکھ کے کونے میں ہوتا ہے ۔اونٹ کی ناک کے نتھنے تیز ریتلی طوفانی ہوا میں بند ہوجاتے ہیں تاکہ ریت سے حفاظت ہوسکے۔

اس مویشی جانور کو اللہ نے انسان کی خدمت پر لگادیا ہے کہ یہ نہ صرف عمدہ سواری ہے بلکہ اس کا دودھ اور گوشت صحت بخش ہے ۔اس کی کھال انسان کا عمدہ لباس ہے اور اس کی چوڑی ہڈیاں انسان کی وہ تختی ہیں جس پر علم حاصل کیا جاتا تھا ۔نزول قرآن کے وقت جب اصحابِ رسول قرآن لکھ کر جمع کرتے تو اونٹ کی چوڑی ہڈیوں پر ہی لکھا کرتے تھے ۔

مویشی جانوروں میں اونٹ کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ خطبہ حج کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار تھے ۔

منازل بلڈنگ

مکہ میں ہمارا پڑاؤ اب منازل بلڈنگ ہے۔ یہ شاکر حج سروسز کی بلڈنگ ہے جو

صرف ان کے ہی حاجیوں کے لیے

خاص ہے ۔پانچویں منزل پر ہمارا کمرہ

نمبر 502 ہے۔

چار ذو الحج کو صبح نو بجے چلنے والا قافلہ

اب غروبِ آفتاب کے بعد یعنی پانچ ذو الحج کو رات آٹھ بجے منازل بلڈنگ پر

آکر رکتا ہے۔ یہ بلڈنگ حرم سے فقط دس منٹ کی واک پر ہے لہذا اب

ہمارے پاس دو آپشنز ہیں یا تو اپنی فیملی کے ساتھ عمرہ ادا کریں یا پھر قافلے

کے ساتھ ساتھ ۔ہم اب قافلے کو کہاں چھوڑنے والے ہیں ؟ لہذا شیڈیول

کے مطابق ٹھیک دو گھنٹے بعد قافلہ حاجی الیاس کی سپروژن میں لبیک کی صدا

بلند کرتا حرم کو روانہ ہوگا ۔ان دوگھنٹوں میں دو صدیوں کا سفر طے کیا۔ کوئی حاجی احرام باندھنے کے بعد بس اب حرم جانے کو بے چین ہے۔

لیکن ان دوگھنٹوں میں یہ حکمت ہے کہ حاجی چائے اور ڈنر کر کے فریش ہوجائے کیونکہ حرم میں اسقدر رش ہے کہ عمرہ ادا ہوتے شاید فجر ہی ہوجائے ۔

بیت العتیق

وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿سورۃ الحج # ۲۹﴾

اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔

عتیق **بمعنی قدیم ۔**

ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

یا رسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی تھی؟

فرمایا : مسجد الحرام۔

میں نے سوال کیا:

اس کے بعد کون سی؟

فرمایا : مسجد الاقصیٰ۔

میں نے سوال کیا اور ان دونوں کی تعمیر کا درمیانی فاصلہ کتنا تھا؟

فرمایا : چالیس سال۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس جگہ بھی نماز کا وقت ہو جائے فوراً نماز پڑھ لو۔ تمہارے لیے تمام روئے زمین مسجد ہے ۔(صحیح البخاری# ٣٤٢٥)

بیت العتیق کی تعمیر کی غرض صرف اور صرف اللہ کی عبادت ہے ۔

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿سورة الحج # ٢٦﴾

یاد کرو وہ وقت جب ہم نے ابراہیم کے لیے اِس گھر (خانہ کعبہ) کی جگہ تجویز کی تھی (اِس ہدایت کے ساتھ) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ

کرو اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔

ٹھیک دو گھنٹے کے وقفے کے بعد اسپیکر میں آواز گونجی کہ حاجی صاحبان نیچے لاؤنج میں تشریف لے آئیں۔گروپ لیڈر الیاس اور عظیم بھائی کی نمائندگی میں ہم لبیک کی صدا بلند کرتے حرم کی جانب چلے کہ قافلے کو رکنا پڑا الیاس بھائی عظیم بھائی کو عظیما ---عظیما --- کہہ کر پکارنے لگے کہ کچھ اور ساتھی پیچھے رہ گئے ہیں ۔

عظیم کے آگے الف کے اضافے پر حیرت ہوئی لیکن یہ سوچ کر خود کو مطمئن کیا کہ میمن زبان میں جب پیار میں نام بگاڑنے پر آتے ہیں تو حرف و کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں ۔

موسیٰ ----- موسو ---

یوسف--- یوسو---

قاسم --- قاسو ---

زلیخا--- جلو ---تو شاید پٹھان بھائی بھی الف کا اضافہ کرتے ہوں گے ۔

پھر جب عظیم بھائی نے الیاسا پکارا تو صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اور بچوں سے کہا جاکر معلوم کریں یہ نام کے آگے الف لگانے میں کیا راز پوشیدہ ہے ؟

بھائی نے خوشدلی کے ساتھ وضاحت کی کہ جب آگے الف لگاتے ہیں تو معنی بنتا ہے ادھر آؤ یعنی پشتو زبان میں لفظ ادھر آؤ کو حرف الف میں سموتی ہے۔یہاں چاروں سمت سے قافلے ہی قافلے چلے آرہے ہیں، لبیک کی پکار ایمان کو تازہ کیئے دیتی ہے۔

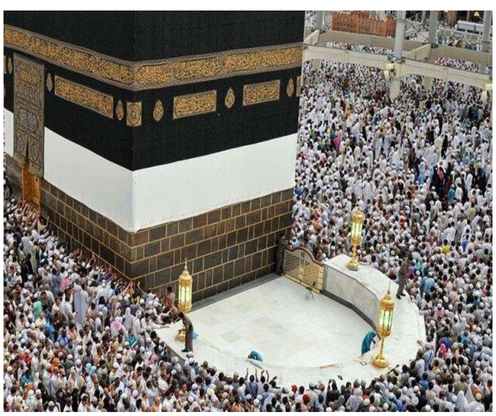

افغانستان بھی ہے اور تاجکستان بھی۔

انڈونیشیا بھی ہے اور ملائشیا بھی۔

چاینا بھی ہے اور ترکی بھی اور ہم پاکستانی بھی ۔

سارے ہی دو کپڑوں میں صرف بیت العتیق کے لئے نکلے ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام کی آواز کی برکت کیا ہے کہ آج کوئی گھڑی ایسی نہیں کہ طواف کبھی رکتا ہو ، کتنی سچی بات ہے میرے مالک کی:

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

﴿سورة الحج # ٢٧﴾

اسی دوران باقی ساتھی بھی قافلے میں شامل ہوئے اور ہماری منازل بلڈنگ سے پندرہ منٹ کے پیدل چلنے کے بعد قافلہ لبیک کی گونج میں مسجد حرام میں باب مروہ سے داخل ہوتا ہے ۔

گروپ لیڈر کی ہدایات تھیں کہ ادب کے ساتھ نظریں نیچی رکھیں۔باب مروہ سے ان نیچی نظروں کے ساتھ جب داخل ہوئے تو بالکل ملتزم کے سامنے تھے ۔ملتزم دروازے اور حجر اسود کے سامنے بیت العتیق کی دیوار ہے ۔ اس دیوار کو ملتزم اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ چمٹ کر عجز و انکساری سے دعا کرنا مسنون ہے ۔

بیت اللہ اور اس کے چاروں اطراف میں پھیلی ہوئی عمارت مسجد حرام کہلاتی ہے اس میں ادا کی گئی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میر ی اس مسجد میں ادا کی گئی ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کی ایک ہزار نماز وں سے افضل ہے اور مسجد حرام میں ادا کی گئی ایک نماز باقی مساجد کی ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔(مسند احمد # ١٢٦٠١)

ان گھڑیوں کو ،

آتی جاتی سانسوں میں،

آنسوؤں کی لڑیوں کو ،

لفظوں میں ڈھالنا ،

قلم کے بس کی بات نہیں ،

مگر صرف اک بات ،

مالک فقیر آیا ہے، مالک فقیر آیا ہے ،

مگر صرف اک دعا ،

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿سورة القصص # ٢٤﴾

پروردگار ، جو خیر بھی تو مجھ پر نازل کر دے میں اس کی محتاج ہوں۔

عمرہ

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور حجر اسود کا بوسہ لیا۔ پھر اپنے دائیں جانب چلے آپ نے تین چکر میں رمل کیا اور چار چکر میں عام چال چلے۔ پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پاس آکر فرمایا:

مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ۔

آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان تھا۔ پھر دو رکعت کے بعد حجر اسود کے پاس آکر اس کا استلام کیا۔ پھر صفا کی طرف گئے۔ وہاں آپ نے یہ آیت پڑھی:

إن الصفا والمروة من شعائر الله

صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ (ترمذی # ٨٥٦)

طواف کی ابتداء حجرِ اسود کو بوسہ دینے سے کرنی چاہیے لیکن رش اسقدر ہے کہ اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لہذا اشارہ کر کے بسم اللہ اللہ اکبر کہتے طواف کی ابتداء کرتے ہیں۔

یہ مکمل سات چکر ہیں۔ اس کو پورا کرنے کے بعد مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھنا بھی رش میں ممکن نہیں۔ جہاں مناسب جگہ ملی وہاں ادا کیئے۔

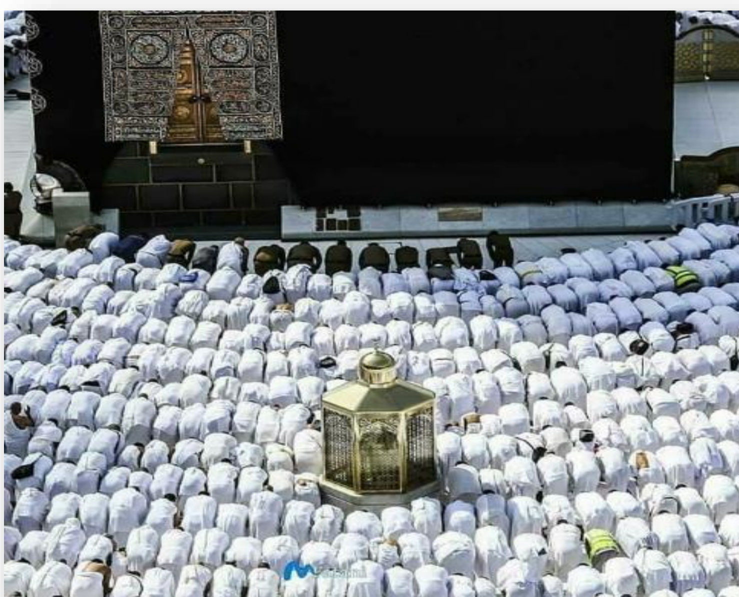

مقام ابراہیم

مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ کے وقت کھڑے ہوئے تھے اور تعمیر کے ساتھ دعا کرتے جارہے تھے:

ربنا تقبل منا

اے ہمارے رب تو ہم سے قبول فرما۔

اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو ایسے شرفِ قبولیت بخشا کہ اس پتھر پر ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کے نشانات بعد میں آنے والوں کے لیے یادگار بن گئے۔بالکل ایسی یاد گار کہ آج جیسے کوئی تعمیراتی کام کرتے ہیں تو یادگار تختی آویزاں کی جاتی ہے۔ جس پر تعمیر کرنے والے کا نام خوبصورت خطاطی سے لکھا جاتا ہے۔ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات پیغمبر کے

اخلاص کی گواہی ہیں۔ جو قیامت تک آنے والی نسلوں کو اخلاص اور توکل کا درس دیتے رہیں گے ۔

یہ پتھر بیت اللہ کے دروازے کی جانب قریب ہی ایک شیشے میں محفوظ ہے۔

یہی وہ مبارک پتھر ہے جس کے بارے میں قرآن میں ارشاد ہے:

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰہٖمَ مُصَلًّی ؕ وَ عَہِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰہٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَہِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَ الْعٰکِفِیْنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ﴿سورة البقرة # ١٢٥﴾

ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن و امان کی جگہ بنائی تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لو ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل (علیہ السلام) سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری تین باتیں جو میرے منہ سے نکلیں میرے رب نے ویسا ہی حکم فرمایا ۔ان تین باتوں میں ایک مقامِ ابراہیم کے متعلق تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

اگر ہم مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا سکتے تو اچھا ہوتا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی: (صحیح البخاری # ٤٠٢)

وَ اتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰہٖمَ مُصَلًّی ؕ

اور تم مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو۔ ﴿سورة البقرة # ١٢٥﴾

مقامِ ابراہیم کیا ہے ؟

مقامِ ابراہیم درحقیقت ہر ماں کے لیے عمدہ تربیت کی اعلی مثال ہے ۔

یہ ابراہیم علیہ السلام کے قدم مبارک کا وہ نقش ہے جو بیت اللہ کی تعمیر کے وقت پتھر کے حصے میں آیا ہے۔ لیکن یہ پتھر ایسا خوش نصیب کیسے ہوا کہ صدیوں سے پیغمبر کے قدم کا نقش لیے کھڑا ہے؟

یہ ایک اکیلی ماں کی تربیت ہی تو ہے کہ سالوں بعد بیٹا باپ کو دیکھتا ہے نہ شکوہ نہ شکایت نہ ہی باپ کو پہچاننے سے انکاری ہے۔باپ اور بیٹا مل کر کعبہ کی تعمیر کرتے ہیں ۔بیٹا پتھر لاتا ہے۔ باپ ترتیب سے لگاتے جاتے ہیں۔ اسماعیل علیہ السلام کی تربیت میں ہر ماں کے لیے قربانی اور صبر کا درس چھپا ہے ۔

وہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت،

سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی ۔(اقبال)

حجر اسود

حجر اسود

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حجر اسود جنت سے اترا۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ لیکن اسے بنی آدم کے گناہوں نے کالا کر دیا۔(ترمذی # ۸۷۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا:

اللہ کی قسم! اللہ اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی، جس سے یہ دیکھے گا، ایک زبان ہو گی جس سے یہ بولے گا۔ اور یہ اس شخص کے ایمان کی گواہی دے گا جس نے حق کے ساتھ یعنی ایمان اور اجر کی نیت سے اس کا استلام کیا ہو گا۔(ترمذی # ۹۶۱)

دورکعت کے بعد حاجی سعی کی جانب آتا ہے۔

صفا و مروہ

صفا و مروہ کعبہ کے پاس موجود دو چھوٹی پہاڑیوں کے نام ہیں:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ ﴿سورة البقرة # ١٥٨﴾

صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں ۔

صفا سے مروہ تک ایک چکر کہلاتا ہے جبکہ مروہ سے صفا تک دوسرا چکر کہلاتا ہے۔اس طرح صفا سے شروع کئے گئے سات چکر مروہ پر ختم ہوتے ہیں ۔

حاجی سعی کرنے کے لیے باب صفا سے گزر کر پہلے صفا پہاڑی پر آتا ہے

صفا و مروہ کیا ہے ؟

صفا و مروہ اماں ہاجرہ سلام علیھا کے یقین کی داستان ہے۔

ابراہیم علیہ السلام ہاجرہ سلام علیھا اور ننھے اسماعیل کو اللہ کے گھر کے پاس چھوڑ کر واپس شام چلے گئے ۔

کچھ دن گزرے کہ مشکیزے کا پانی ختم ہوگیا لہذا اب ہاجر پیاسی رہنے لگیں۔ بچے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے تڑپ رہا ہے۔تو اٹھ کر پانی کی تلاش میں چلیں۔ یہاں صفا پہاڑی تھی۔ جو دوسری پہاڑیوں سے قریب تر تھی وہ اس پر کھڑی ہو کر وادی کی طرف دیکھنے لگیں تاکہ انھیں کوئی نظر آئے لیکن انھیں وہاں کوئی چیز دکھائی نہ دی۔

مجبوراً وہاں سے اتر کر نشیب میں پہنچیں تو اپنا دامن اٹھاکر بہت تیزی کے ساتھ دوڑیں جیسے بہت سخت مصیبت زدہ پریشان حال انسان دوڑتا ہے پھر نشیب سے گزر کر مروہ پہاڑی پر چڑھیں اس پر کھڑے ہوکر دیکھا کوئی آدمی نظر آجائے لیکن وہاں بھی کوئی آدمی دکھائی نہ دیا پھر انھوں نے اس طرح سات چکر لگائے ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لوگ اسی لیے صفا و مروہ کی سعی کرتے ہیں ۔

پھر جب ساتویں مرتبہ وہ مروہ پر چڑھیں تو انہوں نے وہاں ایک آواز سنی تو اپنے آپ سے ہی کہنے لگیں:

خاموش۔

پھر انھوں نے خوب کان لگا کر سنا تو ایک آواز آئی۔

کہنے لگیں: تو نے آواز تو سنا دی لیکن کیا تو ہماری فریاد رسی کر سکتا ہے؟

پھر اچانک انہوں نے زم زم کی جگہ ایک فرشتہ دیکھا جس نے اپنے پر سے زمین کھودی فوراً وہاں سے پانی بہنے لگا۔تب وہ اس کی منڈیر بنا کر اسے حوض کی شکل دینے لگیں اور پانی بھر بھر کر اپنی مشک میں ڈالنے لگیں مگر ان کے چلو بھرنے کے بعد پانی کا چشمہ جوش مارنے لگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالی اسماعیل کی والدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زم زم کو اس کے حال پر چھوڑ دیتیں تو وہ زم زم سطح زمین پر ایک بہنے والا چشمہ رہتا ۔

پھر ہاجر سلام علیھا نے پانی پیا اور بچے کی پیاس بھی ختم ہوئی۔

فرشتے نے کہا:

تم ہلاکت کا خوف نہ کرو یہاں اللہ کا گھر ہے جس کو یہ بچہ اور ان کے والد تعمیر کریں گے اللہ کسی صورت اپنے ماننے والوں کو ضائع نہیں کرتا ۔

(صحیح البخاری # ٣٣٦٤)

حفیظ جالندھری داستانِ زم زم کو یوں پروتے ہیں :

سحر کے وقت ابراہیمؑ نے اٹھ کر دعا مانگی
سکون قلب مانگا خوئے تسلیم و رضا مانگی

کہ اے مالک عمل کو تابعِ ارشاد کرتا ہوں
میں بیوی اور بچے کو یہاں آباد کرتا ہوں

اسی سنسان وادی میں انہیں روزی کا ساماں دے
اسی بے برگ و سامانی میں شانِ صد بہاراں دے

ے الٰہی نسل اسمٰعیلؑ بڑھ کر قوم ہو جائے

یہ قوم اک روز پابندِ صلوۃ و صوم ہو جائے

اسی وادی میں تیرا ہادیؐ موعود ہو پیدا

کرے جو فطرتِ انسان کو تیرے نام پر شیدا

بشارت تیری سچی ہے ترا وعدہ بھی سچا ہے

بس اب تو ہی محافظ لے یہ بیوی اور بچہ ہے

وادی غیر ذی زرع میں ماں بیٹے کی تنہائی

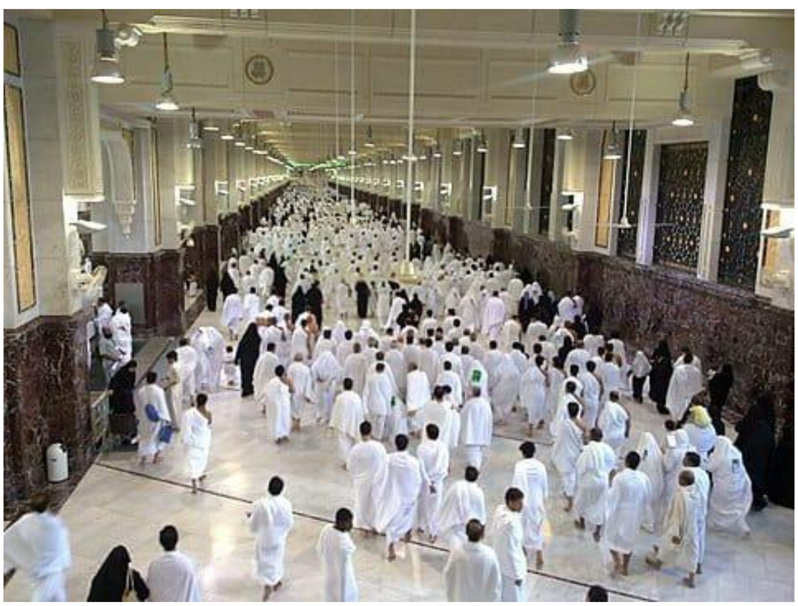

پیمبرؑ نے دعا کے بعد اس وادی سے رخ موڑا

جناب ہاجرہؓ کو اور بچے کو یہیں چھوڑا

جناب ہاجرہؓ بیٹھیں تھیں اس صحرائے وحشت میں

سنبھالے طفل عالیشان کو آغوش الفت میں

یہاں صحرا ہی صحرا تھا چٹانیں ہی چٹانیں تھیں

جناب ہاجرہؓ یا ایک بچہ دو ہی جانیں تھیں

نہ دانہ تھا نہ پانی تھا بھروسہ تھا فقط رب پر
بڑھی جب دھوپ کی گرمی تو جان آنے لگی لب پر

زمیں کا ذرہ ذرہ مہر کی صورت چمکتا تھا
بہت بیتاب تھی ماں گود میں بچہ بلکتا تھا

عطش سے کرب و بے چینی جو دیکھی اپنے جائے میں
لٹایا خاک پر بچے کو ایک پتھر کے سائے میں

صفا و مروہ پر ہر سو تلاش آب میں ڈوریں
بلند و پست پر فکر شے نایاب میں ڈوریں

کبھی اس سمت جاتی تھیں کبھی اس سمت جاتیں تھی
خیال آتا تھا بچے کا تو فوراً لوٹ آتیں تھیں

تڑپتے دیکھ کر بچے کو بڑھ جاتی تھی بے تابی
ٹپک پڑتی تھی اشک یاس سے پانی کی نایابی

بہت ڈھونڈا نہ کچھ آثار پانی کے نظر آئے

ے جدھر اٹھی نظر جھلسے ہوئے ٹیلے نظر آئ

یوں ہی بس سات بار آئیں گئیں پانی نہیں پایا

چٹانیں سرخ پائیں دشت شعلہ آفریں پایا

قیامت کی گھڑی تھی پڑ گئے تھے پاؤں میں چھالے

چلی جاتی تھیں آنکھیں آب میں بچے میں دل ڈالے

سنی آواز ننھے کے بلکنے اور رونے کی

تڑپ اٹھیں کہ ساعت آ گئی ہے جان کھونے کی

ے پلٹ آئیں تو دیکھا دور سے ننھا تڑپتا ہ

کہ جس پتھر کے سائے میں لٹایا تھا وہ تپتا ہے

رگڑتے ایڑیاں دیکھا زمیں پر اپنے بچے کو

پکارا ہاجرہؓ نے کانپ کر اللہ سچے کو

قریب آئیں تو پر کھولے ہوئے جبریلؑ کو پایا
انگوٹھا چوستے سائے میں اسمٰعیلؑ کو پایا

ٹھٹک کر رہ گئیں اک اور نظارہ نظر آیا
قریبِ پائے اسمٰعیلؑ فوارہ نظر آیا

زمیں پر ایڑیاں بچے نے رگڑی تھیں بہ ناچاری
ہوا تھا چشمہ آب سرد و شیریں کا وہاں جاری

یہ پہلا معجزہ تھا پائے اسمٰعیلؑ کم سن سے
کہ چشمہ جس کا زمزم نام ہے جاری ہے اس دن سے

بیاباں میں خدا کی رحمتیں جب اس طرح پائیں
جھکیں پیش خدا اور شکر کا سجدہ بجا لائیں

بجھائی سیدہ نے پیاس بچے کو ملی راحت
کھجوریں خلد کی رکھ کر فرشتہ ہو گیا رخصت

سعی مکمل کرنے کے بعد زم زم کی طرف آتے ہیں۔ وہ زم زم جو ہزاروں سال پہلے پھوٹا تھا۔ آج ہم اماں ہاجرہ سلام علیھا کے زم زم کے پاس آئے ہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہمارے سامنے انبیاء پر گزرے حالات اس لیے لاتا ہے کیونکہ ان حالات میں اللہ کی قدرت کاظہور ہوتا ہے اللہ نے انبیاء کی حفاظت اور مدد اپنی قدرت سے کی ہوتی ہے۔ان واقعات سے مومنوں کو ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔ ان کے ایمان اور تقوی کو بڑھاوا نصیب ہوتا ہے ۔

جب انسان اسباب دنیا سے کام لیتا ہے اور نکلنے کا کہیں کوئی راستہ نہیں پاتا پس وہی وہ وقت ہے جب دعا کے قبول ہونے کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

ہاجر سلام علیھا کی مثال تمھارے سامنے ہے:

وہ اکیلی عورت تھیں ،بیابان وادی تھی ،ننھا بچہ تھا،جہاں کوئی انسان تو دور کی بات پرند بھی نہ تھا، کھانا دور کی بات پانی نہ تھا۔

لیکن سیدہ اسباب اختیار کرتی ہیں وہ مایوس ہوکر بیٹھ رہنے والوں میں نہیں۔

وہ دوڑتی ہیں ایک چکر سے دوسرا چکر دوسرے سے تیسرا چکر پر چکر مسلسل سات چکر۔

یہ سات چکر کیا ہیں ؟

مسلسل کوشش ہے،امید کی کرن کا درس ہے،مایوسی کے خول سے نجات ہے۔ انسان اٹھے، محنت کرے ،سعی کرے، پھر ہی زم زم پھوٹے گا۔

پیاس بجھے گی ،صرف تمھاری پیاس نہیں تمھاری نسلیں بھی سیراب ہونگی۔

پھر قبیلے آباد ہونگے،پھر زندگی دوڑے گی۔کوشش تو کرنی ہی پڑے گی اسباب تو اختیار کرنے ہی ہونگے۔

اللہ اپنے بندوں کو کیوں آزماتا ہے ؟

تاکہ وہ جان لے مشکل میں کون رجوع کرتا ہے،تاکہ وہ جان لے بندے کی سچائی کی قوت ،ایمان کی قوت اور صبر کی قوت۔

یہ ایمان کا امتحان ہی اصل بنیاد ہے تاکہ اللہ تنگی کو دور کردے تکلیف کو کھول دے غم کو ختم کردے اور اس طرح اپنی قدرت کا ظہور اپنے بندوں پر ظاہر کردے ۔

الحمد للہ ! آج زم زم کا حصول ہر حاجی کے لیے آسان نہیں بلکہ آسان تر ہے۔اس قدر واٹر کولر کی فراہمی کہ حاجیوں کا رش اور دھکم پیل نہیں۔ نا صرف حاجی خود سیر ہو کر پی سکتا ہے بلکہ اپنی رہائش گاہ تک بھی جتنا زم زم چاہے لے جا سکتا ہے۔جگہ جگہ پلاسٹک کے بڑے کولر ہاٹ اور کولڈ کے اسٹیکر کے ساتھ رکھے ہیں ، لیکن کولڈ کے قریب نا جائیں مسافر کو

چاہیے ٹھنڈی چیز سے اجتناب کرے پانی معتدل ہی پینا چاہیے، صفائی کا انتظام بہت اعلی ہے ۔

خادم حرم اللہ کے مہمانوں کی خدمت میں ہر دم وائپر لیے حاضر ہے جہاں فرش گیلا ہو اس کو وائپ کرنے میں ایک سیکنڈ تاخیر نہیں۔

ہم نے حج تمتع کی نیت کی تھی سو مرد حضرات بال منڈوانے چلے ۔

عورتوں کے لیے صرف دو انگل بال کاٹنا ہے ،مبارک ہو عمرہ مکمل ہوا۔

رسِمِ سیلفی

سفرِ حرمین میں جو نئی رسم دیکھنے کو ملی وہ تھی رسِمِ سیلفی۔

طریقہ کار کچھ یوں تھا کہ احرام پھر عمرہ کی نیت پھر طواف پھر دو رکعت اور اس کے فوراً بعد میاں بیوی اس رسم کی ادائیگی فرماتے ہیں۔ پھر اس مقصد کے لئے لازم ہے کہ کعبہ کا نظارہ پیچھے سے نظر آئے۔

اور ایسا قریب قریب ہر جوڑا ہی کرتا نظر آتا ہے۔اس رسم کی ادائیگی میں عمر کی کوئی قید نہیں بلکہ ضعیف افراد زیادہ ذوق رکھتے ہیں یعنی جو وقت زمزم پی کر دعا کرنے کا ہے وہ اب سلفی کی نظر ہوا چاہتا ہے۔ہمیں سیلفی سے ذاتی طورپر کچھ اختلاف نہیں یہ تو یادگار لمحات ہوتے ہیں جو انسان کیمرے کی آنکھ میں قید کرتا ہے ان خوبصورت لمحات کو خود سے جدا نہ کرنے کے لیے کیمرے کا سہارا لیتا ہے۔

یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ جب لوگ اپنی خیریت کی اطلاع دینے کے لیے خطوط لکھا کرتے تھے ان سیلفیوں کے پیچھے سے کہیں چچا جان کا وہ خط نظر آنے لگا جو عین حرم کے سامنے سے خاص دادی ماں کی خدمت میں لکھا تھا۔ خط کیا تھا گویا حرم کے سامنے سے لی گئی ایسی سیلفی جس کو دیکھ کر دادی ماں کا چہرہ دمکتا ہے۔

ہر ایک سے وہ خط پڑھواتی ہیں ہر ایک سے سنتی ہیں ۔

لیکن اب ڈیٹا پیکج نے کام آسان کیا کھڑاک سے سیلفی لیجیے اور اماں کی خدمت میں سینڈ کیجیے ۔

6

پڑوسیوں سے ملاقات

آج ذو الحج کی چھ تاریخ ہڈی ہڈی جوڑ جوڑ میں درد ہے تھکن سے حالت ڈاؤن ہے۔پیناڈول کی کمپنی کو جتنا عروج ان کی والدہ کی دعا نے بخشا ہے ،ایک تھکا حاجی بھی اس عروج کے لیے دعا کرتا ہے ۔

اب کچھ درکار نہیں پیناڈول کی ایک گولی اور آرام تاکہ خود کو حج کے دنوں تک بالکل فریش کیا جا سکے۔ منازل بلڈنگ کے مکین شاکر حج سروسز کے حاجی کے لیے پہلی منزل پر ناشتہ ، لنچ اور ڈنر کا انتظام ہے ۔

انتظام بہت ہی اعلی ہے۔ چائے کے پانی کا گرم ٹینک ہر وقت حاضر خدمت ہے ۔ ہاں چائے آپ نے خود بنانی ہے لیکن یہاں پر بھی چائے کی

ذمہ داری ڈاکٹر صاحب ہی نبھاتے ہیں یا تو انھیں ہماری چائے میں دم محسوس نہیں ہوتا یا پھر خود پر حد درجہ اعتماد ہے۔ آخر کوئی تو وجہ ہے جو ہم اسقدر نکمے ہو چلے ہیں۔

پیناڈول کی برکتوں سے حالت کچھ بہتر ہوئی اب کہاں چین آنا ہے جبکہ حرم بھی فقط دس منٹ کی واک پر ہو۔

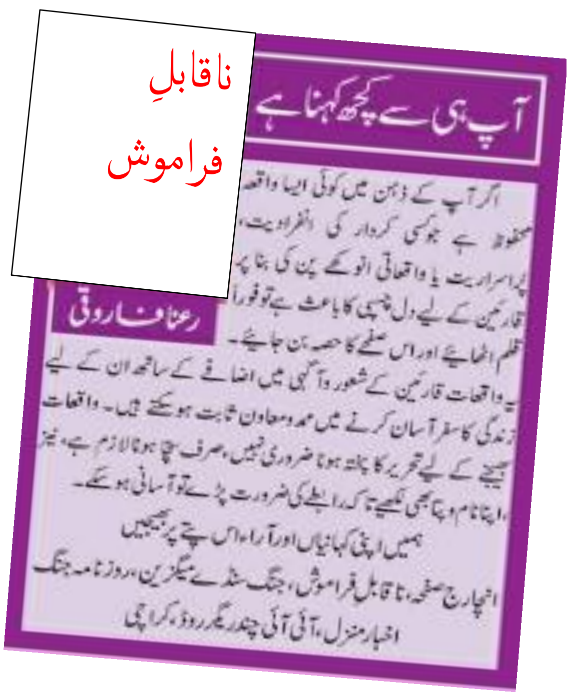

آپ ہی سے کچھ کہنا ہے

اگر آپ کے ذہن میں کوئی ایسا واقعہ محفوظ ہے جو کسی کردار کی انفرادیت، پراسراریت یا واقعاتی انوکھے پن کی بنا پر قارئین کے لیے دل چسپی کا باعث ہے تو فوراً قلم اٹھایئے اور اس سلسلے کا حصہ بن جایئے۔

رعنا فاروقی

یہ واقعات قارئین کے شعور و آگہی میں اضافے کے ساتھ ان کے لیے زندگی کا سفر آسان کرنے میں مدومعاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ واقعات بھیجنے کے لیے تحریر کا چاہتے ہوا ضروری نہیں، صرف سچا ہونا لازم ہے، نیز اپنا نام و پتا بھی لکھیے تاکہ رابطے کی ضرورت پڑے تو آسانی ہو سکے۔

ہمیں اپنی کہانیاں اور آرا اس پتے پر بھیجیں

انچارج صفحہ، ناقابل فراموش، جنگ سنڈے میگزین، روزنامہ جنگ

اخبار منزل، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی

یہ ہمارے پڑوس میں کون ہے ؟

یہ تو مسجدِ جن ہے کیوں نا پڑوس میں چکر لگا لیا جائے آپ کو ڈر تو نہیں لگ رہا نا ؟ بچپن میں رعنا فاروقی صاحبہ کی سیریز ناقابلِ فراموش نے بہت ڈرایا کبھی رات کو ان کی کہانیاں پڑھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔

مسجد جن

یہ مسجد حجون کے کنارے میں ہے اور یہ عین اس جگہ بنائی گئی ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیٹھنے کے لیے خط کھنچا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی جانب سے حکم ملا تھا کہ وہ جنوں کو قرآن سنائیں ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء پڑھی۔ پھر پلٹے تو میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور انہیں ساتھ لیے ہوئے مکہ کی پتھریلی زمین کی طرف نکل گئے (وہاں) انہیں (ایک جگہ) بٹھا دیا۔ پھر ان کے چاروں طرف لکیریں کھینچ دیں، اور ان سے کہا:

ان لکیروں سے باہر نکل کر ہرگز نہ جانا۔ تمہارے قریب بہت سے لوگ آ کر رکیں گے لیکن تم ان سے بات نہ کرنا، اور وہ خود بھی تم سے بات نہ کریں گے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں جانا چاہتے تھے وہاں چلے گئے، اسی دوران کہ میں اپنے دائرہ کے اندر بیٹھا ہوا تھا کچھ لوگ میرے پاس آئے وہ جاٹ لگ رہے تھے ، ان کے بال اور جسم نہ مجھے ننگے دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہی (ان کے جسموں پر مجھے) لباس نظر آرہا تھا، وہ میرے پاس آ کر رک جاتے اور لکیر کو پار نہ کرتے، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکل جاتے، یہاں تک کہ جب رات ختم ہونے کو آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں بیٹھا ہوا تھا۔ (جامع ترمذی # ٢٨٦١)

شہاب ثاقب اور جن

اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَةَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿الصافات # ۱۰﴾

مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو (فورا ہی) اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جن وحی سن لیا کرتے تھے اور ایک بات سن کر اس کے ساتھ دس باتوں کا اضافہ کرتے تھے، جو کچھ سنا ہوتا تھا وہ سچ ہوتا تھا اور جو اپنی طرف سے اضافہ کرتے تھے، وہ باطل ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے شہاب ثاقب نہیں گرتے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو جنوں میں سے جو بھی اپنے ٹھکانے پر آتا تھا، شہاب ثاقب جس کو لگتا اسے جلا دیتا تھا، انہوں نے ابلیس سے اس کی شکایت کی۔

اس نے کہا: ضرور کوئی نئی صورت پیدا ہو گئی ہے، تب ہی ایسے ہو رہا ہے، اس نے تحقیق کے لیے اپنے لشکر پھیلا دیئے، اچانک انہوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو پہاڑوں کے درمیان نخلہ وادی میں نماز ادا کر رہے ہیں، وہ ابلیس کے پاس آئے اور اسے اس کی اطلاع دی۔

اس نے کہا: یہی وہ واقعہ ہے جو زمین میں نیا رونما ہوا ہے۔(مسند احمد # ٦٨١٣)

جس طرح قرآن کی ہر آیت کا دوسری آیت کے ساتھ تعلق ہے ایک ربط ہے بالکل ایسے ہی سورتوں کی بھی سیٹنگ ہے ،ہر سورت کا دوسری سے تعلق ہے ۔

چونکہ ہم مسجدِ جن کے پاس کھڑے ہیں تو سورۃ الجن کی بات کرتے ہیں آپ دیکھیں گے کہ سورۃ الجن سورۃ نوح کے بعد شروع ہوتی ہے عام طور پر اس میں کوئی تعلق محسوس نہیں ہوتا سورۃ نوح ایک پیغمبر کی زندگی اور محنت کا نچوڑ بیان کرتی ہے جبکہ اس کے فوراً بعد جن بالکل ہی الگ مخلوق کا ذکر

شروع ہوجاتا ہے لیکن تھوڑا سا تدبر کریں تو سورۃ الجن کی سورۃ نوح کے بعد سیٹنگ جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہے ۔

نوح علیہ سلام نے ایک نہیں دو نہیں نو نہیں ناوے بھی نہیں بلکہ ساڑے نو سو سال تک دعوتِ حق دی لیکن قوم نہ مانی ۔

سورۃ نوح کی تلاوت کرکے جب قاری سورۃ الجن پر آتا ہے تو سورت تو وہ بعد میں پڑھے گا سورت کانام ہی اس کویہ پیغام دیتا ہے کہ اے انسان اگر تو توحید کی دعوت جھٹلائے گا اور سارے کے سارے انسان بھی نوح علیہ السلام کی قوم کے ڈبو دیے جاتے۔ نوح علیہ السلام اپنی کشتی میں اکیلے بھی ہوتے تو انسانو اللہ کو تمھاری ضرورت نہیں۔ اللہ تمھاری جگہ اور مخلوق لے آئے گا جیسے کہ اطاعت گزار جن ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿سورۃ الجن # ۱﴾

(اے محمد ﷺ) آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے ۔

یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿سورة الجن # ۲﴾

جو راہ راست کی طرف راہنمائی کرتا ہے ہم اس پر ایمان لاچکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے ۔

وَ اِذۡ صَرَفۡنَاۤ اِلَیۡکَ نَفَرًا مِّنَ الۡجِنِّ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوۡہُ قَالُوۡۤا اَنۡصِتُوۡا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوۡا اِلٰی قَوۡمِہِمۡ مُّنۡذِرِیۡنَ ﴿سورة الأحقاف # ۲۹﴾

اور یاد کرو! جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں ، پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش ہو جاؤ پھر اپنی قوم کو خبردار کرنے کے لئے واپس لوٹ گئے ۔

رسول اللہ ﷺ اپنے چند ساتھیوں کو ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف جانے کے ارادے سے چلے ان دنوں آسمانی خبر اور شیطانوں کے درمیان رکاوٹ پیدا

کر دی گئی تھی شیطان آسمانی خبریں نہ سن سکتے تھے اور ان پر انگارے پھینکے جانے لگے تھے تو شیاطین خبریں حاصل کیے بغیر اپنی قوم کے پاس واپس آئے ۔ اس پر انہوں نے پوچھا : تمہارے ساتھ کیا ہوا؟

انہوں (واپس آنے والوں) نے کہا :

ہمیں آسمان کی خبریں لینے سے روک دیا گیا اور ہم پر انگارے پھینکے گئے ۔

انہوں نے کہا :

اس کے سوا یہ کسی اور سبب سے نہیں ہوا کہ کوئی نئی بات ظہور پذیر ہوئی ہے ، اس لیے تم زمین کے مشرق ومغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ ہمارے آسمانی خبر کے درمیان حائل ہونے والی چیز (کی حقیقت) کیا ہے؟ وہ نکل کر زمین کے مشرق اور مغرب میں پہنچے ۔ وہ نفری جس نے تہامہ کا رخ کیا تھا ، گزری ، تو آپ عکاظ کی طرف جاتے ہوئے کھجوروں (

والے مقام نخلہ) میں تھے ، اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے ، جب جنوں نے قرآن سنا تو اس پر کان لگا دیے اور کہنے لگے :

یہ ہے جو ہمارے اور آسمانوں کی خبر کے درمیان حائل ہو گیا ہے ۔ اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا :

اے ہماری قوم! ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے ، اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم اپنے رب کے ساتھ ہرگز کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمدﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی :

کہہ دیجیئے : میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے کان لگا کر سنا ۔ (مسلم # ١٠٠٦)

یہ کوئی عام جنات نہیں بلکہ خاص آسمانوں سے پیغام لانے کے لیے مقرر کردہ جنات ہیں، جو کاہنوں اور نجومیوں کو خبریں لا کر دیتے تھے۔ جب نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آسمانوں کی خبر کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا تو پریشان ہوگئے لیکن اس پریشانی میں حق کی بات سنی اور ایمان لے آئے۔ جنات نے قرآن سنا ہی نہیں غور سے سنا اور ایسے سنا کہ آپس میں ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں خاموش ہوجاؤ گویا ہم انسانوں کو پیغام دے رہے ہیں کہ جب تک خاموش ہوکر غور سے قرآن نہیں سنو گے دل میں نہیں اترے گا۔

پھر جب قرآن ان کے دل میں بس گیا تو فوراً ایمان بھی لے آئے۔ ایمان ہی نہیں لائے بلکہ اپنی قوم کو بھی دعوتِ حق دی ۔نہ کوئی بحث، نہ حجت حق بات سمجھ میں آگئی تو قبول کیا ۔یہاں جنات انسانوں کے لیے رول ماڈل دکھائی دیتے ہیں ۔

حق بات سنو، مانو اور حق کا پیغام عام کرو۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنات تورات کا علم رکھتے تھے جیسا کہ کہا:

قَالُوۡا یٰقَوۡمَنَاۤ اِنَّا سَمِعۡنَا کِتٰبًا اُنۡزِلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ یَہۡدِیۡۤ اِلَی الۡحَقِّ وَ اِلٰی طَرِیۡقٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿سورة الأحقاف # ٣٠﴾

کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی رہنمائی کرتی ہے ۔

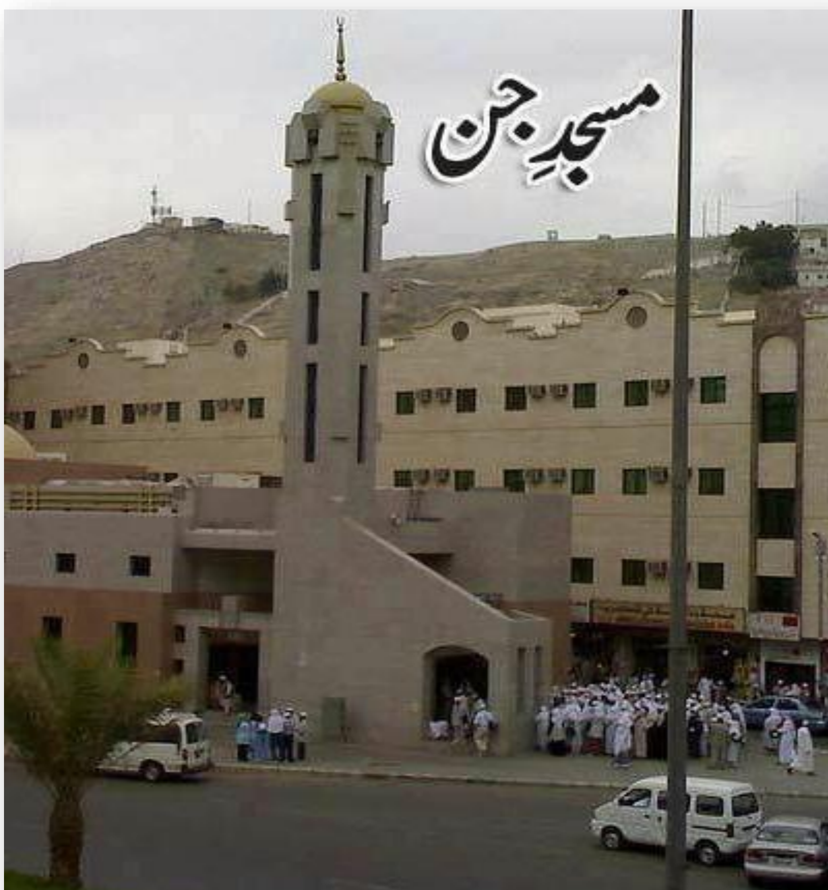

عزیزیہ والوں کی آمد

پڑوسیوں سے ملاقات کے بعد ایک اہم ملاقات باقی ہے۔ہمارے بڑے بھائی اور بھابھی ہماری بھتیجیوں اریبہ اور عفیفہ کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ۔یہ گورمنٹ پیکج ہے اور عزیزیہ میں رہائش ہے جب تک کہ عزیزیہ والے تشریف لائیں پیناڈول کی ایک اور گولی سے خود کو تازہ دم کیے لیتے ہیں ۔

عصر کے قریب مسجدِ جن کے پاس ٹیکسی سے مشرقی روایات کے امین بڑے بھیا بہن کے گھر آتے ہیں لیکن خالی ہاتھ نہیں میمن حضرات بہن سے ملنے آئیں اور خالی ہاتھ ہوں یہ ناممکنات میں سے ہے۔ کھجور اورجوس

کے تحائف تو ایک طرف اسپیشل پاکستان سے رشتہ داروں کے دیئے تحائف بھی اٹھائے چلے آرہے ہیں ۔

اب ہم بھابھی کو کہاں چھوڑنے والے ہیں جھٹ کنگھی پکڑائی اور بھابھی سے ٹائٹ چوٹیا بندھوائی ،ہم دعوی کرتے ہیں آج دنیا کی ساری مساج والی آنٹیاں اور سرٹیفائڈ بیوٹشن سب کی سب بھابھی کی اس محبت سے باندھی چٹیا کے آگے کوئی معنی نہیں رکھتیں ۔

چلیے بھابھی کے سنگ پیدل ہی حرم کی جانب چلتے ہیں۔

یہ پوری شام رات ڈنر تک بھابھی کے ہی ساتھ رہے طواف بھی کیا اور ساتھ زم زم بھی پیا ۔دورانِ طواف ہم سب کے ہاتھوں میں استاذہ محترمہ کی **قرآنی و مسنون دعائیں** ہے ۔

نمازِ مغرب میں محترم عبدالرحمن سدیس کی آواز گونجی۔

پہلی رکعت میں جو آیت منتخب کی وہ حاجیوں کی ہی شان میں سات آسمان کے اوپر سے مالک نے اتاری ہیں:

وَ اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ

﴿سورة الحج # ۲۷﴾

اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے لوگ تیرے پاس پاپیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے ۔

تلاوت کیا ہے ؟آنسو ہیں کہ اب رکتے ہی نہیں خود امام کی آواز بھی بھرائی ہوئی ہے۔حاجیوں کے موسم کے اعتبار سے چن کر آیات تلاوت فرمائی ہیں۔ مسجد نبوی اور مسجد الحرام میں ہر نماز کے بعد جنازہ ہوتا ہے اور صدا یوں بلند ہوتی ہے:

الصلواة علی الاموات یرحکم اللہ

مسجد الحرام سے باہر کی جانب آئیے تو لمبی فوڈ اسٹریٹ ہے جہاں دیسی اور ولایتی ہر طرح کے کھانے ہیں ۔ولایتی یعنی فاسٹ فوڈ کھانوں میں البیک نمبر

ون ہے ۔اس کی مقبولیت کی ایک وجہ جہاں ذائقہ اور قیمت کا بیلنس ہے وہاں حاجیوں کے رش کی وجہ یہ بھی ہے کہ البیک حاجی کے وطن میں دستیاب نہیں ۔پیزا ہٹ ، کے ایف سی ،الفروج ،ٹیکساس ان سب کی تلی چکن یعنی بروسٹ کی فرنچائز بآسانی دستیاب ہیں ۔لیکن البیک کا مزہ مکہ مدینہ میں ہی ہے ۔

ڈنر کا وقت آتے پھر حالت ڈاؤن ہے ۔بھائی مشرقی روایات کی پاسداری میں بہن کو ڈنر کروانا چاہتے ہیں گو کہ ہم پیناڈول کی برکتوں سے کھڑے ہیں لیکن ڈنر کرنے کی ہمت نہیں پاتے اور بھائی کی رعب دار شخصیت کے آگے انکار کرنے کی ہمت نہیں۔

ویسے ہی تھکن سے حالت خراب ہے مزید ڈانٹ کی گنجائش نہیں لیکن ڈانٹ قسمت میں لکھی جاچکی ہے۔ بھائی البیک میں ڈنر کے لیے جذباتی

ہورہے ہیں۔ البیک کے ذائقہ اور مشہوریت سے انکار ہمیں بھی نہیں لیکن حرم کے صحن سے ٹس سے مس ہونے کی ہمت بھی نہیں۔

بھیا کی ڈانٹ ملاحظہ کیجیے:

ہم تم سے یہ کہہ رہے ہیں ڈنر کرنا ہے یا نہیں

یہ نہیں پوچھ رہے کہ البیک دور ہے یا قریب

بس ہم صحن میں ہی بیٹھ گئے۔ اللہ خوش رکھے بھابھی نے حقِ بھاوج ادا کیا اور بغاوت کا علم بلند کرنے کے بجائے ہماری اقتدا میں حرم کے صحن میں ہی تشریف فرما

ہوگئیں۔ساتھ بھتیجیوں نے پھوپھو کا ساتھ نبھایا تو گویا خواتین کے گروپ کے آگے بھیا بے بس ہیں ۔

البیک کے آگے آج کے ایف سی جیت گیا۔حرم کے صحن میں بھائی کی طرف سے کے ایف سی پارٹی کے بعد اس وقت تک بیٹھے رہے جب تک ہڈیاں منازل بلڈنگ تک لے جانے کے لیے راضی نہ ہوگئیں۔قافلوں کے قافلے آتے رہے اور لبیک اللھم لبیک کی صدا بلند کرتے حرم میں داخل ہوتے رہے۔

وہ رحمت بر ساتی رات اور کعبہ کا منظر ،
وہ حاجیوں کا آنا اور طواف کے چکر

انڈونیشی اور ملائشی بھی ،ترکش اور چائیز بھی، تاجکستانی اور بنگالی بھی۔

ہم دیر تک بیٹھے ان قافلوں کو دیکھتے یہ سوچتے رہے اللہ ضائع نہیں کرتا وہ تو نوازتا ہے وہ تو منتظر ہے ہمارے مانگنے میں کمی ہے ہمارے رجوع کرنے میں کمی ہے۔

7

حج کی چہل پہل

آج صبح سے ہی حج کی چہل پہل ہے ہر حاجی مصروف ہے کہ اب منی روانگی کا وقت آیا چاہتا ہے۔کوئی منی جانے سے پہلے حرم میں حاضری دینے جارہا ہے کوئی آرہا ہے،ہر کوئی پیکنگ میں مصروف ہے۔

ہمارے دو سپروائزر ہیں جن میں حاجی خیل جان نے حج تمتع کی نیت کی ہے جبکہ حاجی لال جان نے حج قران کی نیت کی ہے۔ لہذا حاجی لال جان احرام میں ہی ہیں اور اتنے دن تک احرام باندھ رکھنے کی وجہ سے بچوں کے لیے حیرانگی کا سمندر بنے ہوئے ہیں۔

بچوں کی حیرانگی نبی علیہ السلام کے سفرِ حج کی داستان نے یوں دور کی کہ نبی علیہ السلام نے بھی مدینہ سے جو احرام باندھا تھا تو حج کے دنوں تک تھا۔ حجِ قران میں حاجی اپنے اسی احرام کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو ذوالحلیفہ پر باندھا تھا۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی حج داستان یوں بیان فرماتی ہیں :

ہم حجۃالوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم میں سے بعض نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارا اور بعض نے (صرف) حج کے لیے حتیٰ کہ ہم مکہ پہنچ گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا وہ قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور ساتھ قربانی بھی لایا ہے وہ

جب تک قربانی ذبح نہ کر لے احرام ختم نہ کرے اور جس نے صرف حج کے لیے تلبیہ کہا تھا وہ اپنا حج مکمل کرے - (مسلم # ۲۹۱۱)

ہم نے پیکنگ کے لیے دو الگ بستوں کا انتظام کیا ایک ہینڈ بیگ خواتین کے خیمہ کا اور دوسرا مرد حضرات کا۔ مرد حضرات کے موٹے تازے بیگ کو دیکھ کر ڈاکٹر صاحب دھل گئے کہ ایسا موٹا بستہ!

کیا پتھر بھرے ہیں ؟ یہ بستہ کون اٹھائے گا ؟

بستہ میں کیا ہے ؟

اکسٹرا احرام ،اکسٹرا چپل ،تولیہ ، اکسٹرا چشمے،بغیر خوشبو کا صابن، مزدلفہ کے لیے چٹائی، جائے نماز ، قرآن اور ٹشو بھی ہے ۔

کہنے لگے : احرام سنبھالیں گے یا بستہ؟

لہذا ہماری پیکنگ قابلِ قبول نہیں ۔

ہر حاجی کا الگ بستہ مقرر کیا تاکہ کسی پر بوجھ نہ پڑے ۔

دونوں بچوں کے اکسٹرا احرام ،چپل، چشمہ اور دعا بک یہ خود سنبھالیں گے

ہر حاجی اپنا بستہ خود اٹھائے گا۔

حاجی خیل جان صاحب نے ہر حاجی کو خاص تاکید کی کہ سامان کم سے کم رکھیں ،واپسی میں سارا سفر پیدل طے کرنا ہے لہذا سامان کے ساتھ چلنا دشوار ہوگا ۔

Urdu Story Land

احرام اور پردہ

خواتین میں جو سب سے زیادہ کنفیوژن والا معاملہ تھا وہ پردہ کا تھا ،جو سفر کے شروع ہونے سے قبل ہی ایک گھمبیر مسئلہ بنا ہوا تھا۔

ہمارے اور انعم کے بیچ جو مسئلہ سفر شروع ہونے سے پہلے شارجہ ائرپورٹ پر ڈسکس ہوا وہ حالت احرام میں پردے سے متعلق تھا۔

عورتوں کے لئے کوئی مخصوص احرام نہیں وہ جو بھی کپڑے پہنے ہوئے ہوں انھی کو بطور احرام اختیار کر سکتی ہیں البتہ نہ دستانے پہنے نہ نقاب پہنے۔

(سنن ابی داود # ۱۸۵۲)

نبی علیہ السلام کی ازواج ،امھات المومنین داستان حج یوں بیان فرماتی ہیں:

جب لوگ گزرتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنی چادر لٹکا لیتی تھیں۔

(سنن ابی داود # ۱۸۳۳)

لہذا ہم مطمئن تھے کہ جب مرد حضرات کے بیچ میں سے گزرنا پڑے گا تو اسکارف کا پلو گھونگھٹ کی طرح لٹکا لیں گے اور جب مرد حضرات نہیں ہونگے تو چہرہ کھول دیں گے ۔

خواتین کو احرام کا اسکارف باندھنے سے پہلے لازم ہے کہ اچھی طرح بالوں کو سمیٹ کر باندھ لیں تاکہ حالتِ احرام الجھن نہ ہو اس مقصد کے لئے ٹائٹ چٹیا درکار ہے اور چٹیا ہم سے آج تک نہیں بنی۔ ڈاکٹر صاحب سے درخواست کی کہ ہمیں عزیزیہ میں ٹھہری بھابھی کے پاس لے جائیں۔اس مقصد کے لئے ٹیکسی کا کرایہ پچاس ریال ہے جو کسی صورت قابلِ قبول نہیں۔چٹیا کی افادیت سے آج پہلی بار ڈاکٹر صاحب متعارف ہوئےاور یہ جان کر پریشان بھی کہ چٹیا بنانے جیسے اتنے عظیم آرٹ سے ان کی بیگم محروم ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کو پریشان دیکھ کر تسلی سے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنھا کی کہانی سنائی کہ ان کو سارے کام آتے تھے لیکن روٹی بنانی نہیں آتی تھی ان کی روٹی ہمسایہ کی خواتین بناتی تھیں جو بہت نیک تھی ۔

ہماری تسلی دلانے پر ڈاکٹر صاحب نے انتہائی مطمئن ہوکر فرمایا :

بس پھر آج آپ کی چٹیا بھی ہمسائی ہی ڈالیں گی کیونکہ جب تک ہم عزیزیہ پہنچیں گے عزیزیہ والے نکل چکے ہونگے لہذا ہمسائی کی تلاش شروع ہوئی اور پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں جتنی احادیث پڑھی تھیں وہ سب یاد آنے لگیں۔اللہ کو اپنے بندوں کی زیادہ فکر ہے۔

الحمدللہ ! ہمیں انعم جی مل گئیں ان کو اپنی پریشانی بیان کی تو وہ خود ہمارے کمرے میں آکر چٹیا ڈال گئیں اللہ ہی بہترین اجر دینے والا ہے۔

8

خیموں کا شہر

یہ وہ مقام ہے جہاں عرفہ کے دن طلوع شمس تک اور یوم نحر اور بعد والے ایام تشریق میں حاجیوں کو ٹھہرنے کا حکم ہے یہاں رات ٹھہرنے کا حکم بھی ہے یہیں حاجی شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں منیٰ حج کے دنوں میں آباد ہوجاتا ہے باقی سارا سال خالی رہتا ہے سوائے چند لوگوں کے جو وہاں رہائش پذیر ہیں ۔

آٹھ ذو الحج کو نماز ظہر سے قبل منیٰ پہنچنا مسنون ہے۔ یہاں ہر سمت خیمے ہی خیمے ہیں۔ آٹھ ذوالحج کی طرح ہمارا مکتب نمبر بھی آٹھ ہے۔ اباجی نے جب سنا کہ ہم مکتب نمبر آٹھ کے پاس بسے ہیں تو بے ساختہ کہا:

شیطان کا پڑوس ملا ہے ۔

Urdu Story Land

بالکل ایسا ہی ہے جمرات بہت ہی قریب ہے ۔

ہمارے خیمے میں چونتیس34 خواتین ہیں اور اٹیچ باتھ بھی ، کسی خاتون کو باہر مردوں سے گزر باتھ روم جانے کی زحمت نہیں اٹھانی پڑی ۔

ہر ایک حاجی کو نیا تکیہ، بستر ،نئے کمبل مہیا کئے گئے جو حکومتِ سعودیہ کی طرف سے تحفہ تھے ۔

خیمے کی رونق

منی کے خیموں میں جب اندرونی منظر دیکھا تو ہر طرف قطار در قطار بستر لگے نظر آئے۔ ان بستروں پر تھیلی چڑھے تکیے اور تھیلی چڑھے کمبل رکھے تھے۔

دوسری خواتین کی طرح ہم بھی ایک جگہ خالی بستر دیکھ کر بیٹھ گئے۔ لیکن کچھ ہی دیر بعد دل گھبرانے لگا قطار سے لگے بستر دیکھ کر ہسپتال کے زچہ بچہ وارڈ کا گمان ہونے لگا۔

کوئی خاتون لیٹی تھی اور کوئی بیٹھی۔ گرمی میں فوم کے بستر سے مزید گرمی ابل رہی تھی۔ ایسے ماحول میں قرآن و ذکر و اذکار کیسے ممکن تھا؟

ابھی ان بسترو ں کا کچھ بندوبست کرنے کا سوچ ہی رہے تھے کہ آمنہ جی کی گھٹی گھٹی چیخ نکلی:

پلیز ان بستروں کو باہر رکھ دیں۔

آمنہ جی کی آواز کیا تھی؟ آبِ حیات تھی۔ ہم نے اپنا بستر سمیٹا اور ان کے حوالے کیا کہ یہ باہر رکھوا دیں۔ پھر انعم اور نمرہ اور خود آمنہ جی ٹوٹل چار بستر باہر رکھوا کر کچھ جگہ بنی تو جائے نماز بچھائی۔ پھر کچھ دیر بعد آمنہ جی کو مزید جگہ بنانے کا خیال آیا تو چاروں کمبل بھی باہر بھجوا دیئے۔

خیمے میں خواتین کی ٹولیاں بن چکی تھیں۔ جسے آپ الگ الگ گلدان سے تشبہ دے سکتے ہیں۔ اس میں ہماری ٹولی اب لاوارث کی طرح معلوم ہوتی تھی کہ جس کے پاس نہ بستر تھا نہ کمبل۔ خالی جگہ پاکر ہر خاتون ہماری

جگہ پر آکر نماز پڑھنا اپنا حق سمجھتی تھی کیونکہ بچاری کی خود کی جگہ پر بستر بچھا تھا ہم نے کہا بھی یہ بستر باہر نکال دیں لیکن بستر ان کو جان سے زیادہ عزیز تھے۔

خواتین کی ٹولیوں میں اماں جی ہر ٹولی کی ممبر تھیں اردو نہیں آتی تھی۔ پنجابی بولتی تھیں اور انگریزی کا آئی ایم سوری بہت اچھا بولتی تھیں۔

ملنسار اماں جی ہر خاتون کے پاس جاکر انکا بائیو ڈیٹا معلوم کرنا ان کے فرائض میں شامل تھا ان کو دیکھ کر بڑی تائی امی بہت یاد آئیں ان کو ہمارے گھر میں سب جلو بائی پکارتے ہیں۔ہماری جلو بائی انتہائی ملنسار اور ہنس مکھ ان کی پیشانی پر کبھی بل نہیں دیکھے دن ہو یا رات خاندان کی عورتوں کی خدمت پر مامور خاندان میں کسی کو ہسپتال جانا ہو یہی لے کر جاتیں۔زچہ بچہ وارڈ کی ڈیوٹی انھوں نے خوب نبھائی اورر ملنسار اتنی کہ پورے وارڈ کے مریض کی خیریت دریافت کرتیں۔

تو آج ہماری خیمے کی اماں جی جب ہماری ٹولی کے پاس آکر بیٹھیں تو آدھے گھنٹے کی مسلسل جدوجہد کے بعد بھی جب ایک بات سمجھ نہ آئی تو ہماری پیٹھ پر دو ہتھڑ مار کر بولیں ایک ہی بات کیئے جا رہے ہو تم لوگ ۔

مائی ہسبینڈ ----مائی ہسبینڈ ۔

اماں جی کا محبت بھرا انداز دیکھ کر خیمے میں مسکراہٹیں بکھر گیئں۔ تھکے حاجی سارے تازہ دم ہوگئے۔ ہم نے اماں جی کو مبارک باد دی کہ انکا ہمارے پاس آنا اور ہماری گفتگو سننا رائیگا نہیں گیا۔

آئی ایم سوری کے ساتھ وہ اب انگریری میں مزید ترقی کرچکی تھیں ایک اور جملہ سیکھ چکی تھیں۔ہمارے خیمے کی رونق ہماری اماں جی ہم کو ملنساری کا درس دے گیئں کہ زبان کے فاصلوں کے باوجود دل کیسے جوڑے جاتے ہیں یہ ہنر ہم نے آج اماں جی سے سیکھا۔

خیمے کا میٹھا پھل

ہم 34 خواتین میں سے سوائے چند ایک کے کسی کو بھی نہیں جانتے تھے۔ اس لئے پریشانی تھی کہ کس طرح مزید اکھٹے رہیں گے۔

لیکن الحمدللہ !اللہ کے سارے ہی مہمانوں سے چند ہی گھنٹوں میں انسیت محسوس ہونے لگی جیسے صدیوں کی واقفیت ہو۔ صبح تہجد کے لئے ایک دوسرے کو اٹھانا ، ذکر واذکار میں دعا بک شیئر کرنا، کسی کی طبیعت خراب ہونے لگے تو فوراً اس کو پنکھے کے سامنے بٹھانا،بوڑھی خواتین کے پیر دبانا۔

یہ خیموں کا شہر کیا تھا ؟الگ ہی دنیا تھی۔

کھانے کا انتظام الگ خیمے میں تھا وہاں پہلے خواتین کی باری ہوتی جب خواتین کھانا نکال کر اپنی پلیٹیں لے کر چلی جاتیں پھر مرد تشریف لاتے

منی کے ان خیموں میں سب سے اچھی بات ہماری استاذہ صاحبہ کی کتاب ایاک نستعین اور قرآنی و مسنون دعائوں کی کتاب ہر خاتون کے ہاتھ میں تھی کسی کے ہاتھ میں نہ تھی تو وہ دوسری خاتون سے ضرور شیئر کرتی۔

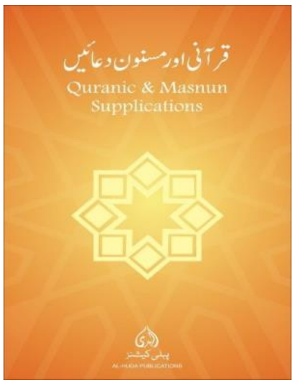

جبکہ ان میں کوئی بھی استاذہ کی اسٹوڈنٹ نہیں تھی لیکن دعا کی کتاب کسی نے تحفہ میں دی تھی۔

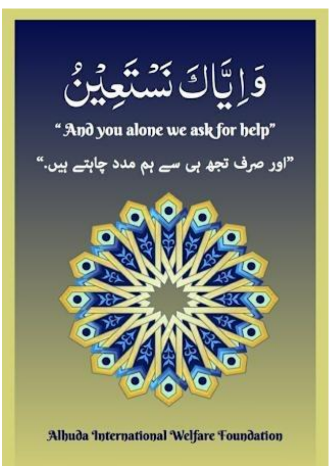

منی کے ان بابرکت خیموں میں استاذہ تو میرے ساتھ نہ تھیں لیکن ان کی کتاب مسکرا کر نیکی اور اخلاص نیت کا درس دے رہی تھی کہ خلوص کے ساتھ لگایا گیا درخت میٹھے پھل ضرور لاتا ہے۔

غشوہ کا انٹرویو

منی میں آمنہ جی سے پہلی بار ملاقات ہوئی۔ انھوں نے جس طریقہ کا حجاب استعمال کیا تھا وہ ہم اکثر عرب خواتین کے پاس بھی دیکھتے تھے اور یہ بہت عمدہ انداز تھا۔ لہذا آمنہ جی سے ان کے اس حجاب کا انٹرویو لیا ۔

انھوں نے کہا :اس کو غشوہ کہتے ہیں یہ خاص دکانوں پر ہی ملتا ہے ہر جگہ دستیاب نہیں۔

غشوہ کا لفظ اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے غشی یا غش کھانا یعنی انسان کے حواس پر پردہ آجائے ، کچھ ہوش نہ رہے،تو یہاں عربی میں چہرے کے پردے کے لئے لفظ غشوہ ہے ۔

یہ چہرے پر لٹکانے کے لئے کپڑے کا ٹکڑا ہے،اس کی تین لیئر ہوتی ہیں اور ایک میٹر تک لمبا کیا سکتا ہے ۔

اس کے لئے شیلا کا کپڑا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ گرمی نہ لگے ۔کپڑے کی تینوں لیئر کو لاسٹک سے ایک ساتھ سی دیا جاتا ہے تاکہ بآسانی پیشانی پر ٹکایا جاسکے،اب پیشانی پر ٹکانے کے بعد دو لیئر پیچھے ڈال دی جاتی ہیں کیونکہ ایک میٹر تک کا لمبا کپڑا ہے تو پیٹھ بھی ڈھک جاتی ہے۔ باقی بچی ایک لیئر چہرے پر ڈال دی جاتی ہے۔

ہم آمنہ جی کے اس غشوہ کا مادہ ڈھونڈنے لگے تو معلوم ہوا کہ یہ

غ ش و

لفظ غشوہ قرآن کریم میں کئی مقامات پر ملتا ہے

قرآن میں اس روٹ سے پوری سورت الغاشية موجود ہے۔

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴿ الغاشية ﴾

آمنہ جی کا یہ غشوۃ منی کی وادی میں قرآن پر تدبر کی نئی راہیں کھول گیا۔

9

عرفات روانگی

حج بس میں بیٹھنے سے پہلے جو فکر تھی وہ تلبیہ کی گونج کی تھی کیونکہ مدینہ سے مکہ سفر میں ہماری بس تلبیہ کی گونج سے خالی تھی لہذا ڈاکٹر صاحب سے گزارش کی کہ گروپ لیڈر سے بات کروا دیں کل عرفات لبیک کی پکار کے ساتھ جانا ہے۔ گروپ لیڈر کا کام صرف زیارت کروانا اور تین ٹائم کھانا کھلانا نہیں بلکہ حاجیوں کی باقاعدہ تربیت بھی ہونا چاہیے تاکہ زندگی کا یہ انمول سفر یہ قیمتی گھڑیاں سوتے ہوئے نا گزر جائیں۔ہماری بات ڈاکٹر صاحب کو پسند آئی لہذا گروپ لیڈر کی تلاش شروع ہوئی۔

الحمدللہ حاجی صاحب نیچے رسیپشن پر ہی مل گئے۔

ہم نے کہا: حاجی صاحب آپ سے درخواست کرنی ہے۔

بھرے جسم کے بوڑھے حاجی صاحب کھڑے ہوکر پوری طرح ادب سے متوجہ ہوئے :

جی فرمائیے۔

ہم نے کہا: جب ہم 2011 میں عمرے کی بس میں بیٹھے تھے تو ایک حبشی بھائی نے احرام باندھنے سے لے کر مسجد حرام تک مسلسل لبیک کی پکار بلند کی کہ پوری بس میں تلبیہ کی گونج تھی آنسو تھے اور خوشی تھی لیکن آج 2016 میں نہ گونج ہے نہ آنسو نہ ماحول نہ کوئی احساس۔

حاجی صاحب کو استاذہ کے سفرحج کی بھی مثال دی کہ وہ بتاتی ہیں ان کے جہاز میں جب وہ جارڈن سے حج کے لیے تشریف لے گئیں لبیک کی گونج تھی۔

عج اور ثج بہترین حج کی علامت ہیں۔

عج بمعنی شور، لبیک کی پکار، ایک جذبہ اور ثج خوب خون بہایا جائے ،خوب قربانی کی جائے وہ حج ہی کیا جو عج اور ثج سے خالی ہو۔پلیز کل ہماری بس میں بھی لبیک کی پکار کا انتظام لازم کریں۔

ہماری بات سن کر حاجی صاحب افسوس کے ساتھ گویا ہوئے:

اب وہ گونج کہاں؟ پہلے کے لوگوں میں ایک جذبہ ہوتا تھا،ایک خوشی ہوتی تھی اب تو حج بس بھی میت بس کی طرح معلوم ہوتی ہے کوئی احساس ہی نہیں!

پھر اپنا تجربہ بیان کیا:

میں بوڑھا آدمی کل حرم میں کھڑا تھا کہ اچانک ایک عورت آکر مجھ سے زور سے ٹکرائیں معلوم ہوا موبائل پر ویڈیو بنا رہی تھیں کچھ ہو ش نہیں موبائل نے مرد تو مرد عورت کو بھی کسی کام کا نہیں چھوڑا۔

ہم نے کہا:

حاجی صاحب ساری بات تربیت کی ہے

مجھے کل میت بس میں نہیں حج بس میں

بیٹھنا ہے لازم ہے کہ گروپ لیڈر تلبیہ

پڑھائے اسمارٹ فون بند کروائے اگر

ممکن نہیں تو ریکارڈنگ ہی لگادے ماحول تو بنے۔

الحمدللہ ! صبح فجر کے بعد حج بس میں حاجی صاحب کی مائیک میں آواز گونجی:

حاجی صاحبان! آپ سب زندہ ہیں الحمدللہ!

آیئے میرے پیچھے تلبیہ پڑھیں!

لبیک اللھم لبیک

زور سے آواز نکالیں یہ میت بس نہیں حج بس ہے۔

گونج میں ایک خوشی ہو بیزاری نہ ہو۔

زور سے پڑھیے!

لبیک اللھم لبیک

موبائل سے نہ کھلیں!

یہ عظیم گھڑیاں ہیں ،زیادہ سے زیادہ

لبیک پکاریں!

آواز بلند کریں!

حاجی صاحب کا اسٹائل دیکھ کر ڈاکٹر صاحب اور بچے مسکرانے لگے اور تلبیہ کی آواز تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی تھوڑی سی توجہ سے میت بس حج بس میں بدل گئی۔

حاجی صاحب پر اللہ برکت نازل کرے عرفات تک بس میں ایک گونج تھی، ایک خوشی تھی، آنسو تھے اور جوش۔

مندی اور بلوچ خاتون

نو ذو الحج بعد نماز فجر لبیک کی گونج کے سائے میں ہم سب حاجی عرفات پہنچے عرفات کے خیمے کو ائیر کولر نے ٹھنڈا کر رکھا ہے ۔حکومتِ سعودیہ کی جانب سے حاجیوں کا خیر مقدم ناشتہ باکس سے کیا گیا۔جس میں کیک کا پیکٹ ، نمکین اور میٹھے بسکٹ کے پیکٹ ، ایک سینڈوچ ،ایک جوس شامل ہے۔

سب اپنے اپنے ناشتے سے فارغ ہوکر ذکر واذکار میں مصروف ہوگئے اور مسجد نمرہ میں خطبہ سننے کی طلب والے مسجد کی جانب روانہ ہوئے ۔دل تو ہمارا بھی بہت تھا لیکن ڈاکٹر صاحب نے حکمت سے کام لیا اور سمجھایا کہ بچے ساتھ ہیں دھوپ اور گرمی کی شدت بہت ہے اگر بچوں کی طبیعت خراب ہوئی تو آگے مشکل ہوجائے گی لہذا صبر کرکے اپنے خیمے ہی میں بیٹھے رہے

کہ خیمے میں بھی الحمدللہ خطبہ سننے کے لئے فل اسکرین ٹی وی نصب ہے۔

خطبہ سے پہلے حکومتِ سعودیہ کی طرف سے لنچ پیش کیا گیا یہ عربوں کا روایتی کھانا مندی ہے۔ جو خاص مہمانوں کے لئے ان کی دعوت کا لازمی جز ہوتی ہے۔ اس کے بغیر دعوت نامکمل تصور کی جاتی ہے۔ بالکل ایسے جیسے ہمارے ہاں بریانی دعوت کی جان ہوتی ہے اور بریانی کی دیگ شادیوں میں دلہن سے بھی زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

مندی عربوں کا روایتی کھانا ہم اللہ کے مہمانوں کی خدمت میں روایتی انداز میں بڑے سے تھال میں پیش کیا گیا۔تھالوں کا حجم اتنا بڑا ہے کہ چھ خواتین دائرہ بنا کر کھا سکتی ہیں پلیٹوں کا مندی کھانے میں کوئی

کام نہیں۔ چاولوں کے اوپر اونٹ کی بڑی سی بوٹی کا ٹکڑا بھون کر سلیقہ سے رکھا ہوا تلے ہوئے سموسے کے ساتھ ہم حاجیوں کی بہترین مہمانی کی گئی۔ مہمانوں کی تکریم میں گوشت کو بھوننے کی یہ سنت عربوں نے ابراہیم علیہ السلام سے سیکھی ہے۔

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿سورة هود # ٦٩﴾

اور ابراہیم کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لیے ہوئے پہنچے کہا تم پر سلام ہو ابراہیمؑ نے جواب دیا تم پر بھی سلام ہو پھر کچھ دیر نہ گزری کہ ابراہیم ایک بھنا ہوا بچھڑا (ان کی ضیافت کے لیے) لے آیا۔

کیونکہ کچھ خواتین مسجد نمرہ گئی تھیں اس لئے ہمارے تھال میں صرف تین خواتین رہ گئیں۔اس لئے دوسری خواتین کو تھال میں شامل کرنے کے لئے خیمے میں نظر دوڑائی تو بلوچ خاتون خوبصورت بلوچی لباس میں ملبوس نظر آئیں۔ ان کو اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی ۔

بلوچ خاتون ہماری دعوتِ تھال میں خوشی سے شریک ہوئیں اور اس وقت تک نوالہ منہ میں نہ ڈالا جب تک ہم نے نہ ڈال لیا۔گویا جس طرح ہمیں اچھا نہ لگا کہ وہ اکیلی کھانا کھائیں۔ تو اب انھوں نے بھی حقِ طعام یوں ادا کیا کہ ہمارے نوالہ منہ میں ڈالنے کے بعد پھر خود کھانا شروع کیا۔

بلوچ خاتون کے اس اعلی اخلاق نے ہمیں عرفات کی زمیں پر یادوں کی چوکھٹ میں لا کھڑا کیا:

ہمارا جوائنٹ فیملی سسٹم ہماری تربیت گاہ تھا ،ہم گراؤنڈ فلور پر رہتے تھے جس کی تقسیم اس طرح تھی کہ دوکمرے چچی کے دو کمرے امی کےاور اس کے درمیان دو کمرے دادی کے یعنی دادای ماں اپنے دونوں بیٹوں کے درمیان تھیں ۔ان کی پلنگ کی کھڑکی پر دو گھنٹیوں کی سوئچ معلق ہیں۔جس بہو کو بلانا ہوتا دادی ماں کی انگلی ہوتی، سوئچ ہوتا اور پلک جھپکتے

بہو کی حاضری۔دادی ماں چچی کے ساتھ کھانا کھاتیں اور جب چچی جان میکے تشریف لے جاتیں تو دادی ماں ہمارے ساتھ کھانا کھاتیں۔

دادی ماں کا ہمارے پورشن میں آنا ،ہمارے ساتھ کھانا کھانا، درحقیقت ہماری تربیت کی سیڑھیاں تھیں ۔جب تک دادی ماں ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھ نہ جاتیں ہم سب بھائی بہن کھڑے رہتے۔ دادی کے بیٹھنے کے بعد اپنی اپنی کرسی پر بیٹھتے۔ پھر جب تک دادی اپنی پلیٹ میں کھانا ڈال نہ لیتیں اس وقت تک ہم بھی انتظار کرتے ۔ دادی ماں کے پہلا نوالہ لینے کے بعد پھر ہم کھانا شروع کرتے۔

تو آج بلوچ خاتون کا یہ حقِ طعام دادی ماں کی یاد کا سبب بنا اور حلق نوالہ اتارنا جیسے بھول ہی گیا۔

یا اللہ !دادی جان کی فردوس اعلی میں مہمانی کر!

بچپن میں آدابِ طعام کے حوالے سے ایک حدیث بہت یاد کروائی گئی جس کا مفہوم ہے کہ

اپنے سامنے سے کھانا کھاؤ۔

پلیٹوں میں کھانا کھانے سے اس حدیث کا وہ فہم اور گہرائی نصیب نہیں ہوتی جو تھال سسٹم سے ملتی ہے کیونکہ پلیٹ اپنی ذاتی ہے جہاں مرضی چاہے ہاتھ ماریں لیکن تھال سب کا ہے۔ آپ کو اپنے سامنے سے ہی کھانا ہے آپ بیچ میں یا کسی اور کے کھانے کی طرف ہاتھ نہیں مار سکتے کہ یہ معیوب سمجھا جائے گا۔

ہمارے مونٹسری سسٹم میں بچوں کو شیئرنگ کا سبق یوں سکھایا جاتا ہے کہ بچوں کا لنچ آپس میں ایک دوسرے سے شیئر کروایا جاتا ہے تاکہ بچوں میں آپس میں محبت اور لین دین کا شعور پروان چڑھے ۔

مندی کا تھال سسٹم اس طرح کے نظام تعلیم کے لئے انتہائی مفید ہے ۔
بچے نہ صرف مل جل کر کھانا سیکھیں گے بلکہ محبت اور اخلاق کا نہ ختم
عربوں کا یہ روایتی تھال سسٹم ہمیں ہونے والا سفر طے کریں گے۔
اخلاقیات کا درس تو دے ہی گیا ساتھ یہ نصیحت بھی کر گیا کہ آپس میں
اگر محبت اور اپنائیت بڑھانی ہو تو مجھے رواج دو ۔

بلوچی لباس کی کہانی

عرفات کی زمین پر عرب کی روایتی مندی کے لنچ میں ہماری شریکِ تھال بلوچ خاتون اپنے ثقافتی لباس میں ملبوس تھیں۔ ہلکے گرے رنگ کے اوپر انتہائی نفاست کے ساتھ لال اور کالے رنگ کے دھاگے سے بلوچی کڑھائی بہت ہی جچ رہی تھی۔ڈھیلا ڈھالا بڑے جیب والا لمبا فراک اور کڑھائی والے پائنچے لمبا سا ڈوپٹہ باڈر بھرا ہوا۔

ڈھیلا ڈھالا فراک ہماری دادی ماں اور نانی ماں بھی زیب تن کرتیں لیکن ان کو ہمیشہ سفید لباس میں دیکھا۔ اس فراک کو میمنی زبان میں آبھو کہتے ہیں۔

یوم عرفہ کا اہتمام دادی ماں بھی بہت زیادہ کرتیں۔ روزہ رکھنا اور اس دن اپنے پلنگ پر نئی چادر بچھانا اور پھر خود بھی تیار ہوتیں۔

اپنی لوہے کی ہرے رنگ کی الماری جو انتہائی سلیقے سے ترتیب دیتی تھی اپنا سفید آبھو نکالتیں۔اس کے ساتھ انتہائی نفیس کڑھے ہوئے پائنچوں والی شلوار ہلکے گلابی یا ہلکے جامنی رنگ کی کنٹراس کرکے پہنتیں اور پھر بٹن پٹی پر بہت ہی خوبصورت سونے کے بٹن کو بٹن پٹی کے کاج میں ڈالیتں اور آخر میں سر پر وائل کا سفید ڈوپٹا۔

لیں جی ہماری دادی جان یوم عرفہ کے لئے تیار ۔

اور ہم دادی جان کو ٹی وی کے سامنے لے جانے کے لئے بے چین کے اب حج کا خطبہ شروع ہونے والا ہے۔دادی جان عربی نہ سمجھتے ہوئے بھی خطبہ کے احترام میں ٹی وی کے سامنے بیٹھی رہتیں ساتھ میں اپنی حج کی داستان بھی سناتی جاتیں۔دادی جان کاہم کو اپنی حج کی داستان سنانا درحقیقت ہماری تربیت کی کڑیاں تھیں جو بچپن سے ہی شعائر اللہ کی محبت دل میں راسخ کر گئیں ۔

جدید سائنسی تحقیق ہے کہ ذہنی تناؤ اور اعصاب کو سکون پہنچانے کے لئے انسان کو چاہیے کہ وہ ہینڈ رائٹنگ کرے۔اسی مناسبت سے اکثر خیال آتا تھا کہ ہماری بغیر پڑھی لکھی خواتین اپنے اعصاب کو سکون دینے کے لئے سوئی دھاگے سے کشیدہ کاری کرتی ہونگی اور پھر نت نئے ڈیزائن اور پارچہ جات وجود میں آتے ہونگے اور اس کڑھائی کے کام نے ایک فن و آرٹ کی شکل اختیار کر لی ہوگی ۔ واللہ اعلم۔

ہمیں ہمیشہ سے ہاتھ کی کڑھائی والے کام اپنی جانب متوجہ کرتے ہیں اور یہ نفیس کام جیسے دل میں ہی اتر گیا تو خاتون سے ان کے لباس کی تعریف کر ہی ڈالی۔تعریف سن کر خاتون کا چہرہ کھل اٹھا۔ساتھ ہی اپنی بلوچ نما اردو زبان میں اپنے لباس کی کہانی یوں بیان کی:

امارا بھابھی جا رہا تھا بازار تو ام کو فون کیا کہ ام بازار جاتا ہے کچھ منگوانا ہے ؟

ام نے بولا امارے لئے دو سوٹ لینا ۔

تو اس سوٹ میں یہ پورا ہاتھ کا کام ہے اس کی قیمت 50 000 ہے

یہ دو سال پہلے کا بات ہے ۔ ام نے ان دو سوٹ میں سے جو اچھا تھا وہ آج یوم عرفہ کے لئے رکھ دیا اور دوسرا سوٹ بیٹے کی شادی کیا تو پہنا ۔جب تو امارا حج کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن دل میں تمنا تھا تو اللہ نے پورا کیا۔ آج بہت بڑا دن ہے۔اسی دن کے لئے یہ سوٹ رکھا تھا ام نے یہ سوٹ پہلے کبھی نہیں پہنا۔ سوچا تھا حج پر جائے گا تو پہنے گا آج اللہ نے پہننا نصیب کیا۔ اللہ کا بہت احسان ہے۔

خاتون کے لباس کی کہانی کیا تھی ؟

سوچ کے نئے دریچے کھول گئی ،ہم کتنی تمنائیں کرتے ہیں، کتنی خواہشات پالتے ہیں، کتنے ارمان رکھتے ہیں ،دامادوں کا ابھی معلوم نہیں ہوتا اور بیٹی کے جہیز کی پیٹیاں تیار کرتے ہیں ،بہو کی خبر ہوتی نہیں اور کتنا پہلے سے ہی زیورات خرید لیتے ہیں۔

تو جب حج کی خبر ہوتی نہیں تو مالک کی محبت میں ،یوم عرفہ کے عظیم دن کی محبت میں ، بلوچ خاتون کی طرح پہلے سے حج کا سوٹ کیوں تیار نہیں کرتے ؟حج کے سامان کا بیگ کیوں اس یقین سے نہیں بھرتے کہ اس سال مالک میری باری ہے۔

بلوچ خاتون کے لباس کی کہانی سوچ کو ایک نیا رخ دے گئی اور اماں ہاجرہ یاد آئیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام ان کو تنہا مکہ میں چھوڑ کر جارہے تھے تو صرف اتنا کہا :

آپ کو اس کا حکم اللہ نے دیا تو اللہ یقینا ہمیں ضائع نہیں کرے گا

یہ اماں ہاجرہ کا یقین ہی تو تھا کہ اللہ نے ضائع نہیں کیا۔

آج یہ بہتا زم زم حاجی کو اسی یقین کا تو درس دیتا ہے جو اماں ہاجرہ کو اپنے اللہ پر تھا۔

تو ہم کیوں اس یقین کا سفر طے نہ کریں۔ اپنی حج کی تیاری آج سے نہ کریں۔ اس یقین کے ساتھ کہ اس سال مالک میری باری ہے۔

ان شاء اللہ

ہماری تھال شریک بہن ء کا نفیس لباس صرف دل میں ہی نہیں اترا بلکہ جاتے جاتے سوچ کا زاویہ بدلتا گیا ایک نیا رنگ دے گیا۔

خطبہ حج

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہجری کو اسی میدان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور آج ہزار سال بعد اسی میدان میں ساڑے اٹھارہ لاکھ حاجی لبیک لبیک کی صدا بلند کر رہے ہیں ۔

آج تو ہم خطبہ ٹی وی اسکرین پر سن رہے ہیں اور اسپیکر کا بھی عمدہ انتظام ہے،لیکن ہزار سال پہلے اسپیکر کا انتظام کہاں ہے ؟

یہ کون ہیں ؟

یہ ربیعہ بن امیہ بن خلف رضی اللہ عنہ ہیں جو اپنی بلند آواز سے لوگوں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پہنچا رہے ہیں ۔

رسول ﷺ خطبہ سے فارغ ہوچکے تو اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ

الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ﴿سورة المائدة # ۳﴾

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا۔

پھر کئی سال گزرے عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے امیر بن گئے تو ایک یہودی نے ان سے کہا :

اے امیرالمؤمنین! تمہاری کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو۔ اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس (کے نزول کے) دن کو یوم عید بنا لیتے۔

آپ نے پوچھا : وہ کون سی آیت ہے؟

اس نے جواب دیا :

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ

اَلۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ﴿سورة المائدة # ٣﴾

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا ۔

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ہم اس دن اور اس مقام کو خوب جانتے ہیں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں جمعہ کے دن کھڑے ہوئے تھے۔ (صحیح البخاری # ٤٥)

اسی میدان میں ایک باحکمت خاتون بھی ہیں ۔

یہ کون ہیں ؟

یہ ام الفضل رضی اللہ عنھا ہیں ۔

یومِ عرفہ جب لوگ شک میں پڑگئے کہ رسول ﷺ نے روزہ رکھا ہے یا نہیں تو اس وقت ام الفضل نے ایک دودھ کا پیالہ آپ کے پاس بھیجا۔

آپ عرفات میں اونٹ پر سوار تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پی لیا - (صحیح البخاری # ۱۹۸۸)

تو یہ تھیں با حکمت صحابیات رضی اللہ عنھا کہ کیسے احسن طریقے سے لوگوں کا شک دور کیا لوگ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور کسی شک و وہم کی گنجائش باقی نہ رہے کیونکہ آگے انھی اصحاب نے جاکر نسلوں کو حج کے احکامات اور طریقے سکھانے ہیں -

خطبہ حج کے لئے خیمے میں ہی بڑی اسکرین کا ٹی وی نصب ہے۔ لیکن یہ سہولت ہر خیمے میں نہیں لہذا آس پاس کے خیمے والے بھی خطبہ سننے کے لئے حاضر ہیں گو کہ خطبہ عربی میں ہے لیکن خواتین بضد ہیں کہ انگریزی ترجمہ لگایا جائے تاکہ سمجھ میں آسکے۔

لیکن ہمارا دل عربی زبان میں اٹکا رہا لہذا درخواست کرکے عربی زبان 5 منٹ کے لئے لگوائی کہ اصل تو بہر حال اصل ہے۔ نبی علیہ السلام نے اسی

جگہ انھی گھڑیوں میں عربی زبان میں ہی خطبہ دیا تھا۔ عربی کی الگ ہی لذت اور تاثیر ہے۔دادی ماں کے ساتھ بھی تو عربی ہی سنتے تھے اور عربی زبان کا ادب بھی انھی سے سیکھا لیجئے ۔آج آپ کی خدمت میں اردو زبان میں خطبہ حاضر ہے۔اس دعا کے ساتھ پڑھئے کہ ان شاء اللہ آنے والے سال میں میدان عرفات میں سننا نصیب ہو ۔

حج 2016 کا مکمل اردو ترجمہ

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس

ترجمہ: محمد عاطف الیاس، مولانا اجمل بھٹی ریسرچرز ،پیغام ٹی وی

نظر ثانی: حافظ یوسف سراج ، ہیڈ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ ،پیغام ٹی وی

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں،اسی سے معافی مانگتے ہیں، اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔اپنے نفس کے شر سے اور اپنی بد اعمالیوں سے اللہ ہی کی پناہ میں آتے ہیں۔اس کا کوئی شریک نہیں ۔

جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ رب العزت گمراہ کر ڈالے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف اسی انداز میں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ کی خوب تعریف بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ یقیناً ہم تیری تعریف کما حقہ ادا نہیں کر سکتے اور اے اللہ ہم کبھی کما حقہ تیرا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ بہرحال ہم اللہ کی اتنی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے آسمان کا ہر گوشہ زمین کا ہر کونہ اور سمندر و خشکی کا ہر ذرہ بھر جائے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ وہ واحد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ کی بے شمار رحمتیں ، بے بہا برکتیں اور ان گنت سلامتی نازل ہو آپ ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل اور تمام صحابہ کرام پر۔

بعد ازاں !

لوگو! میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں۔اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ (آل عمران:102)

لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیے اُس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔ (النساء:1)

اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ (احزاب:81-80)

اے ابن آدم! تم ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔یاد رکھو! قیامت کے بے حد طویل دن میں تمھیں اس کا ثمرہ ملے گا اور آج کی اس محنت سے تم اس سخت دن میں خوش ہو جاؤ گے۔

یاد رکھئے ! اگر انسان کو زندگی اور جہان کی تمام آسائشیں یکجا ہو کر بھی میسر آ جائیں لیکن اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت آدمی تقویٰ سے خالی ہو تو اسے زندگی کی تمام آسائشوں کا ذرہ بھر فائدہ نہیں ہو سکے گا۔

اے امت اسلامیہ!اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین میں ایک دوسرے کا جانشین اور خلیفہ بنا کر بے پناہ عزت اور شرف عطا فرمایا ہے۔ اللہ کا فرمانِ ذیشان ہے:

میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ (البقرۃ:30)

اللہ تعالیٰ کا انسان کو زمین میں خلیفہ اور جانشین بنانے کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ زمین میں تعمیر و اصلاح کا کام کرے۔نیکی اور بھلائی کا حکم دے اور

برائی سے روکے۔لوگوں کے درمیان عدل قائم کرے۔اللہ تعالیٰ نے بہت سے رسول مبعوث فرمائے ہیں تاکہ وہ عظیم پیغام لوگوں تک پہنچائیں اور یوں لوگوں کے پاس اپنی غلط روش اور گمراہی کی کوئی حجت اور دلیل باقی نہ رہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

یہ سارے رسول خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ اُن کو مبعوث کردینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے۔ (النساء:165)

اللہ تعالیٰ نے اپنے ان مبعوث کردہ رسولوں کی تائید بڑی عظیم نشانیوں اور معجزات سے فرمائی ہے جو ان انبیاء کی نبوت کی سچائی پر بڑی واضح دلالت کرتی ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا۔(الحدید:25)

پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کی طرف ہمارے پیارے نبی محترم ، رسول مکرم، ساری اولادِ آدم کے سردار، تمام نبیوں کے امام اور خاتم النبین حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

ہم نے تمہیں گواہ بنا کر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

(الاحزاب:45)

آپ ﷺ سچے اور کھرے دین اسلام کے ساتھ مبعوث فرمائے گئے جس نے لوگوں کے لیے زندگی کا ہر راستہ روشن کر دیا اور خالص توحید کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اسی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو شرک کی آلودگی اور اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مارنے سے بچا لیا۔ دین اسلام کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے جیسی مخلوق کی غلامی سے آزاد فرما کر خالق حقیقی کی غلامی سکھائی ہے۔ یوں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے واضح ہدایت کا دروازہ کھولا اور کامیابی کی راہ کی طرف بہترین رہنمائی فرمائی ہے تاکہ لوگ ادھر ادھر رائیگاں بھٹکنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف یکسو ہو کر متوجہ ہو

جائیں،اور یوں اپنی پیدائش کا حقیقی مقصد اور تخلیق انسانی سے وابستہ اللہ کی مقدس حکمت پوری کریں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

میں نے جن اور انسانوں کو اِس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔ (الذاریات:56)

اسی طرح فرمایا:

ہم نے تُم سے پہلے جو رسُول بھی بھیجا ہے اُس کو یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے، پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو۔ (انبیاء:25)

دیکھئے، اس آیت مبارکہ سے کس قدر توحید کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ دراصل توحید ہی لوگوں کے ذمے اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اسی کے لیے رسولوں کو مبعوث کیا گیا اور اسی کی خاطر کتابیں نازل کی گئیں۔

سو اے اللہ کے بندے! اپنے یکتا خالق کے منفرد و ممتاز راستے پر یکسوئی سے گامزن ہو جا۔ میرا مطلب ہے کہ حق اور ایمان کی راہ پر یکسو ہو جا۔

اسلام دین حق لے کر آیا ہے۔ چنانچہ اب کسی مسلمان کو قطعاً زیب نہیں دیتا کہ وہ اس دین میں شک کرے۔یاد رہے! اب اللہ تعالیٰ دین اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین قبول نہیں فرمائے گا۔

اے بیت اللہ کے حاجیو! وہ وقت یاد کیجے کہ جب میرے اور آپ کے عظیم نبی محمد ﷺ ٹھیک اسی عظیم جگہ پر قیام پذیر ہوئے تھے۔اسی مقدس جگہ پر کھڑے ہو کر آپ ﷺ نے حقوق انسانی کا واضح منشور یعنی حجۃ الوداع کا عظیم خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ جس میں آپ ﷺ نے دین اسلام کے بنیادی ارکان واضح فرمائے تھے اور جاہلیت کی خرافات ختم کرنے کا واضح اعلان فرما دیا تھا۔ اس خطبے میں رسول مکرم ﷺ نے لوگوں کی جانیں انتہائی محترم قرار دی تھیں۔ آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا تھا:

آج دین کامل اور مکمل ہو گیا۔ دین کے تمام احکام بالکل واضح ہوگئے۔اللہ تعالیٰ کی نعمت پوری ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے اس دین کو لوگوں کے لیے پسند

فرما لیا اور پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو الوداعی کلمات سے ایسے اشارے دیئے کہ جس سے لگتا تھا یہ اس طرح کی آخری ملاقات ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔ (المائدہ:3)

نبی کریم ﷺ نے اس مبارک دن میں کیسا عظیم خطبہ ارشاد فرمایا اور کیا ہی عمدہ نصیحتیں فرمائیں۔ گو یہ ایک مختصر خطبہ تھا تاہم دین کے تمام اصول اس میں سمٹ آئے تھے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کے ذہنوں میں دین اسلام کے اصول راسخ فرما دیئے تھے۔ اور بڑے اور بنیادی اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے جزئیات اور تفصیلات کی طرف بھی اشارہ فرما دیا تھا۔

یقینا آپ ﷺ نے لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لانے کے لیے بڑی محنت اور کوشش فرمائی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ایک نئی اور توانا امت جنم لے جو واضح اہداف کی حامل ہو اور جو عظیم اصولوں پر عمل پیرا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو انسانوں کی گمراہی کے بعد ہدایت عطا فرمائی، انتشار اور تفرقے کے بعد اجتماعیت اور اتحاد نصیب فرمایا اور جہالت کے بعد علم و دانش عطا فرمائی۔ آپ ﷺ نے خطبۂ حجۃ الوداع میں حقوق انسان واضح فرمائے اور آزادی کا مفہوم بھی متعین فرما دیا۔ انسانی عزت و کرام کے اصول واضح فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

سنو! تمھارا خون، تمھارا مال اور تمھاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابلِ احترام ہیں جس طرح اس ملک اور اس شہر میں یہ دن حرمت والا ہے۔

اسلام نے ان پانچ ضروری چیزوں کی حفاظت یقینی بنائی ہے جس کے بغیر انسان کی زندگی ٹھیک طرح چل ہی نہیں سکتی۔اسلام نے دین، جان، مال،

عقل اور عزت پر حملہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ اسی لیے ہے تاکہ لوگ امن وامان اور اطمینان کے ساتھ زندگی جی سکیں۔ دنیا وآخرت کے لیے اطمینان سے کام کر سکیں اور سارا معاشرہ سیسہ پلائی دیوار کی طرح اتحاد واتفاق کے ساتھ قائم اور استوار رہ سکے۔ تاکہ لوگوں کے احوال سنور جائیں اور ان کے معاملات درست ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے اپنے عظیم خطبے میں مسلمان عورت کے بارے میں بھی نصیحت فرمائی۔ اس کے حقوق اور فرائض واضح فرماتے ہوئے یہ بھی واضح فرما دیا کہ ایک مسلمان عورت کو کیا ادا کرنا ہے اور بدلے میں کیاوصول کرنا ہے۔

اے مسلمانو! اسلام نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ اولادِ آدم ہونے کے لحاظ سے سب لوگ ایک جیسے ہیں۔ سب کے حقوق اور واجبات بھی ایک ہی جیسے ہیں۔ کسی عربی اور عجمی میں تقویٰ کے سوا کوئی فرق نہیں۔ کسی کو

کسی پر کوئی نسبی یا نسلی برتری نہیں۔ کسی کو بر بنائے رنگ بھی کسی دوسرے پر کوئی برتری نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

لوگو! تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمھارا باپ بھی ایک ہی ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنائے گئے تھے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

حقیقت میں اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ (الحجرات:13)

کسی عربی کو کسی عجمی پر تقویٰ کے علاوہ کوئی فضیلت نہیں۔

اسی طرح اسلام کا اقتصادی نظام بھی بڑا منفرد اور شاندار ہے۔اس میں لوگوں کی انسانی اور فطری ضروریات کا خیال بڑے توازن کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ جس کی مثال کسی دوسرے نظام میں نہیں ملتی۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

جو مال اللہ نے تجھے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر اور دُنیا میں سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر۔ (القصص:77)

اسلام نے مالی لین دین کے عظیم اور مفید اصول وضع کیے ہیں جو سچائی اور عدل واحسان پر مبنی ہیں۔ ظلم، جہالت، دھوکے بازی، مکاری اور فریب کاری جیسی خرافات اور انسانوں کو گھاٹے میں ڈالنے والے معاملات سے روکتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

دو تجارت کرنے والے اپنے معاملے میں اس وقت تک آزاد ہیں جب تک وہ سودا کر کے الگ نہ ہو جائیں۔ اگر وہ سچائی کی بنا پر تجارت کریں گے اور زیر تجارت چیز کے عیب و اوصاف بیان کردیں گے تو ان کے سودے میں برکت شامل کر دی جائے گی۔

اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

جو دھوکہ دہی کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے اور لوگوں کے مال نا جائز طریقوں سے ہتھیانے سے بھی روکا ہے۔اسلام میں باہمی معاشرتی ذمے داریوں کی بڑی اہمیت ہے۔ اسلامی نظام صرف مادی چیزوں تک محدود نہیں ہے بلکہ وہ معاشرے کی تمام تر انفرادی اور اجتماعی، مادی اور روحانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔ (المائدہ: 2)

اسی طرح فرمایا:

مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ (التوبہ:71)

تکافل یعنی باہمی ذمے داریوں کا دائرہ انتہائی وسیع ہے اور اس میں تمام لوگ اپنی ذمے داریوں سمیت سما جاتے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

لوگو ! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔ (حجرات:13)

پھر اس میں نیکی اور بھلائی کی تمام شکلیں بھی شامل ہیں۔ اسلام نے والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ احسان والا معاملہ کرنے کی بھی بڑی تلقین فرمائی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو ۔ (الاسراء:23)

اسلام نے رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے سے بھی منع کیا ہے اور رشتہ داری توڑنے والے کو بد ترین وعید سنائی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

اب کیا تم لوگوں سے اِس کے سوا کچھ اور توقع کی جا سکتی ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے تو زمین میں پھر فساد برپا کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹو گے؟ (محمد:22)

اسلام میں ہمسائے کے حقوق کا بھی خوب خیال رکھا گیا ہے۔ خاص طور قرابت دار ہمسائے کے حقوق کی طرف اور زیادہ توجہ دلائی گئی ہے۔ عام طور پر تمام ہمسایوں کے حقوق کی تلقین کی گئی ہے۔ فرمان نبوی ہے:

جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے۔

اسلام نے انسانی جان کی حفاظت کو بھی پوری طرح یقینی بنایا ہے چنانچہ اس نے انسانی خون کو بہت زیادہ محترم قرار دیا ہے۔ دین میں جان کی حفاظت کو ایک عظیم مقصد بنایا گیا ہے۔ چنانچہ اسلام نے حکمرانوں کے خلاف بغاوت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ اسلام نے افراد کی تمام انفرادی اور اجتماعی مشکلات کا حل پیش کیا ہے اور ہر معاملے میں شرعی حدود وقیود

واضح کر دی ہیں۔ جو قطعی ، حتمی اور ناقابل تبدیل ہیں اور جن کو درست اور مفید ماننے پر آج کی جدید دنیا کا ہر شخص بھی مجبور ہیں، یہی حدود قیود ہیں جو اسلامی معاشرے میں مجرموں کو جرم سے روکے رکھتی ہیں اور مفسدوں کو مقررہ حدود سے تجاوز کرنے کی اجازت نہیں دیتیں اور یوں اس طرح سے یہ اصول وضوابط زمین پر عدل قائم کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ چنانچہ اسلام نے ان اصولوں پر عمل کرنا لازم قرار دیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اُس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔ (المائدۃ:32)

اسلام ہی وہ معتدل اور متوازن طریقہ لے کر آیا ہے کہ جس کے ذریعے سے بھلائیاں حاصل ہو جاتی ہیں اور برائیاں کافور ہو جاتی ہیں۔ اسلام نے تعمیر

وترقی اور فلاح و بہود کا حکم دیا ہے اور تعمیر وترقی کے تمام اسباب و وسائل اپنانے کی نصیحت فرمائی ہے تاکہ مسلمان اپنے دینی اصول اسلام پر قائم رہتے ہوئے ہر جدید دور کے ساتھ چل سکیں اور جدید چیزوں کو سمجھ سکیں۔ اسی طرح اسلام نے فساد پھیلانے والے تمام ذرائع سے رکنے کا حکم دیا ہے اور اسلام کے عظیم مفادات کا خیال کرتے ہوئے ادنی مفادات کو نظر انداز کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح دین اسلام کے مفادات، امت کی اجتماعی کمائی ، اس کے مستقبل اور اس کی ناموس کا خیال نہ کرنے والے کو دنیا وآخرت کی بد ترین وعید سنائی ہے اور ان مفادات پر اثر انداز ہونے سے روکا ہے۔

اے مسلمان حکمرانو !اے امت اسلامیہ کے لوگو!

کیا شک ہے کہ آج ہماری امت اسلام اپنی تاریخ کے انتہائی مشکل مرحلہ سے گزر رہی ہے۔ان حالات میں ہم پر لازم ہے کہ ہم تمام اختلافات چھوڑ

کے اکٹھے ہو جائیں اور دل و جذبات میں ایک دوسرے کا خیال رکھیں، کسی بھی معاملے میں کوئی سا بھی موقف اختیار کرنے سے پہلے باہم مشورہ کر لیں، معاملات کو دیکھنے کا انداز ایک سا کر لیں اور اپنی کوششوں کو ہم آہنگ کر لیں تاکہ یہ امت مسائل اور مشکلات حل کرنے میں حقیقی اعتبار سے کامیاب ہو سکے۔ ہمارے مسائل میں سب سے نمایاں مسئلۂ فلسطین اور مسجد اقصیٰ کا مسئلہ ہے۔ اسی طرح شام، عراق، یمن اور دیگر ممالک میں ہمارے بھائیوں کی خستہ حالت زار بھی سب کے سامنے ہے۔ اس وقت ہم سب سے کو سب سے بڑھ کی باہم مل بیٹھنے کی ضرورت ہے۔ اکٹھے بیٹھ کر اپنے معاملات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کو بھلائی کی نصیحت کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اخوت اسلامیہ کا اخوت و اتحاد اور یک جہتی و وحدت کا رنگ نظر آسکے۔ یقینا ہم سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

ہمیں اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ معاشرے کی اصلاح، امت کی فلاح ، امن وامان کی بقا حکمرانوں کے ساتھ عوام کے تعاون پر موقوف ہے۔ حکمرانوں کے گرد جمع ہونے پر اور حکمرانوں کا ہاتھ بٹانے پر منحصر ہے۔

مسلمان حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے کندھے پر پڑنے والی بھاری امانت کا احساس کریں اور بھرپور ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔ وہ ذہن نشین کر لیں کہ اختلافات اور نزاع کا باعث بننے والے تمام جدید مسائل کو حل کرنا ان کی ذمہ داری ہے اور انہیں حل کرنے کا بہترین طریقہ باہم مذاکرات اور باہمی تعاون، مشورہ، عدل اور ظلم کا خاتمہ ہے۔

اے امت اسلامیہ! عدل اسلام کی عظیم بنیاد اور اساس ہے۔ یہ بہترین ترازو ہے۔یہ رسولوں کا پیغام ہے۔یہ رب العالمین کا حکم ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ (النحل:90)

اسی طرح فرمایا:

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ (النساء:35)

فرمان باری تعالیٰ ہے:

ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔ (الحدید:25)

اسلام نے تمام تر اصول اور ضابطوں میں عدل کو بڑی اہمیت دی ہے۔ یہ اس لیے کہ عدل بذات خود بڑی اہم چیز ہے اور اس کے نتائج بڑے عمدہ ہیں۔ عدل کے ذریعے ہی انسانوں کی زندگی بھلی بن سکتی ہے اور اسی کے ذریعے نیکی پھل، پھول اور پھیل سکتی ہے۔ اسی کے ذریعے خوش بختی

حاصل ہو سکتی ہے اور عین اسی پر امت کی خیر وہدایت، بقا اور فلاح منحصر ہے۔ عدل سے بھلائی پھیلتی ہے اور نیکی بڑھتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں سکون اور سرور آ جاتا ہے اور لوگوں کو چین نصیب ہوتا ہے۔اسلام نے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کو بھی عظیم عبادت قرار دیا ہے اور اس کی بھی خوب ترغیب دلائی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (آل عمران:110)

مسلمانو! تمہارا دین باہمی لین دین اور باہمی برتاو کا دین ہے، انصاف اور رحمت کا دین ہے۔ یہ بہترین رویے سکھانے والا دین ہے، عمدہ فیصلے کرنے اور درست عمل اپنانے کا دین ہے۔اسلام بھلے برتاؤ کے ذریعے ہی تو پھیلا ہے۔ اس طرح کے برتاؤ کے ذریعے کہ جس کے اصول اسلام نے وضع

کیے ہیں اور جنہیں اسلام کے باشندوں نے اپنایا ہے۔ جیسے عدل، احسان، سچائی، امانت اور بھلے اخلاق۔

اسلام نے اخلاقی تربیت اور کردار سازی کے حوالے سے بھی بہترین اور عمدہ ترین نمونہ فراہم کرنے کو بھی بڑی اہمیت دی ہے۔اے لوگو! جن لوگوں نے تمھارے نبی محمد ﷺ کو دیکھا تھا کہ وہ ایسے ہی اوصاف حمیدہ ، خصائلِ پاکیزہ اور محاسنِ عظیمہ سے متصف انسان تھے اور ان کی ذاتِ والا صفات میں یہ ساری صفات موجود ہیں چنانچہ وہ ان زندہ نظر آتی مثالوں پر ایمان لائے ان کے دل ودماغ نے ان اعلیٰ صفات کو بے ساختہ قبول کیا اور ان کے جذبات و احساسات نے انہیں بھلا سمجھا۔ پھر لوگوں نے ان صفات کو اپنانا شروع کیا اور اپنی زندگی میں نافذ کر دکھایا۔ آپ ﷺ لوگوں کے لیے بہترین استاد، بہترین نمونہ اور تربیت دینے والے تھے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

در حقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ تھا۔ (الاحزاب:21)

اسی طرح فرمایا:

اے محمد! ہم نے جو تم کو بھیجا ہے تو یہ دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔ (الانبیاء:107)

اے مسلمان نوجوانو! آج کے دور میں جن مصیبتوں کا ہمیں سامنا ہے ان میں ایک نمایاں مصیبت زمین میں فساد برپا کرنے کی کئی شکلیں ظاہر ہونا ہے جنہیں ہم مجمل طور پر دہشتگردی کا نام دے سکتے ہیں۔یاد رہے کہ وہ دہشتگردی کہ جس کی برائی بڑی بڑی قوموں، نسلوں اور مذاہب میں سرایت کر چکی ہے۔ اس برائی کو کسی قوم ، کسی دین، کسی ثقافت یا کسی ملک کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ دہشتگردی کی تہمت اسلام کے نام بھی قطعا نہیں لگائی جا سکتی۔

امت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ اس کے کچھ باشندوں کو شیطان نے حق سے پھیر لیا ہے اور راہ راست سے بھٹکا دیا ہے۔اس طرح وہ دین اسلام کے اعتدال پسند طریقے سے ہٹ گئے ہیں اور لوگوں پر کفر کے فتوے لگانے میں جلد بازی کرنے لگے ہیں۔ یقیناً یہ رویہ بڑے ہولناک نتائج سامنے لانے والا ہے۔تکفیر سے مومنوں کے دل لرز اٹھتے ہیں اور مسلمانوں کی جانیں کانپ اٹھتی ہیں۔کس قدر بے خوف لوگ ہیں کہ جنھوں نے مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے اور ان کی محترم اور محفوظ جانوں پر حملہ کرنا جائز سمجھا، انھوں نے اسلام کے عطا کردہ حرمت والے معاہدے توڑ ڈالے ہیں، زمین میں فساد برپا کیا ہے ۔ دھماکے کیے ہیں اور توڑ پھوڑ کی ہے۔معصوم جانوں کو قتل کیا ہے، مسلمان اور غیر مسلم امن پسند شہریوں کو ڈرایا دھمکایا ہے، اللہ کی کتاب، سنت رسول ﷺ اور امت کے

علماء کے اجماع کو پس پشت ڈال دیا ہے کہ جو سب ان ناپاک اور بد ترین اعمال کو نا جائز قرار دینے پر متفق ہیں۔

تو مسلمان نوجوانو! آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ ہی امت کا سرمایہ اور آپ ہی اس کا مستقبل ہو۔ سو لازم ہے کہ ہر اس راستے سے بچو جو امت اسلامیہ کی صفیں بکھیرنے، تفرقہ بازی پھیلانے اور فرقہ واریت کو ہوا دینے والا ہو۔ جان رکھو کہ امت میں گمراہی اور انحراف پھیلانے کے اسباب میں سے قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کرنے والے مسلمانوں کو کافر قرار دینے میں جلدی کرنا بھی ہے۔ یہ بہت بڑی مصیبت اور بڑا ہلاکت خیز رویہ ہے۔

یاد رکھو! نبی اکرم ﷺ نے بڑے زور دار انداز میں اور بہت ہولناک الفاظ میں اس بڑے گناہ سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اللہ آپ کی نگہبانی فرمائے ۔اپنے آپ کو تقویٰ، علم اور سمجھ کے ذریعے ہر وقت ان چیزوں سے محفوظ رکھو۔ امت کے علماء کی طرف رجوع کرو اور ان کی باتیں دلائل اور واضح نشانیوں کے ساتھ مانو۔

امت کو تم سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں تو تم ساری دنیا کو اپنے دین کی بھلائیاں، اس کی نرمی، اس کی رحمت اور اس کے اخلاق حسنہ دکھاؤ۔

دوسروں کے لیے بہترین نمونہ بنو۔ اپنے فارغ اوقات کا بھر پور فائدہ اٹھاؤ، اپنی صلاحیتیں ان اعمال میں صرف کرو جن میں امت اسلامیہ کی فلاح وبہبود ہو، اسی میں تمھاری اور اسلام کی عزت ہے اور اسی میں دنیا وآخرت میں آپ کا فائدہ ہے ۔

اے تربیت دینے والو! بھلے اخلاق تمام آسمانی شریعتوں کا مرکز ومحور اور جوہر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد بھی اخلاق درست کرنا ہی تھا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وہی ہے جس نے امیوں کے اندر ایک رسول خود اُنہی میں سے اٹھایا، جو اُنھیں اُس کی آیات سناتا ہے، اُن کی زندگی سنوارتا ہے۔ (الجمعہ:2)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نبی اکرم ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور بیشک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو۔ (القلم:4)

اسلام نے لوگوں کی اخلاقی تربیت، کردار سازی اور نیکی پر نفوس کی تربیت کرنے کو اپنی ترجیحات میں اولیت دی ہے۔ چنانچہ عظیم دینی اخلاق پر نفس کی تربیت اسلام کا طریقہ ہے اور یقینا اسی طرح سے لوگوں کو سکون اور چین اور کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور نفس انسانی کی اور اُس ذات کی قسم جس نے اُسے ہموار کیا پھر اُس کی بدی اور اُس کی پرہیز گاری اس پر الہام کر دی یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اُس کو دبا دیا۔ (الشمس:10-7)

اسی تربیت کی وجہ سے ہی لوگ افضلیت میں ایک دوسرے سے بڑھ سکتے ہیں۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

تم میں بہترین وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق کا حامل ہے۔

مسلمانوں کے بعض معاشروں کو عملی اعتبار سے ان حسین اصولوں سے دوری کا سامنا ہے۔یہ بڑی خطرناک چیز ہے اور ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج ہے چنانچہ اے والدین! اے تربیت دینے والو! آپ کے سر پر بچوں کی بھلی اور اخلاق پر مبنی تربیت کی عظیم ذمہ داری ہے۔ خاص طور پر اس زمانے میں کہ جس میں برائی اور فتنے کے اسباب عام ہو چکے ہیں۔ آج جنگ نے ایک نیا روپ اختیار کر لیا ہے اور وہ اصول اور اخلاق کی جنگ بن چکی ہے۔

اے اسلام کے علماء! آپ انبیا کے وارث ہو، انبیاء کے پیغام کے حامل ہو، آپ پر ساری امت کی فلاح وبہبود منحصر ہے۔ سو سنو! امت میں

اختلافات پھیلانے کا سبب مت بنو۔ بھلائی کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرو، حق بیان کرو، باطل کی حمایت مت کرو، لوگوں کو راہ دکھاؤ، لوگوں کو شریعت اسلامیہ کے مطابق فتوے دو، نہ تشدد کرو اور نہ حد سے زیادہ نرمی برتو۔ اللہ کا دین تشدد اور نرمی کے مابین رہتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور اِسی طرح تو ہم نے تمہیں ایک امت وسط بنایا ہے۔ (البقرۃ:143)

لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرو اور ان کی مشکلات دور کرو۔

فرمان الٰہی ہے: دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں۔ (الحج:78)

رسول مکرم ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں سے ایک اپنانے کا کہا گیا تو آپ ﷺ نے آسان چیز اختیار فرمائی۔ الا یہ کہ آسان چیز گناہ پر مشتمل ہو۔

اے اللہ کی طرف بلانے والو ! اللہ کی طرف بلانا انبیاء اور رسولوں کا کام ہے۔ تو آپ دعوت کے معاملے میں صحیح طریقہ اپناؤ۔ علم، سمجھ داری اور اخلاص کے ساتھ دعوت دو۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

(اے پیغمبرؐ) یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم اِن لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو ورنہ اگر کہیں تم تند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گردو پیش سے چھٹ جاتے ۔ (آل عمران:159)

دوسروں کے لیے اچھا نمونہ بنو۔ جنہیں دعوت دے رہے ہو، ان پر رحم کرو، بھلے انداز سے گفتگو اور بحث کرنا آپ کی دعوت کا اسلوب ہونا چاہیے۔ علم کو اپنا اسلحہ بنائیے۔ لوگوں کی حق کے ذریعے رہنمائی کرنا اپنا ہدف بنائیے۔ فرقہ وارانہ رویے سے بچیئے! نئے فرقے اور گروہ ایجاد کرنے سے باز رہیئے۔ الگ ہونے اور نئی شناخیں بنانے سے گریز کیجے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو ۔(آل عمران:103)

اسی طرح فرمایا:

آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی۔ (الانفال:46)

اے میڈیا کے لوگو! اے سوشل میڈیا کے حاملو!

میڈیا، میڈیا کے ذرائع اور میڈیا کی سائیٹس کو دین کے فائدے کے لیے، اس کا دفاع کرنے کے لیے برتو ۔ اس کی خیر اور بھلائیاں بیان کرنے میں میڈیا استعمال کرنے کا اہتمام کرو۔ الفاظ کے استعمال میں ذمہ داری کا مظاہرہ کرو، اپنی بات پر قائم رہنا سیکھو اور سچائی سے کام لو۔ قلم کی ذمہ داری کو سمجھو۔ حقیقت پسندی سے کام لو۔ با مقصد طریقۂ تحریر اپناؤ۔ ہلچل مچانے والی تحریروں سے، افواہوں سے اور تنقید برائے تنقید سے دور رہو۔ ان ذرائع کو بنانے والا بناؤ بگاڑنے والا نہ بناؤ۔ جمع کرنے والا بناؤ، تفرقہ پھیلانے والا نہ بناؤ۔ قوت پھیلانے والا بناؤ، کمزور کرنے والا نہ بناؤ۔

اے بیت اللہ کے حاجیو! آپ حرمت والے شہر میں ہیں۔ اس کی عظمت کو جانو اور اس کی تقدس ذہن نشین کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے اس محترم شہر کو ایسی خصوصیات سے مختص فرمایا ہے کہ جو کسی دوسرے شہر کو نہیں ملیں۔ یہ امن والا ہے، محترم ہے اور قیامت تک یوں ہی رہے گا۔

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا تھی، فرمان الٰہی ہے:

پروردگار، اِس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔ (ابراہیم:35)

اللہ تعالیٰ اس شہر کو اپنے نبی ابراہیم علیہ السلام کے لیے منتخب فرمایا تھا۔ فرمان الٰہی ہے:

اور لوگوں کو حج کے لیے اذنِ عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار آئیں۔ (الحج:27)

ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر لبیک کہا۔ میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہو۔ میں حاضر ہوں۔ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ میں حاضر ہوں۔ تعریف بھی تیری ہی ہے اور ساری نعمتیں بھی تیری اور ساری بادشاہت بھی تیری ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ پھر ابراہیم علیہ

السلام کے بعد اللہ کے انبیاء، رسول اور اللہ کے بندے اسی طرح لبیک کہتے رہے۔

اللہ کے گھر کے حاجیو! دیکھو! تم اللہ کے امن والے شہر میں آئے ہو، تمھارے کے لیے راستے آسان کر دیے گئے ہیں۔ آپ کی مشکلات آسان کر دی گئی ہیں۔ اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو! مزید فضل وکرم کا سوال کرو! یہ اللہ کا مقدس گھر ہے۔ اللہ کے نازل کردہ امن کی وجہ سے امن والا ہے۔

فرمان الٰہی ہے: اور قسم ہے اِس پرامن شہر (مکہ) کی۔ (التین:3)

اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق حرمت والا اور محترم ہے۔ اس کے امن کو تباہ کرنے سے بچو۔ اس کے مقامات کا احترام کرو۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

یہ ہے اصل معاملہ (اسے سمجھ لو)، اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔ (الحج:32)

اسی طرح فرمایا:

یہ تھا (تعمیر کعبہ کا مقصد) اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا احترام کرے تو یہ اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لیے بہتر ہے۔ (الحج:30)

عبادت گاہوں کا صاف ستھرا ماحول آلودہ کرنے سے اجتناب کرو۔ فرمان الٰہی ہے:

اِس (مسجدِ حرام) میں جو بھی راستی سے ہٹ کر ظلم کا طریقہ اختیار کرے گا اسے ہم دردناک عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ (الحج:25)

حرمین کا امن اور حجاج کی سلامتی ایسی سرخ لائنیں ہیں جن سے آگے بڑھنا، سیاسی بینرز اٹھانا یا فرقہ وارانہ نعرے لگانا کسی صورت برداشت نہیں کیا جا سکتا۔اس ملک پر اللہ کا فضل وکرم ہے کہ اس ملک کو اس نے حکمت والی قیادت مہیا فرمائی ہے۔ جو حرمین کی خدمت اور نگہبانی کے ذریعے شرف حاصل کرتی ہے۔

حکومت نے خدمات کا طویل سلسلہ تیار کر رکھا ہے اور ہر قسم کی ممکنہ کوشش کی ہے تاکہ حرمین میں آنے والے امن وامان اور اطمینان کے ساتھ اپنی عبادت سر انجام دے سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حاکم سلمان بن عبدالعزیز کو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت پر جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کی کاوشوں کو بابرکت بنائے۔ اس کی تمام کاوشوں کو اس کے لیے باعث اجر و ثواب بنائے اور اسے صحت و عافیت سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حاکم اس کے دونوں نائبین اور تمام ساتھیوں کو اپنی رضا اور خوشنودی والے کام سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس طرح ہم ہر اس شخص کے لیے دعا گو ہیں جس نے حج کی ادائیگی کو آسان بنانے میں اپنی خدمات پیش کیں اور حجاج کرام کو ادائیگی حج میں اطمینان و سکون فراہم کیا۔ ان سب کے سرخیل امیر حج اور امیر مکہ کو اللہ حاجیوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

اسی طرح بہادر سیکورٹی فورسز کے اراکین کو بھی اللہ جزائے خیر سے نوازے، جنہوں نے حجاج کرام کی خدمت اور ہماری ملکی حدود کی حفاظت کیلئے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیاں قبول فرمائے اور ان کی کوششوں کو بابرکت بنائے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے قول و عمل کی درستی کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ ان کی کاوشوں کو خیر و برکت کا باعث اور اجر عظیم کا سبب بنائے۔

یہ اور ان کے دیگر بھائی جو حجاج کرام اور حرمین شریفین کی خدمت پر مامور ہیں۔ کوئی حجاج کرام کی راہنمائی کیلئے فتویٰ دے رہا ہے، کوئی دعوت و ارشاد کے لیے مقرر ہے، کوئی صحت و سلامتی کے لیے خدمات دے رہا ہے اور اس جیسی دیگر کئی ذمہ داریاں نبھانے والے کئی اور کتنے ہی لوگ ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

اے حجاج کرام !

تمہارا آج کا دن بڑا عظیم اور مبارک دن ہے۔

نبی کریم فرماتے ہیں: جتنے لوگوں کو اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن جہنم سے آزادی عطا فرماتے ہیں، کسی اور دن عطا نہیں کرتے۔ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر کا اظہار فرماتا ہے اور ان سے پوچھتا ہے: میرے یہ بندے کیا چاہتے ہیں؟ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے ان بندوں کو دیکھو کہ کس طرح میلے کپڑوں اور غبار آلود بالوں کے ساتھ حاضر ہیں، اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انہیں معاف کر دیا ہے۔

لہٰذا آج خوب دعائیں مانگو۔

نبی کریم فرماتے ہیں: بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور وہ بہترین دعا جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیائے کرام نے اللہ سے کی ہے، وہ یہ ہے

'لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شی ءٍ قدیر

اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ساری بادشاہی اسی کی ہے سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

لوگو! اپنے نبی کی سنت کا اہتمام کرو۔ عرفہ میں وقوف کرو۔ ابھی ظہر و عصر کی نمازیں جمع اور قصر کر کے ادا کرو۔ جیسا کہ تمہارے نبی نے کیا تھا اور فرمایا تھا: مجھ سے اپنے حج کے احکام سیکھ لو۔

پھر مغرب کے بعد مزدلفہ چلے جاؤ، وہاں پہنچ کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع اور قصر کر کے ادا کرو۔ آدھی رات کے بعد منیٰ جا کر جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارو۔ پھر ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارو۔ جو منیٰ میں دو دن رہ کر واپس جانا چاہے وہ 11 اور 12 تاریخ کو تمام جمرات کو کنکریاں مارے اور

جو 13تاریخ کو بھی منیٰ رہنا چاہے وہ 13کو بھی کنکریاں مارے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

جو دو دنوں میں جلدی کرے، اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے (13 واں دن بھی منیٰ میں گزارے) اس پر بھی کوئی حرج نہیں۔ جو متقی ہو۔

جان لو کہ تمام راتوں میں بھی کنکریاں ماری جا سکتی ہیں۔ اللہ تمہاری حفاظت فرمائے۔ مقامات مقدسہ کے درمیان نقل و حرکت کے دوران خصوصی ہدایات و قوانین پر عمل کرو۔ تمام مناسک حج کی ادائیگی میں متعلقہ اداروں کی راہنمائی پر عمل کرو۔ دھکم پیل اور دوسروں کو تکلیف دینے سے بچو۔ آرام و سکون سے چلو اور نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ گناہ اور برائی میں ایک دوسرے کا ساتھ مت دو۔ اللہ سے ڈرو۔ اپنی زبان اور دیگر اعضاء کو کنٹرول میں رکھو۔ صبر، حوصلے ،خوشخبری اور حسن

ظن سے کام لو۔ شکست خوردگی ، مایوسی اور نا امیدی سے بچو۔ کیونکہ اللہ کا دین ہی کامیاب ہے اور اللہ اپنے دین کا ، شہروں کا اور بندوں کا محافظ ہے۔ عزت اللہ ،اس کے رسول اور مومنوں کیلئے ہے اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اللہ کے بندو ! تمہارا بہترین عمل، اللہ کے ہاں نہایت پاکیزہ اور درجات کو بلندی دینے والا عمل، اللہ کے رسول مصطفیٰ پر کثرت سے درود و سلام بھیجنا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔

اے اللہ! اپنے نبی اور بندے ہمارے پیارے رسول محمد پر درود و سلام بھیج۔اے محمد کی سفارش چاہنے والو !نبی پر درود و سلام بھیجو۔ اس وقت تک

درود و سلام بھیجتے رہو کہ جب تک حج کرنے والے لبیک پکارتے رہیں۔ اللہ ذوالجلال نبی علیہ السلام پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

اے اللہ! اپنے نبی کے خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان اور علی اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا۔ تابعین کرام اور تاقیامت نیکی میں ان کے نقش قدم پر چلنے والوں سے راضی ہوجا۔ اے ارحم الراحمین! اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی معاف کر دے اور ہم سے راضی ہو جا۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت و غلبہ عطا فرما۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ دے دے۔ اسلام کی حفاظت فرما۔ کلمہ حق اور دین اسلام کو سر بلند کر دے۔ حجاج کرام اور عمرہ کرنے والوں کو سلامتی عنایت فرما۔ اے اللہ! ملت اسلامیہ کو ہر بھلائی کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! مومن مردوں اور عورتوں، مسلمان مرد و خواتین کو معاف فرما دے۔ ان کے دلوں کو جوڑ دے۔ ان کے باہمی جھگڑے ختم فرما دے۔

انہیں ہدایت کی راہوں پر گامزن فرما۔ انہیں ان کے دشمن اور اپنے دشمن پر غلبہ عطا فرما۔ انہیں ظاہری اور باطنی فتنوں اور برائیوں سے محفوظ فرما۔

اے اللہ! دکھیوں کے دکھ دور فرما۔ پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں دور کر دے۔ مقروضوں کے قرض ادا کر دے۔ ہمارے اور مسلمانوں کے مریضوں کو شفا عطا فرما دے۔ اے اللہ! مسلمانوں کے دلوں کو اپنی اطاعت پر ثابت رکھ۔ انہیں شریر لوگوں کے شر سے بچا۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے وطنوں میں امن و امان عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے ائمہ کرام اور حکمرانوں کی اصلاح فرما۔

یامنان یا دیان! ہمارے حاکم سلمان اور اس کے دونوں نائبین کو ہر خیر و بھلائی کی توفیق عطا فرما۔ اے ذوالجلال والاکرام۔ انہوں نے حرمین شریفین، مقامات مقدسہ اور حجاج کرام کے لیے جو خدمات سر انجام دیں، انہیں قبول فرما۔ انہیں ان کے میزانِ حسنات میں شمار فرما۔ اے اللہ! اے ذوالجلال والاکرام اس ملک کے امن و سکون، خوشحالی، عقیدے اور حاکموں کی حفاظت

فرما۔ اے اللہ! ہمارے حفاظتی دستوں کی حفاظت فرما۔ حرمین شریفین اور حجاج کرام کی حفاظت کی خدمات کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

ہماری سرحدوں کی حفاظت پر انہیں بہترین ثواب عطا فرما۔ اے اللہ! جو ہمارے ملک، ہمارے مقامات مقدسہ اور امن و امان کو برباد کرنے کے منصوبے بنائے، اے اللہ! اس کے برے منصوبوں کو اس کے گلے کا ہار بنا دے اور اسے اس کی جان کی فکر میں ڈال دے۔ اس کی چالوں کو اس کی بربادی کا ذریعہ بنا دے۔ اے اللہ! مسلمان حکمرانوں کو کتاب و سنت کے مطابق فیصلے کرنے کی توفیق دے۔ اے اللہ! امت اسلامیہ کی حالت زار بدل دے اور انہیں کتاب و سنت پر جمع کر دے۔ اے فضل و کرم اور عطا کرنے والے! اے اللہ! ہمارے حج کو حج مبرور اور ہماری سعی کو مقبول سعی بنا دے۔ ہمارے گناہ معاف فرما دے۔ اے ارحم الراحمین! اے اللہ! ہمارے حاکم کو تمام اقوال و اعمال میں توفیق اور درستی عطا فرما۔

اے پروردگار اس کی عمر و عمل میں برکت فرما۔ اس کے اعمال کو اپنی خوشنودی کا باعث بنا دے۔ اسے خیر خواہ ساتھی عطا فرما۔ اے اللہ! پوری دنیا کے مسلمانوں کے حالات درست فرمادے۔ ان کی جانیں محفوظ فرما دے۔ ان کے دکھ دور کر دے۔ ان کے نوجوانوں کو ہدایت عطا فرما۔ بیماروں کو تندرستی دے دے۔ آزمائش میں گھرے ہوؤں کو عافیت سے نواز دے۔

بندگانِ الٰہی !ہمارے عظیم مفتی اور جلیل القدر عالم کا شکریہ ادا کرنا اور ان کے لیے دعا کرنا واجب ہے۔ جنھوں نے 35 سال تک اس منبر سے خطبہ حج ارشاد فرمایا۔ انہوں نے 35 سال امت کی راہنمائی کی اور ان سے خیر خواہی کا فریضہ ادا کیا۔ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہیں ڈھیروں ثواب دے ۔ان کی عمر، علم اور عمل میں برکت دے۔ اے اللہ !تو نے آج کے اس عظیم دن میں جتنی خیر و برکت، صحت و سلامتی، وسیع رزق اور جہنم سے آزادی رکھی ہے، ہمیں اس سے خوب سرفراز فرما اور ہمیں ان خوش

نصیبوں میں شامل فرما جن کی بدولت تو اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار فرماتا ہے اور کہتا ہے: جاؤ! میں نے تمہیں معاف کیا۔

اے اللہ! مسلمانوں کی جانیں محفوظ فرما۔ اے اللہ! پوری دنیا میں ہمارے مظلوم دینی بھائیوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! ہمارے فلسطینی بھائیوں کی مدد فرما۔ یہودی استعمار سے مسجد اقصیٰ کو آزادی عطا فرما اور اسے تاقیامت عظمت و شان عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے شامی بھائیوں کا مددگار ہو جا۔ اے اللہ! وہ بڑے مظلوم ہیں ان کی مدد فرما۔ اے مظلوموں کی مدد فرمانے والے۔ اے اللہ! عراق، یمن اور تمام علاقوں میں ہمارے بھائیوں کے حالات سنوار دے۔ اے اللہ! ہمارے حفاظتی دستوں اور دینی محافظوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! ہمارے ملک کی مدد فرما اور ہمارے ملک کو امن و امان کا گہوارہ بنا۔ تمام اسلامی ممالک کو امن و سکون عطا فرما۔

اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے اُن سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ (الحشر:10)

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔(البقرۃ:201)

اے ہمارے رب، ہم سے یہ خدمت قبول فرما لے، تو سب کی سننے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔(البقرۃ:127)

اے اللہ! ہماری ، ہمارے والدین، ہمارے اجداد اور تمام مسلمان مرد و خواتین کی بخشش فرما۔ بلاشبہ تو بڑا سننے والا، قریب اور دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین

(بشکریہ پیغام ٹی وی۔ واضح رہے امام حج الشیخ عبدالرحمٰن السدیس پاکستانی چینل پیغام ٹی وی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئر میں ہیں۔)

یومِ عرفہ اور ڈھلتا سورج

ہمارے قافلے میں عمر رسیدہ نو مسلمہ فرنچ خاتون بھی ہیں۔ ہم سے زیادہ پڑھی لکھی اور اسلام جاننے والی ہیں کیونکہ ہم تو پیدائشی مسلمان ہیں اور یہ اللہ کی بندی پڑھ کر سمجھ کر مسلمان ہوئی ہیں۔ان کے ذکر و اذکار دیکھ کر ہمارا ایمان تازہ ہوتا ہے ۔

عرفات کی رخصت ہوتی گھڑیاں فرانسسی خاتون کا چہرہ پیلا کئے دیتی ہیں ۔

جیسے کچھ چھوٹ جانے والا ہے،کوئی چیز رخصت ہوجانے والی ہے ۔

ان کا بس نہیں چلتا اس عظیم دن کے عظیم سورج کو روک لیں ۔

ہم عرفات کے دن ڈھلتے سورج کی وہ آخری گھڑیاں کبھی نہیں بھول سکتے جب اس خاتون نے محبت سے ہمیں اپنے پاس کھڑا کیا ، ہمارا منہ قبلے کی جانب کیا ہمارے ہاتھوں کو دعا کے لیے بلند کیا اور کہا :

یہ عظیم گھڑیاں ہیں ،

پھر زندگی میں موقع ملے نہ ملے،

پھر یہ صحت ہو نا ہو،

پھر استطاعت ہو نا ہو،

پھر ڈھلتا سورج تھا،

رخصت ہوتا یومِ عرفہ،

آنسو تھے اور ایک ہی پکار،

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ حمد وھو علی کل شی قدیر ۔

10

ذوالحجۃ مزدلفہ

وادی مزدلفہ ، منیٰ اور عرفات کے درمیان واقع ہے۔ مزدلفہ سے عرفات کا فاصلہ سات کلو میٹر ہے۔ یہاں کی بڑی مسجد کا نام مسجد مشعر الحرام ہے۔ مشعر الحرام نامی پہاڑ بھی یہیں واقع ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ﴿سورة البقرة # ۱۹۸﴾

اور اگر حج کے ساتھ ساتھ اپنے رب کا فضل بھی تلاش کرتے جاؤ، تو اس میں کوئی مضائقہ نہں پھر جب عرفات سے چلو، تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے پاس ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو اور اُس طرح یاد کرو، جس کی ہدایت اس نے تمہیں دی ہے، ورنہ اس سے پہلے تم لوگ بھٹکے ہوئے تھے ۔

Urdu Story Land

سورج غروب ہونے کے بعد نماز مغرب ادا کئے بغیر عرفات سے مزدلفہ روانہ ہونا چاہیے - (مسلم: ۱۲۱۸)

یہاں بڑی تعداد میں طہارت خانے بھی موجود ہیں۔ مزدلفہ اگرچہ وسیع وادی ہے لیکن جب حاجی مزدلفہ کا سفر کرتے ہیں تو رات کو یہاں بہت رش ہے ۔پہلے تو ہم کو بس میں بٹھایا گیا لیکن انتہائی رش کی وجہ سے بس رینگنے لہذا لگی اور رینگتے رینگتے بالآخر دم دے دیا اور آگے بڑھنے سے انکاری ہے۔ گروپ لیڈر کی حکمت تھی کہ وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ بس کو خیر باد کہہ کر پیدل مزدلفہ جانا ہے۔لہذا قافلہ میں موجود ویل چیئر والی آنٹیوں کو ان کی ویل چیئر میں بٹھا کرتلبیہ کے سائے میں

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

قافلہ اب مزدلفہ کی جانب رواں دواں ہے۔

ہمارا قافلہ انتہائی رش کے سبب رات دو بجے مزدلفہ پہنچا ۔

جہاں سب سے پہلے مغرب اور عشاء کی نماز اکھٹی پڑھیں اور پھر کنکریاں جمع کرنا ایک اہم کام ہے۔

کنکریاں چنے کے دانے برابر یا اس سے کچھ بڑی ہونی چاہیں (مسلم : ۱۲۹۹)

حاجی کنکر جمع کرتے ہوئے

دس ذی الحج کے لئے= 7

11 اور 12 ذی الحج کے لئے 21

21 ..

اور اگر 13 ذی الحج کی رمی کرنی ہے تو

مزید 21

7+21+21 =49

کیونکہ ہم الحمد للہ 4 افراد کی جمع کر رہے تھے 200 کنکر جمع کئے جو ڈاکٹر صاحب نے یہ کہہ کر منسوخ کر دیئے کہ چھوٹے ہیں۔اتنی محنت سے اکھٹا

کئے کنکر کی منسوخی کلیجہ منہ کو آگیا لہذا ڈاکٹر صاحب سے بحث کئے بغیر ان کو اجازت دی کہ جیسے چاہیں من پسند کنکر جمع کریں ۔

یہاں ایک نئی بات معلوم ہوئی کہ کچھ لوگ کنکر کو اکھٹا کرنے کے بعد دھو رہے تھے شاید پتھر پاک کرنا مقصود تھا ۔ان دھلی ،اجلی کنکریوں کا انٹرویو لینے کا خیال آیا کہ جا کر معلوم کریں کہ کیوں غسل فرمایا ہے۔

لیکن وقت کافی ہوگیا ہے ،فجر ہونے والی ہے لہذا ملتانی خاتون کے برابر میں پناہ لی ۔ ملتانی خاتون بہت ہی خیال رکھنے والی اور ملنسار ، ہمارے چہرے کو دیکھ کر گویا ہوئیں:

بھابی ! او بھابی !

ہم نے کہا : جی ۔

یہ آپ کے چہرے پر دانے صاف ہوسکتے ہیں ۔

ہم نے سوچا شاید ملتانی مٹی ہدیہ میں دیں گی۔

سو پوچھ لیا: وہ کیسے؟

کہنے لگیں: ہمارے ملتان میں ایک جھاڑو والا بابا کی درگاہ ہے۔ وہاں آپ جھاڑو دینے کے لئے جھاڑو کے پیسے بھجوا دو ابھی پیسے پہنچیں گے نہیں کہ دانے صاف۔

ہم نے پوچھا: آپ نے کبھی جھاڑو رکھوائی ہے؟ آپ کو فائدہ ہوا ہے؟

بولیں: نہیں، ہم نے کبھی نہیں رکھی لیکن شفا ملتی ہے۔

بحث کی گھڑیاں نہ تھیں لیکن دعوتِ جھاڑو زم زم پر مزید یقین جما گئی کہ ان شاء اللہ یہ دانے زم زم سے صاف ہونگے۔

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ آمنہ جی کو ان کے زوج نے ڈانٹ سنائی: آپ بیٹھی کیوں ہیں؟ یہاں لیٹنا سنت ہے۔

واقعی یہاں ہر کوئی لیٹا ہوا ہے۔فرق صرف اتنا ہے کہ مرنے کے بعد مٹی کے اندر لیٹنا ہےاور آج مٹی کے

اوپر۔صرف اور صرف اپنے اللہ کے لئے آئے حاجی ،صرف اور صرف اللہ کی رضا کی خاطر ، دو کپڑوں میں خاک پر لیٹے ہیں۔اتنی اچھی نیند اور اطمنانِ قلب دنیا کے مہنگے ترین مڈیکیڈٹ اسپرنگ والے فوم کے گدے بھی آج کی رات کسی کام کے نہیں۔

نہ کسی مچھر نے تنگ کیا ، نہ مورٹین یاد آئی ۔نہ پنکھے کی حاجت نہ ،اے سی کی طلب۔لیٹنے کے ساتھ ہی جانے کب آنکھ لگی کہ فجر کی اذان پر ہی کھلی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھیں درمیان میں کوئی نفل نماز نہیں پڑھی ۔ اس

کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے اور طلوع فجر تک لیٹے رہے البتہ صبح نمودار ہوتے ہی اذان واقامت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی اس کے بعد قصواء پر سوار ہوکر مشعر حرام تشریف لائے اور قبلہ رخ ہوکر اللہ سے دعا کی ۔ یہاں اتنی دیر تک ٹھہرے رہے کہ خوب اجالا ہوگیا اس کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے منیٰ کے لئے روانہ ہوگئے۔

مزدلفہ میں نبی علیہ السلام نے فجر کی نماز صبح صادق کے بعد مگر عام دنوں کی نسبت قدرے جلدی پڑھی ۔ (صحیح البخاری # ۱۶۸۲)

بلال بن رباح رضی اللہ عنہ مزدلفہ کی حسین صبح کا ذکر کرتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مزدلفہ کے دن کی صبح فرمایا:

اے بلال! لوگوں کو خاموش کرواؤ۔ پھر فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس اجتماع میں تم پر فراخی کی ہے، تمہارے گناہ گار شخص کو تمہارے نیک شخص کی وجہ سے عطا کیا اور تمہارے نیک شخص نے جو سوال کیا اسے عطا کیا۔ اب اللہ کے نام کے ساتھ آگے بڑھو۔

(سلسلة صحيحه # ١٥٧٩)

ہمارا قافلہ بھی سنت کی پیروی میں منیٰ کی جانب رواں دواں ہے تھکاوٹ کے کوئی آثار نہیں۔ تلبیہ کی پکار تیز سے تیز تر ہو چکی ہے۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

جمرات کی جانب

مزدلفہ سے فجر کے بعد حاجیوں کے قافلے لبیک کی گونج میں جمرات کی جانب رواں دواں ہیں ۔راستے میں وادی محسر ہے۔ یہ وہی وادی ہے جہاں ابراہہ اور اس کا لشکر ہاتھیوں سمیت چھوٹے چھوٹے پرندوں کی سنگ باری سے ہلاک ہوا تھا۔ اس وادی سے تیزی سے گزرنے کا حکم ہے۔

سُورَةُ الفِيلِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَٰبِ ٱلْفِيلِ ﴿١﴾ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِى تَضْلِيلٍ ﴿٢﴾ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ﴿٣﴾ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ﴿٥﴾

حاجیوں کے لیے راستے میں شاور کھلے ہیں تاکہ گرمی کی شدت کچھ کم کی جا سکے۔تیز تیز چلتے اب قدم تھکنے لگے ہیں لیکن تھکنے کا سوال نہیں کہ تھوڑا بھی رکے تو قافلے والوں سے بچھڑ جائیں گے اور پھر راستہ بھٹک جانے کا خطرہ ہے۔

رفتم کہ خار از پا کشم، محمل نہاں شد از نظر
یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہم دور شد
ملک قُمی

میں نے رُک کر اپنے پاؤں سے کانٹا نکالنا چاہا اور محمل نظر سے نہاں ہو گیا، میں ایک لحظہ کیلیے غافل ہوا اور راہ سے سو سال دور ہو گیا۔

حاجیوں کو ڈی ہائی ڈریشن سے بچانے کے لیے راستے میں جگہ جگہ یا حاجی یا حاجی کی پکار کے ساتھ جوس اور لبن تقسیم کیے جارہے ہیں۔ گویا خادمین حرمین نے ایسی کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں حاجی کی دعا نہ لیں۔قدم قدم پر پانی کے کولر لگے ہیں اور قافلے لبیک لبیک پکارتے جمرات کی جانب چلے جارہے ہیں۔ لیکن اس وقت ہماری منزل جمرات نہیں بلکہ منیٰ کا خیمہ ہے جو جمرات کے پڑوس میں ہے۔ اس بار حکومت کی طرف سے اہم پیش رفت یہ ہے کہ بھگدڑ سے بچنے کی خاطر ہر مکتب کو کنکریاں مارنے کا الگ الگ وقت دیا گیا ہے جس مکتب کا وقت ہوگا وہی جا سکے گا۔

جمرات

جمرات وہ مقام ہے جہاں ابلیس نے ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا ذبح کرنے کے ارادے سے بہکانے کی کوشش کی تھی اور خلیل اللہ نے اسے کنکریاں مار کر بھگا دیا تھا۔ حجاج جمرات پر کنکریاں مار کر وہی سنت ابراہیمی ادا کرتے ہیں ۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جمرات کہانی یوں بیان کرتے ہیں :

جب ابراہیم علیہ السلام کو مناسک حج ادا کرنے کا حکم ہوا تو سعی کے موقع پر شیطان ان کے سامنے آ گیا اور آگے نکل گیا لیکن پھر ابراہیم علیہ السلام دوڑ کر اس سے آگے نکل گئے۔ اس کے بعد جبریل علیہ السلام ، ابراہیم علیہ السلام کو جمرۂ عقبہ کے پاس لے گیے ،وہاں شیطان ان کے سامنے آیا تو انھوں نے اسے سات کنکر مارے، سو وہ چلا گیا، پھرجب جمرۂ وسطیٰ کے

قریب ان کے سامنے آیا تو انہوں نے دوبارہ اسے سات کنکر مارے، اس موقعہ پر ابراہیم علیہ السلام نے اسمٰعیل علیہ السلام کو ان کے پہلو کے بل لٹایا، وہ سفید قمیض پہنے ہوئے تھے۔

انہوں نے کہا: ابا جان! اس قمیض کے علاوہ میرا کوئی کپڑا ایسا نہیں جس میں آپ مجھے کفن دے سکیں گے، اس لیے اس قمیض کو اتار لیجئے تاکہ آپ مجھے اس میں کفن دے سکیں۔

جب ابراہیم اسمٰعیل کی قمیض اتارنے لگے تو ان کے پیچھے سے یہ آواز آئی: ابراہیم ! آپ نے خواب سچا کر دکھایا ہے۔

جب ابراہیم علیہ السلام نے مڑ کر ادھر دیکھا تو وہاں ایک سفید سینگ دار خوبصورت فراخ چشم مینڈھا موجود تھا۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا:

ہم قربانی کے لئے اسی قسم کے مینڈھے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

اس کے بعد جبریل، ابراہیم کو جمرۂ قصویٰ کی طرف لے گئے، وہاں شیطان ایک مرتبہ پھر سامنے آیا، ابراہیم علیہ السلام نے اسے سات کنکر مارے،وہ بھاگ گیا، اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام کو جبریل علیہ السلام منیٰ کی طرف لے گئے اور بتلایا کہ یہ منیٰ ہے۔اس کے بعد جبریل، ابراہیم کو مزدلفہ میں لے گئے اور بتلایا کہ یہ مشعرِ حرام ہے، اس کے بعد وہ انہیں عرفہ میں لے گئے۔

عبد اللہ بن عباس نے پوچھا: جانتے ہو کہ عرفہ کا نام عرفہ کیوں ہے؟ راوی نے کہا: جی نہیں۔

انھوں نے کہا: جب جبریل، ابراہیم کو یہاں لے آئے تو ان سے پوچھا، کیا آپ یہ سب امور جان گئے؟

انھوں نے کہا: جی ہاں۔

اس وجہ سے اس وادی کا نام عرفہ رکھا گیا۔

اس کے بعد عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

تم جانتے ہو کہ تلبیہ کی ابتدا کیسے ہوئی؟

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

راوی نے پوچھا: کیسے ہوئی؟

انھوں نے کہا: جب ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ وہ لوگوں میں حج کا اعلان کریں تو ان کی آواز پر پہاڑوں نے سر جھکا دیئے اور تمام آبادیاں بلند کر دی گئیں تب انھوں نے لوگوں میں حج کا اعلان کیا۔ (مسند احمد # ٤١٣٧)

وَ اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ ﴿الحج #۲۷﴾

اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے لوگ تیرے پاس پاپیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے ۔

ہمارے مکتب کی باری آنے پر ہم بھی سنتِ ابراہیمی کی پیروی میں جمرات کی جانب جارہے ہیں راستے میں فوجی اہلکاروں کا ہم حاجیوں کی تکریم میں حاجیوں کے ساتھ ساتھ تکبیرات پڑھنا اور تھکے حاجیوں کے چہرے پر زم زم کا چھڑکاؤ وہ اعلی ادب ہے جو سنہرے حروف سے لکھاجائے تب بھی حق ادا نہ ہو۔

سعودی حکومت نے جمرات پر نہایت کشادہ چار منزلہ پل تعمیر کیے ہیں۔ جمرات کے ستونوں کو پلوں سے گزار کر بلند کر دیا گیا ہے۔

اللہ اکبر کی تکبیر ہر ایک کنکر پر بلند کرتے سات بار حاجی حج کا یہ واجب ادا کر رہا ہے ۔ جمرۃ عقبہ جسے جمرہ کبری بھی کہتے ہیں۔ سات کنکریاں مارنے کا وقت سورج طلوع ہونے کے بعد سے زوال تک ہے ۔

قربانی

جمرات کی طرح قربانی بھی سنتِ ابراہیمی ہے ۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعۡیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُکَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿سورۃ الصافات # ۱۰۲﴾

پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے ، تو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا کہ میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں ۔ اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے بیٹے نے جواب دیا کہ ابا! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لائیے ان شاءاللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے ۔

فَلَمَّاۤ اَسۡلَمَا وَ تَلَّہٗ لِلۡجَبِیۡنِ ﴿سورۃ الصافات # ۱۰۳﴾

غرض جب دونوں مطیع ہوگئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) پیشانی کے بل گرا دیا۔

وَ نَادَیۡنٰہُ اَنۡ یّٰۤاِبۡرٰہِیۡمُ ﴿سورة الصافات # ١٠٤﴾

تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم!

قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡیَا ۚ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿سورة الصافات # ١٠٥﴾

یقیناً تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔

اِنَّ ہٰذَا لَہُوَ الۡبَلٰٓؤُا الۡمُبِیۡنُ ﴿سورة الصافات # ١٠٦﴾

درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا۔

وَ فَدَیۡنٰہُ بِذِبۡحٍ عَظِیۡمٍ ﴿سورة الصافات # ١٠٧﴾

اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا

حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آل کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی (سنن ابی داود # ۱۷۵)

جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد سنتِ ابراہیمی کی پیروی میں قربان گاہ سے ہمارے فون نے بھی گھنٹی بجائی کہ قربانی ادا ہوچکی ہے اور ہم اب پیدل

منی سے بیت اللہ کی جانب جارہے ہیں۔ یہ ایک ٹنل ہے جو سیدھی منی سے بیت اللہ کی جانب جاتی ہے، مزدلفہ سے بلند ہوتی تلبیہ کی آواز اب تکبیرات میں بدلتی ہے۔ ہر حاجی تکبیرات کی آواز بلند سے بلند تر کرتا چلا جارہا ہے۔

اللہ أکْبَرْ ، اللہ أکْبَرْ ، لا إلٰہَ إلّا اللہُ ، وَ اللہُ أکْبَرْ ، اللہ أکْبَرْ وَ للہِ الْحَمْدُ

پانی اور جوس ہر حاجی کو بانٹا جارہا ہے۔ ساتھ فوجی اہلکاروں کا ہینڈ شاور سے پانی

کا اسپرے کرنا اور حاجیوں کے ساتھ ساتھ تکبیرات پڑھنا پیدل سفر کو لطیف احساس میں بدل رہا ہے۔

منیٰ کی اس وادی میں صدیوں پہلے بیٹے کی یہ اطاعت کیا تھی ؟

اماں ہاجرہ کی عمدہ تربیت کی دلیل تھی۔

قربانی کے بعد بیت اللہ کی جانب جہاں تکبیرات کی گونج ہے وہاں حفیظ جالندھری کا شاہ نامہ اسلام بھی اپنی خوشبو بکھیر رہا ہے:

پدر بولا بیٹا آج میں نے خواب دیکھا ہے
کتابِ زندگی کا ایک نرالا باب دیکھا ہے
یہ دیکھا ہے کہ میں خود آپ تجھ کو ذبح کرتا ہوں
خدا کے حکم سے تیرے لہو میں ہاتھ بھرتا ہوں
سعادت مند بیٹا جھک گیا فرمان باری پر
زمین و آسماں حیراں تھے اس اطاعت گزاری پر
رضا جوئی کی یہ صورت نظر نہ آئی تھی اب تک
یہ جرات پیشتر انساں نے دکھائی نہ تھی اب تک

کہا فرزند نے اے باپ اسماعیل صابر ہے

خدا کے حکم سے بندہ پئے تعمیل حاضر ہے

مگر آنکھوں پہ آپ اپنی پٹی باندھ لیجیے گا

میرے ہاتھوں میں اور پیروں میں رسی باندھ دیجیے گا

مبادا آپ کو صورت پہ میری رحم آجائے

مبادا میں تڑپ کے چھوٹ جاؤں ہاتھ تھرائے

پسر کی بات سن کر باپ نے تعریف فرمائی

یہ رسی اور پٹی باندھنی ان کو پسند آئی

ہوئے اب ہر طرح تیار دونوں باپ اور بیٹے

چھری اس نے سنبھالی تو یہ جھٹ قدموں میں آلیٹے

پچھاڑا اور گھٹنا سینۂ معصوم پہ رکھا

چھری پتھر پہ رکھی ہاتھ کو حلقوم پہ رکھا

زمین سہمی پڑی تھی آسماں ساکن تھا بچارا

نہ اس سے پیشتر دیکھا تھا حیرت کا یہ نظارہ

پدر تھا مطمئن بیٹے کے چہرے پر بحالی تھی

چھری حلقوم اسماعیل پر چلنے ہی والی تھی

مشیت کا مگر دریائے رحمت جوش میں آیا

کہ اسماعیل کا ایک رونگٹا کٹنے نہیں پایا

ہوئے جبریل حاضر اور تھاما ہاتھ حضرت کا

کہا بس امتحاں مقصود تھا ایثار و جرات کا

اطاعت اور قربانی ہوئی منظور یزدانی

کہ جنت سے یہ برہ آگیا ہے بہر قربانی

ہمیشہ کے لیے اس خواب صادق کا ثمر لیجیے

اس برے کو بیٹے کے عوض قربان کر دیجیے

غرض دنبہ ہوا قربان اسماعیل کے صدقے

ہوئی یہ سنت اس ایمان کی تکمیل کے صدقے

خطاب اس دن اسماعیل نے پایا ذبیح اللہ

خدا نے آپ کے حق میں فرمایا ذبیح اللہ (حفیظ جالندھری)

آج کی دلچسپ بات یہ ہے کہ کوئی حاجی آج عید کے دن عید کی نماز نہیں پڑھتا آج کا تیسرا اہم کام حجامت ہے ۔حاجی صبح سے ہی عبادت کی حالت میں ہے۔

جمرات ، قربانی ، حجامت

آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے والوں کے لیے تین مرتبہ یوں دعا فرمائی:

اے اللہ !سر منڈانے والوں کو بخش دے ۔

صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین نے عرض کی :

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! اور بال کٹوانے والوں کو؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اے اللہ !سر منڈانے والوں کو بخش دے ۔

صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین نے عرض کی : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! اور بال کٹوانے والوں کو ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اے اللہ !سر منڈانے والوں کو بخش دے ۔

صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین نے عرض کی :

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! اور بال کٹوانے والوں کو؟

فرمایا : اور بال کٹوانے والوں کو بھی ۔(صحیح مسلم # ١٣٤٨)

طوافِ افاضہ

اور اب چوتھا کام ہے طوافِ افاضہ

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَ لْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿سورۃ الحج # ۲۹﴾

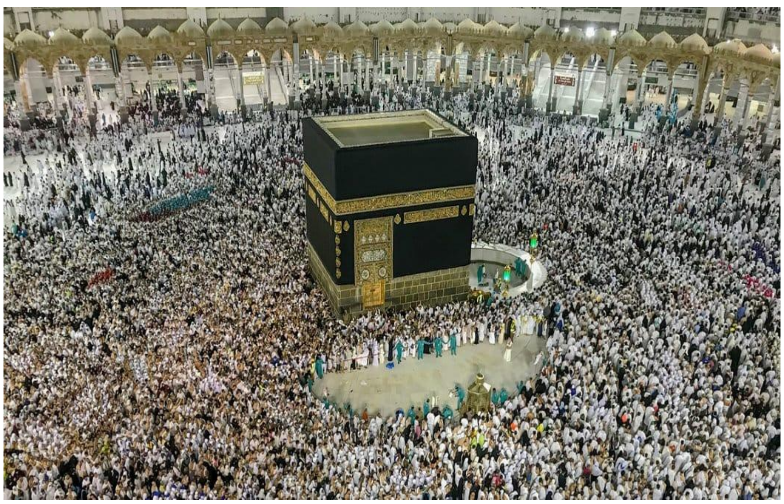

پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں۔

طواف افاضہ یا طواف زیارت ہر حاجی کے لیے ایک خوشی کا احساس ہے۔ یہ وہ زیارت ہے جس کے لیے حاجی اپنا سب کچھ اللہ کی خاطر چھوڑ کر آیا ہے۔

حرم میں ہی مبارک کا سلسلہ شروع ہوچکا ہے، کھجوریں بانٹی جا رہی ہیں۔

اس موقع پر یہ ذکر دلچسپی سے خالی نہیں کہ بیت اللہ کے عین اوپر ساتویں آسمان پر بیت المعمور ہے جو فرشتوں کی عبادت گاہ ہے وہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں جس فرشتے نے ایک دفعہ اس کا طواف کرلیا قیامت تک اس کی دوبارہ باری نہیں آئے گی۔ (صحیح البخاری # ۱۵۸۳)

طواف افاضہ کے بعد چونکہ ہم نے حج تمتع کی نیت کی ہے تو سعی بھی ضروری ہے لہذا شام تک فارغ ہوتے ہم منازل بلڈنگ اس دعا کے ساتھ پہنچتے ہیں کہ اب واپس منیٰ جانے کے لیے بس مل جائے کیونکہ اب پیدل چلنے کی طاقت ختم ہوچکی ہے ۔

حاجی احرام کی پابندی سے نکل چکے ہیں اور الحمد للہ منیٰ لے جانے کے لیے شاکر حج سروسز نے بس کا انتظام کر رکھا ہے۔ منیٰ میں ایامِ تشریق کے تین دن ابھی باقی ہیں۔ منیٰ کے خیمے میں مبارک باد کا سلسلہ جاری ہے۔ عید مبارک حج مبارک ،حج مقبول یا حاجی ۔

11

چھپے ہیرے

دس ذو الحج کا دن مسلسل عبادت کا دن تھا۔ ایک کے بعد ایک رکن کی ادائیگی ،مزدلفہ سے پیدل منیٰ آنا، منیٰ میں کنکریاں مارنا،پھر قربانی ،پیدل دوڑتے ہوئے مکہ کو جانا، طواف افاضہ اور سعی پھر واپس جب تھکن سے چور منیٰ کو لوٹے تو خیمہ ہمارا چمک رہا تھا یعنی جیسا ہم 33 خواتین چھوڑ کر گئے تھے،ویسا نہ تھا باتھ روم بھی صاف تھے اور یہ ساری صفائی 34 خواتین میں سے ایک خاتون نے کروائی تھی جو مکہ نہیں گئیں تھیں اور اس حکمت کی وجہ یہ تھی کہ جب کوئی نہ ہو تو تنہائی میں ذکر و ازکار کر سکیں اور ساتھ ہم تھکے حاجی جب واپس آئیں تو دعائیں سمیٹ سکیں۔

ابھی کچھ دن پہلے کی تو بات تھی کی بڑے بھائی صحن مکہ میں بیٹھ کر بڑے بیٹے کو سمجھا رہے تھے کہ معلوم ہے دل سے دعا کیسے نکلتی ہے؟

دل سے دعا جب نکلتی ہے جب آپ اپنے پیچھے آنے والے کا خیال کرتے ہیں ویسے کتنے ہی لوگ آپ سے دعا کا کہتے ہیں لیکن آپ دعا کس کو دل سے دیتے ہیں اسی کو نا جو آپ کا خیال کرے ۔ آپ پارک میں جائیں اور اپنا پکنک منا کر کچرا وہیں چھوڑ دیں تو آپ تو پکنک منا کر چلے گئے لیکن جو آپ کے پیچھے اب آرہا ہے اسی جگہ پکنک کے لئے تو گندگی دیکھ کر دل سے کیا نکلے گا اگر دعا لینی ہے تو صفائی کر کے اٹھیں ،آپ آٹومیٹک دعا کے مستحق بن جائیں گے ۔ اسی طرح آپ واش روم استعمال کرتے ہیں گندہ واش روم دیکھ کر کیا محسوس ہوتا ہے، تو لازم ہے جب آپ واش روم استعمال کریں تو صاف کرکے نکلیں تاکہ پیچھے آنے والا آپ کو دعا دے

آج یہ باحکمت خاتون ہم تمام حاجیوں کی دعا اپنے دامن میں سمیٹ گئیں۔

سوچا صبح ان سے ملاقات کریں گے کہ ایسے لوگوں سے کچھ نہ کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، صبح ان پر وقار اور نفیس خاتون نے بہت خوشی سے ہم سے ہاتھ ملایا ان کا دمکتا چہرہ اور ڈریسنگ دیکھ کر پھر ہمیں تائی امی کی یاد آئی انھوں نے تائی امی کی طرح مکسی زیب تن کی ہوئی تھی۔

اور پھر ایک ایک کر کے ماضی کی یادیں تازہ ہوتی چلی گئیں کہ ہماری تائی امی بھی خدمت میں دعا کو سمیٹ لینے میں کسی سے کم نہیں۔

ہمارا دو منزلہ مکان تھا اور جوائنٹ فیملی سسٹم۔ تائی جی دوسری منزل پر رہتی تھیں ۔تائی جی سے رابطے کے لیے دادی ماں کی پلنگ کی کھڑکی پر انٹر کام معلق تھا۔ جب ضرورت پیش آتی، کوئی مہمان آتا یا کوئی دعوت ہوتی، کسی کی طبیعت خراب ہوتی یا کسی بچے کو چوٹ لگتی، دادی جان کی انگلی ہوتی انٹر کام کا بٹن ہوتا اور دوسرے ہی لمحے ہماری جلو بائی لبیک کی صدا لگاتے ہوئے حاضر۔ نہ کوئی شکوہ، نہ شکایت، نہ

سیڑھیوں سے اوپر نیچے ہوتے کبھی ان کے پاؤں دکھے،اس زمانے میں جیبوں میں مبائل نہ تھے لیکن دل حاضرِ خدمت تھے ۔

خیمے کی ان نفیس سی خاتون اور ہماری جلو بائی جیسے یہ قیمتی ہیرے بہت ہی نایاب ہیں، ان ہیروں کی چمک میں اپنی آنکھیں بند کرنے کے بجائے ان کی چمک اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش انسان کو انسانیت کی منزلیں طے کراتی ہے۔

خیمے کا اندرونی منظر

منیٰ کی شامیں

دس ذی الحج کے بعد حاجی کا قیام منیٰ میں ہوتا ہے جسے ایام تشریق کہتے ہیں۔ منیٰ کی شامیں کیا ہیں؟ گویا ہماری خیمے کی رونق اماں جی سمیت ساری ہی خواتین بچپن کی وادی میں لوٹ آئی ہیں۔

ہمارے خیمے کے باہر ہی فریزر ہے جس میں جوس ،آئس کریم ،سوفٹ ڈرنک لبن ہر وہ چیز ہے جو بچوں کی عید ہے۔ صبح ناشتہ کے بعد چائے کا دور چلتا ہے۔ پھر ذکر و اذکار۔پھر جوس کی باری آتی ہے۔ جوس پارٹی کے بعد جمرات کا وقت ہوتا ہے وہاں سے فارغ ہوکر سوفٹ ڈرنک کی باری آتی ہے۔ اور شامیں آئس کریم کے لیے وقف ہیں ۔اماں جی مزے سے ایک کے بعد ایک آئس کریم کھائے چلی جاتی ہیں۔کتنی ہی بار ان کو سمجھا چکے اماں آپ کو شوگر ہے اب آئس کریم کو ہاتھ لگایا آپ کے بیٹے سے شکایت لگائیں گے

کہ اماں مانتیں نہیں۔ لیکن اماں واقعی بچپن کی وادی میں اتر چکی ہیں وہ معصومیت سے مسکراتی ہیں ایک اور آئسکریم فریزر سے نکالتی ہیں اور پھر شروع ،گویا اب پنجاب جاکر ہی بچپن کی وادیوں سے آمد ہوگی۔

اماں جہاں شوگر کی پابندیوں سے آزاد ہیں وہاں کولیسٹرول بھی ان کا آج کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ آج ہمارے لنچ میں بقر عید کا مزہ ہے۔ اماں کی فیورٹ ڈش پائے حاضرِ خدمت ہیں۔پنجابی میں اماں پائے کو کھڑاولے کہہ رہی ہیں۔ اماں جی جس قدر رغبت فرما رہی ہیں، ہم اسی قدر اس سے خوف کا شکار ہیں۔ ہماری نازک طبیعت کسی صورت اماں جی کے کھڑاولے پر آمادہ نہیں۔ منی کی اس خیمہ بستی میں ان کھڑاولوں نے طبیعت میں تباہی مچائی تو طبیب کہاں سے لائیں گے ؟

سو ہم دور سے ہی اماں کو کھڑاولوں کے ساتھ دیکھ کر خوش ہوتے رہے۔

آج منیٰ کی اس وادی میں سہلیوں کے ساتھ چاند بھی دیکھا جو شق القمر کا واقعہ یاد کروا رہا تھا۔ ہزار سال پیچھے لے گیا یہی منیٰ کی وادی ہے، چاند بھی یہی ہے اور نبی علیہ السلام کی انگلی کا اشارہ ہے اور چاند یہیں اسی منیٰ کی وادی میں شق ہوا ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا اس کے پیچھے چلا گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی موقع پر ہم سے فرمایا تھا کہ گواہ رہنا۔(صحیح البخاری # ٤٨٦٤)

یہیں ہمارے خیمے کے پڑوس میں مسجد خیف بھی ہے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی علیہ سلام نے اس مقام پر نمازیں ادا کی تھیں ۔

ہمارے خیمے میں مسجد خیف کی اذان صاف سنائی دیتی ہے۔ لیکن خاردار تاروں کی باڑ لگا دی گئی ہے اس سمت جانا ممکن نہیں۔

یہیں مسجد خیف کے پڑوس میں شبستاں کا خیمہ نصب ہے۔ وہ لندن سے برطانوی ہواؤں کو چیرتی لبیک کی صدا بلند کرتی آ ئی ہیں۔ لیکن ملاقات ممکن نہیں کہ حج کے دن اللہ کے دن ہیں اسمارٹ فون کا سفر میں کام نہیں اور شبستاں کا نمبر اسمارٹ فون میں قید ہے۔

سو نمبر کا قیدی حاجیوں کے نظم و ضبط کو قائم رکھنے کے لیے لگائی مسجد خیف کے پاس لگی اس باڑ کو قبول کر کے صبر ہی کر سکتا ہے۔

موسم حج اور مہنگائی

یوں تو الحمدللہ ہمیں کوئی چیز خریدنے کی ضرورت نہ پڑی تین وقت کا کھانا، پانی ، چائے، پھل سب گروپ لیڈر کی ذمہ داری تھی جو انھوں نے احسن طریقے سے نبھائی۔گھر جیسا گرما گرم کھانا سلاد کی خوبصورت کٹنگ کے ساتھ گروپ لیڈر کو ہر حاجی کی دعا کا مستحق بنا گیا ۔

اس کے علاوہ میدان عرفات تک ہمارے پاس بس کی سہولت تھی لیکن اس کے بعد عرفات سے مزدلفہ ، مزدلفہ سے منیٰ ، منیٰ کے کیمپ سے جمرات ، جمرات سے مکہ طواف افاضہ کے لئے ۔ یہ سارا سفر پیدل طے کرنا تھا لہذا اس پیدل سفر میں معلوم ہوا کہ مہنگائی کا وہی عالم ہے جو کراچی میں رمضان کے مہینوں میں ہوتا ہے ۔

ہمارے ساتھ کچھ ادھیڑ عمر خواتین تھیں ان کو ان کے بچے ویل چیئر پر سارا سفر طے کروارہے تھے ویل چیئر خریدنی پڑی کیونکہ کرائے پر دستیاب ویل چیئر کا کرایہ خریدی ویل چیئر سے بھی زیادہ تھا ۔

سانس کی مریضہ خاتون نے مکہ کے لئے جب ٹیکسی کا کرایہ معلوم کیا تو 1000 ریال کا سن کر اکھڑی سانسیں ایسی بحال ہوئیں تمام حاجیوں کو پیچھے چھوڑ سب سے پہلے مکہ پہنچ گیئں ۔

ویسے تو ہمیں مردوں کی ٹنڈ سے کوئی غرض نہیں لیکن جب پیدل چلتے چلتے تھک کر ایک حجام کی سیڑھیوں پر بیٹھے تو ایک باباجی ویل چیئر پر تشریف لائے بابا جی کو دیکھ کر محترم حجام خود بابا جی کے پاس آئے اور اپنی دکان میں لے جانے جانے لگے۔باباجی نے ریٹ پوچھے تو 40 ریال کا سن کر چیخ نکل گئی۔ حجام کو خوب ڈانٹا:

معلوم بھی ہے چالی ریال پاکستانی کتنے ہوتے ہیں اب ہم ہزار روپے کی ٹنڈ کرائیں گے۔باباجی ٹنڈ کرائے بغیر ہی ناراض ہوکر چلے گئے، حجام کا رویہ اور باباجی کی ناراضگی دیکھ کر دل بہت بوجھل ہوا۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ تو کم ہیں آگے تو 50 ریال ہیں۔

یعنی وہ کام جو عام دنوں میں 5 کا ہوتا ہے آج عید والے دن 0 صفر آگے لگا دیا گیا ہے

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿سورة التكاثر # ١﴾

تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے۔

اندازِ تخاطب

حج کے اس بابرکت سفر میں اتنے حاجیوں کو سنبھالنا اور کسی حاجی سے الجھے بغیر اخلاق سے مخاطب کرنا ،یہ عرب مہمان نوازی کا ہی خاصہ ہے ۔

حاجیوں کو انتہائی محبت سے یا حاجی ، یا حاجی پکارتے ہیں ۔

چہرے پر نہ تو بیزاری ہے نہ ہی تھکن ،مسکرانا اور نماز کے وقت حاجیوں کو جگہ پر صفیں درست کروانا ،اس کے علاوہ مخاطب کرنے کے لئے ابے ، اوے یا سیٹی مارنے کا کوئی رواج نہیں بلکہ انتہائی مہذب انداز میں محمد پکارا جاتا ہے یا عبداللہ کی صدا لگائی جاتی ہے ۔اتنے خوبصورت نام سے پکارنا گویا خود پکارنے والے کی اعلی تربیت کی دلیل ہے۔

ہماری صف میں بھی ایک خدمت گار خاتون آئیں۔ ان کی خدمت کا انداز نرالا ہے ، ہاتھ میں ہینڈ اسپرے ہے اور سب سے مسکرا مسکرا کر مخاطب ہیں: زم زم ـــــ زم زم ۔

یعنی کہ اگر اجازت ہو تو آپ کے چہرے پر اسپرے کروں ۔ جو خاتون چہرہ آگے کرتی اس کو دعا کے ساتھ زم زم کا چھڑکاؤ کرتی ہیں اور مسکرا کر آگے نکل جاتی ہیں ۔

یہ حجّاج اکرام کی خدمتیں ،

نہ بھولے گی دنیا تیری عظمتیں،

لبوں پر تبسّم سجائے ہوئے ،

یہ بہرِ تواضع ہیں آئے ہوئے،

کمی ہو نہ کوئی مدارات میں ،

ہے ساری تگ و دو اسی بات میں،

نہ سورج کے سنگین بھالوں کا غم،

نہ جلتی زمیں، ریگزاروں کا غم،

ہے ماتھے پہ لیکن نہیں کوئی بل ،

تھکن سے ہے ٹوٹا بدن ، پاؤں شل،

ہیں بس پیش پیش اُن کی خدمات میں،

یہ بے لوث و مخلص ہیں جذبات میں،

نمائش سے خالی ہیں ہر بات میں ،

یہ گم ہیں فقط رب کی ہی ذات میں،

رہو تم سدا، شاد و خرّم رہو ،

اے حجّاجِ اکرام کے خادمو!

مبارک ہو تم کو یہ طرزِ عمل ،

ہے راحت رسانی تمہارا عمل،

خدا کے ہیں محبوب بندے وہی ،

جو کرتے ہیں مخلوق کی دل دہی،

(بشریٰ شمیم بنت عبد المجاہد)

انسان کی شخصیت اس کے اندازِ تخاطب سے ہی جانی جاتی ہے۔ہمارے منہ سے نکلا ہوا لفظ خود ہماری شخصیت کی ترجمانی کرتا ہے ۔

جب ہم کوئی بات کر رہے ہوتے ہیں یا مخالف کو مخاطب کر رہے ہوتے ہیں تو گویا الفاظ اس کے دل پر پھینک رہے ہوتے ہیں ۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿سورة ق # ١٨﴾

کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگراں موجود نہ ہو۔

مسجد حرام کی ایک خادمہ نے بھی ہمارے دل پر نرم ونازک الفاظ کا چھڑکاؤ اسوقت کیا، جب ہم حج کر چکے اور مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوئے تو پر جوش انداز میں کہا : یا حاجی ، حج مقبول ان شاء اللہ ۔

خادمہ کی دعا کیا تھی ؟ دل میں اندر تک ٹھنڈک ہی ٹھنڈک تھی ۔جو ہم کو یہ پیغام دے گئ : اچھے لفظ دلوں کی آبیاری کرتے ہیں ۔

زیارتیں

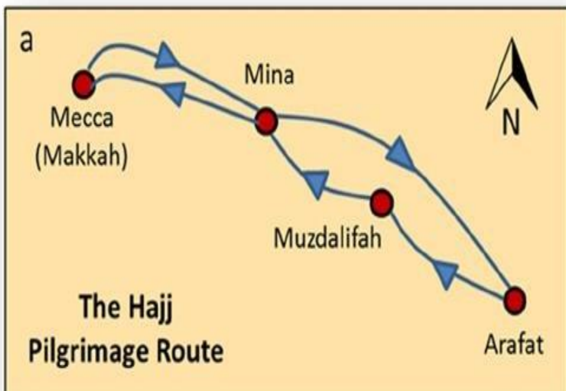

آج چودہ ذوالحج مکہ مکرمہ کے اہم مقامات کی زیارت کا دن ہے،لیکن زیارت بس خالی سی ہے۔ہر کوئی حج کے بعد نڈھال بس آرام کرنا چاہتا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ زیارت مکہ کی جگہیں حاجی دوران حج خوب دیکھ چکا ہے۔وہ منیٰ گیا ،پھر عرفات، پھر مزدلفہ، پھر جمرات ،وہاں سے قربانی اور پھر طواف افاضہ کے بعد دوبارہ منیٰ کے ایام تشریق۔

اب ہڈی ہڈی جوڑ جوڑ جواب دے چکا ہے لیکن مکہ کی گلیوں میں پھر مسافر کب آئے گا ؟ سو چاہے بس خالی ہو دل تو اپنا شاد ہے۔ زیارت کے اہم مقامات میں غار حرا اور غار ثور کے علاوہ شہر ویراں کی بھی جھلک ہے ۔

راستے میں یا حاجی یا حاجی کی صدائیں بلند کرتے تاجر بھی ہیں۔

حاجی کچھ خریدے یا نہیں لیکن تسبیحات، جائے نماز اور کھجور خریدے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہی حاجی کا بنیادی ہدیہ ہے جو قیمت کے اعتبار سے حاجی کی پہنچ میں بھی ہے اور اٹھانے میں بھی کم وزن ہے۔

جہاں حاجی حضرات جائے نماز ، تسبیح اور کھجور لے کر وطن کو لوٹے ہیں وہاں شبستاں کے عشق کو سلام دیار حرم سے پودینہ لیے چلی آ رہی ہیں۔

ایک دن ہمیں تڑپانے کے لیے تازہ پودینہ کا دیدار کروایا پودینہ ہماری کمزوری ہے اس کا ارومہ واٹسیپ پر پاگل کئے دیتا ہے۔ لیکن یہ کوئی عام پودینہ نہیں۔ یہ توحج کی یادگار ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کو الوداع کہتے ہوئے پودینہ ساتھ لیتی گیئں اور پھر لندن جاکر اس کی نشونما کی

کہ جب تک پھلے گا،پھولے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی ہوائیں، خوشبوئیں آتی رہیں گی،

حج کی یادیں تازہ رہیں گی چار سال ہوگئے پودینہ ماشاء اللہ شاد و آباد ہے۔

غارِ حرا

یہ وہ بابرکت غار ہے جہاں قرآن کریم کی برکت پھوٹی،

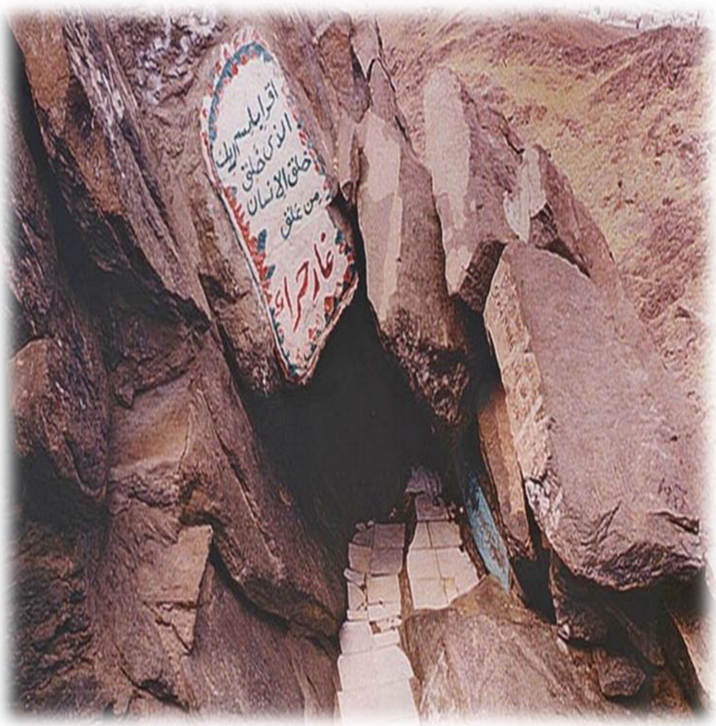

بابرکت ہستی کی جانب سے ،

اس کا برکت والا کلام ،

برکت والے شہر میں،

برکت والے مہینے میں ،

برکتوں والے قاصد جبریلِ امین

،برکتوں والے پیغمبر خاتم

النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لے کر حاضر ہوئے ،برکت در برکت در

برکت !

وحی کی ابتداء :

رسولﷺ پر وحی کا ابتدائی دور اچھے سچے پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صحیح اور سچا ثابت ہوتا۔ پھر من جانب قدرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم تنہائی پسند ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غار حرا میں خلوت نشینی اختیار فرمائی اور کئی کئی دن اور رات وہاں مسلسل عبادت اور یاد الٰہی و ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ جب تک گھر آنے کو دل نہ چاہتا توشہ ہمراہ لیے ہوئے وہاں رہتے۔ توشہ ختم ہونے پر ہی اہلیہ محترمہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور کچھ توشہ ہمراہ لے کر پھر وہاں جا کر خلوت گزیں ہو جاتے، یہی طریقہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حق منکشف ہو گیا۔

پہلی وحی :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا ہی میں قیام پذیر تھے کہ اچانک جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد! پڑھو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے بھینچا کہ میری طاقت جواب دے گئی، پھر مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھو، میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس فرشتے نے مجھ کو نہایت ہی زور سے بھینچا کہ مجھ کو سخت تکلیف محسوس ہوئی،

پھر اس نے کہا کہ پڑھ! میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ فرشتے نے تیسری بار مجھ کو پکڑا اور تیسری مرتبہ پھر مجھ کو

بھینچا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ پڑھو اپنے رب کے نام کی مدد سے جس نے پیدا کیا انسان کو، خون کی پھٹکی سے بنایا، پڑھو اور آپ کا رب بہت ہی مہربانیاں کرنے والا ہے۔ پس یہی آیتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام سے سن کر اس حال میں غار حرا سے واپس ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اس انوکھے واقعہ سے کانپ رہا تھا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دلجوئی:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمبل اڑھا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈر جاتا رہا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا اور فرمانے لگے کہ مجھ کو اب اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ڈھارس بندھائی اور کہا کہ آپ کا خیال صحیح نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں، آپ تو کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں، مفلسوں کے لیے آپ کماتے ہیں، مہمان نوازی میں آپ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں۔

ورقہ بن نوفل کی پیش گوئی :

پھر مزید تسلی کے لیے خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو ان کے چچا زاد بھائی تھے اور زمانہ جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے اور عبرانی زبان کے کاتب تھے، چنانچہ انجیل کو بھی حسب منشائے خداوندی عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے۔(انجیل سریانی زبان میں نازل ہوئی تھی پھر اس کا ترجمہ عبرانی زبان میں ہوا۔ ورقہ اسی کو لکھتے تھے) وہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان

کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بیان کیے اور کہا کہ اے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبانی ذرا ان کی کیفیت سن لیجیے! وہ بولے کہ بھتیجے آپ نے جو کچھ دیکھا ہے، اس کی تفصیل سناؤ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے از اول تا آخر پورا واقعہ سنایا، جسے سن کر ورقہ بے اختیار ہو کر بول اٹھے کہ یہ تو وہی ناموس (معزز راز دان فرشتہ) ہے جسے اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا۔ کاش، میں آپ کے اس عہد نبوت کے شروع ہونے پر جوان عمر ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے؟ (حالانکہ میں تو ان میں صادق و امین و مقبول ہوں) ورقہ بولا ہاں یہ سب کچھ سچ ہے۔ مگر جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر

آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہو گئے ہیں۔ اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ زمانہ مل جائے تو میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔ مگر ورقہ کچھ دنوں کے بعد انتقال کر گئے۔ پھر کچھ عرصہ تک وحی کی آمد موقوف رہی۔ (صحیح البخاری : 3)

دلچسپ بات --

اسلام کا پیغام سب سے پہلے ایک عورت تک پہنچا ۔

سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی ایک عورت ہی ہیں ۔

وقت کے پیغمبر کو تسلی دینے والی ایک خاتون ہی ہیں ۔

خود تو تسلی دیتی ہی ہیں مزید ورقہ بن نوفل کے پاس لے جاتی ہیں پوری طرح ممکن حد تک شوہر کی دلجوئی کرتی ہیں ۔

جبل ثور

یہ پہاڑ مکہ سے تقریباً ساڑھے چار کلو میٹر جنوب میں ہے۔

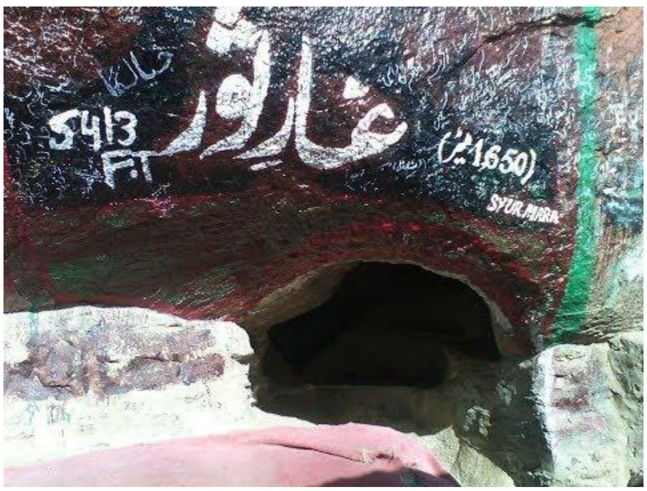

اس پہاڑ کے اوپر وہ غار ہے جس نے ہجرت مدینہ کے وقت تین راتیں نبی علیہ السلام اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مشرکین مکہ سے چھپائے رکھا، غار ثور میں سیدھے کھڑے ہوں تو سر چھت سے لگتا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنی ہجرت کہانی بیان فرماتے ہیں :

جب ہم غار ثور میں چھپے تھے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر مشرکین کے کسی آدمی نے اپنے قدموں پر نظر ڈالی تو وہ ضرور ہم کو دیکھ لے گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابوبکر! ان دو کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔ (صحیح البخاری # ٣٦٥٣)

اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا‌ ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَتَهٗ عَلَيۡهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا السُّفۡلٰى‌ ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الۡعُلۡيَا‌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ

﴿التوبة # ٤٠﴾

اگر تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے ان کی مدد کی اس وقت جبکہ انہیں کافروں نے (دیس سے) نکال دیا تھا دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے پس جناب باری نے اپنی طرف سے

تسکین اس پر نازل فرما کر ان لشکروں سے اس کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں اس نے کافروں کی بات پست کردی اور بلند و عزیز تو اللہ کا کلمہ ہی ہے اللہ غالب ہے حکمت والا ہے ۔

حج کی تھکاوٹ کے سبب جبل ثور پر چڑھنے کی سکت مسافر میں نہیں بس کی کھڑکی سے ہی جبل ثور سے مصافحہ کیا۔

جواب میں اس وادی ہجرت نے یقین کے سفر کا درس دیا کہ ہجرت مدینہ کا یہ سفر درحقیقت یقین کا سفر تھا ، بھروسے اور توکل کا آبشار تھا، جس کا میٹھا پانی مدینے کی گلیوں میں بہنا تھا ۔ یہ اندھیرا غار اندھیرا نہیں تھا یقین کا چراغ اسی غار میں روشن تھا وہ روشنی عام روشنی تو نا تھی عرب و عجم کا نور تھی جہاں نبی علیہ السلام اپنے غار کے ساتھی سے کہہ رہے تھے :

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ

شہر ویراں

غار حرا اور غار ثور کے بعد بس کا گزر اسی خیموں کی بستی سے ہوا جو آج شہر ویراں کا نظارہ پیش کر رہی ہے اس شہر ویراں اور خالی خیموں کا نظارہ کیا ہے ؟ قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ کی کھلی آنکھوں تفسیر ہے:

اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّ هِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿البقرة # ٢٥٩﴾

یا اس شخص کی مانند جس کا گزر ایک بستی پر ہوا جو اپنی چھتوں کے اوپر اوندھی پڑی تھی،

اُس نے کہا:

اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو کیسے زندہ کرے گا؟

تو اللہ تعالیٰ نے اس کو سو سال تک موت دے دی،

پھر اس کو زندہ کیا اور پوچھا :

تم کتنی دیر رہے ؟

اُس نے کہا :

میں ایک دن یا اس کا کچھ حصہ ،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بلکہ تم سو سال تک رہے، سو اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو وہ بالکل بھی خراب نہیں ہوئیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو اور تاکہ ہم تمہیں لوگوں کے لیے نشانی بنائیں اور ہڈیوں کی طرف دیکھو کیسے ہم ان کو اٹھا کر جوڑتے

ہیں پھران کوگوشت پہناتے ہیں۔ پھر جب اس پرخوب واضح ہو گیاتواس نے کہا: میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والاہے۔

خاموش وادی اور خالی خیموں نے جب مسافر کو اداس دیکھا تو سرگوشی کی:

اللہ سبحانہ و تعالی مجھے آئندہ سال بالکل ایسے ہی آباد کرے گا جیسے سو سال بعد اپنے ولی کو بیدار کیا ۔جیسے تین سو سال بعد اصحاب الکھف کو جگایا۔

وہاں سالوں کی نیند ہے یہاں ایک سال کی ویرانی!

ٹھیک ایک سال بعد میری ویرانی پھر رونق میں بدلے گی۔ پھر خیمے آباد ہونگے۔ پھر تکبیر کی گونج ہوگی۔ پھر لبیک کی پکارا جائے گا ۔ہر سال میری زمین پر خیموں کا شہر بسنا اور پھر چند دنوں میں ویران ہوجانا حاجی کے لیے یہ پیغام ہے کہ دنیا بھی بس چند دنوں کی سوغات ہے۔

ابھی منی کے خالی خیموں کی سرگوشی جاری ہی تھی کہ ہماری بس میدان عرفات میں آکر رکتی ہے وہی میدان عرفات جس کے وقوف کے بغیر حاجی

کاجج قبول نہیں آج خاموش خاموش سا ہے اس خاموشی میں قرآن کریم کی اس آیت کا درس چھپا ہے:

وَ اضۡرِبۡ لَہُمۡ مَّثَلَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا کَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ فَاَصۡبَحَ ہَشِیۡمًا تَذۡرُوۡہُ الرِّیٰحُ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ مُّقۡتَدِرًا ﴿الکہف # ٤٥﴾

اورآپ اُنہیں دنیا کی زندگی کی مثال بیان کردیں جیسا کہ پانی جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا پھر اُس سے زمین کی نباتات خوب گھنی ہو گئیں پھر وہ چورا ہوگئیں،جسے ہوائیں اُڑائے پھرتی ہیں اوراللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہرچیزپر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

حاجیوں کی اصلاح و تربیت

حکومت سعودیہ کی خدمات میں ایک خدمت جو سب سے اعلی ہے اور سنہرے حروف سے لکھے جانے کی مستحق وہ ہم حاجیوں کی تربیت کا کام ہے ، اس سلسلے میں جگہ جگہ اور حج بس میں دوران سفر باقاعدہ پمفلٹ اور کتابیں تقسیم کی جاتی ہیں جو دنیا کی کئی زبانوں عربی ، اردو ، انگلش ، فرنچ ، ہندی ، بنگالی، ترکش میں حاجی کی سہولت کے لیے موجود ہیں۔

Ministry to distribute 8 Million copies of Holy Quran & its Translations to Hajj pilgrims

Ministry of Islamic Affairs to offer 8 Million copies of Holy Quran and its translations to Hajj pilgrims

The Ministry of Islamic Affairs in Saudi Arabia to distribute 8 million copies of the Holy Quran translations to the pilgrims this Hajj season. **Trending :** Saudi Arabia is offering 1 million sim cards with free internet to Hajj pilgrims

جس میں حاجیوں کی باقاعدہ تربیت کی گئی ہے:

صاف صفائی کی ہدایات ،صبر کی ہدایات ،میڈیکل ٹریٹمنٹ انفارمیشن، قرآن کریم کے علاوہ دیگر تربیتی کتابوں کی تقسیم ۔

کتابوں سے رشتہ نیا نہیں ،دادا جان سے تعارف دادی ماں نے ان کی کتابوں ہی سے کروایا دادی جان کا ڈرائنگ روم کیا تھا دادا جان کی لائبریری تھی۔ کتابوں کی ترتیب اور صفائی کا طریقہ دادی ماں سے سیکھا ، ہر مہینے کتابوں کی الماری سے کتابیں نکالنا اور ان کو جھاڑنا، ان کی جگہ تبدیل کرنا، کتابوں کے نیچے اخبار بچھانا،غرض دادا جان کی شیشے کی لائبریری کو چمکا کر رکھنا دادی ماں کے معمولات میں شامل تھا ۔

ہمیں محمد بن قاسم سے پہلا تعارف دادا جان کی لائبریری نے ہی کروایا۔ اس کے بعد جب جب محمد بن قاسم کو پڑھا ایک کسک ہی رہی کہ کاش کچھ عرصہ اور سندھ میں قیام کرتے تو عربی رائج ہوجاتی ۔اس عربی کی برکتوں سے قرآن و حدیث کا فہم ہی کچھ اور ہوتا ۔

اس کے علاوہ مشہور ڈاکٹر حمید اللہ کی کتابیں بھی پہلی بار دادا جان کی لائبریری میں ہی پڑھیں ۔حج کا قدیم سفر نامہ بھی اس لائبریری کی زینت تھا یہ غرناطہ کے ابن جبیر ہیں یہ آٹھ سو سالہ قدیم سفر نامہ 578 ہجری کا ہے۔مسافر صقلیہ، شام ، مصر، فلسطین،عراق، لبنان، اور حجاز مقدس کے مکمل احوال و مشاہدات اپنے قلم میں سمیٹتے ہیں ۔

اندلس کا یہ مسافر سفر حج کی محبت میں اپنا سارا سرمایہ لگا دیتے ہیں ،

دادا ابا کی لائبریری میں سعادتوں کے اس سفر کی جب داستان پڑھی تو حج کی سمجھ آئی اور پہلی بار اللہ سے حج مانگا ۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

حاجیوں کی دعوت اور طواف الوداع

آج طواف الوداع کی گھڑیاں ہیں ۔

حج مکمل کرنے کے بعد مکہ معظمہ سے رخصت ہونے سے قبل الوداعی طواف کرنا واجب ہے ۔ (صحیح مسلم # ۱۳۲۷)

لہذا بعد نماز عشاء اور طعام کے بعد واجب کی ادائیگی ہے ۔

اک اہم کام آج حاجیوں کی دعوت بھی ہے کیونکہ ہمارے ساتھ حج کے اس سفر میں بڑے بھائی ، ہمارے کزن سہیل بھائی اور ہماری ایک اور کزن ثنا بھی ہیں بڑی بھابھی اور سعدیہ بھابھی سے تو آپ کی ملاقات کرواہی چکے ہیں یہ ثنا بی بی کون ہیں ؟ ثنا ایک ایسی مستجاب الدعوات شخصیت ہیں کہ جن کی ایک آمین نے آج عاجز و عاصی کو فرش سے اٹھا کر عرش پر بٹھایا ہے ۔

واقعہ یہ ہوا کہ 2015 کی بقر عید اباجی کے ساتھ گزاری اور ثنا بی بی کی والدہ ہماری پاکستانی پڑوسن ہی نہیں بلکہ ذائقہ کی ملکہ بھی ہیں بس انھوں نے دعوت دی اور ہم ان کے خوان تک پہنچے اسی دسترخوان پر ہی ہم نے اگلے سال حج کی دعا کی اور ہمارے ساتھ بڑی بھابھی اور ثنا نے بھی آمین کہی اور آج اس آمین کی برکت سے ہم اس پاک زمین پر ہیں ۔

سو عجمان سے ہی یہ نیت تھی کہ ان شاء اللہ حج کی ادائیگی کے بعد حاجیوں کی دعوت لازم کرنی ہے لیکن ثنا اس دعوت میں شامل نہ ہوسکیں ان کے ساتھ پھر اگلے دن لنچ کا پروگرام مرتب ہوا اور باقی حاجیوں کے ساتھ بعد نماز عشاء مہمانوں کے ہی مشورے سے کلاک ٹاور میں پروگرام بنا ۔

دبئی کے برج الخلیفہ کے بعد دنیا کی یہ سب سے اونچی عمارت ہے۔

شیخ عبد اللہ بن عبدالعزیز کی ہدایت پر بننے والا کلاک ٹاور کئی لحاظ سے ممتاز ہے ۔

یہ سات ٹاوروں پر مشتمل ہے، مسجد الحرام کے بالکل سامنے تعمیر کیا گیا ہے ۔ مدینہ سے مکہ آتے وقت دور سے ہی سب سے پہلے اس کے گھڑیال پر نگاہ پڑی اور دل خوشی سے جھوم اٹھا کہ اب ہم مسجد الحرام کے بالکل قریب ہیں۔ پچانوے منزلوں کی اس بلڈنگ کی اونچائی 601 میٹر ہے ۔اس گھڑیال کو اٹھارہ میل کے فاصلے سے بھی بآسانی دیکھا جا سکتا ہے۔ چاروں طرف گھڑیال ہے۔ جس میں خوبصورت خطاطی کے ساتھ اسماء الحسنی کندہ ہیں ۔

اس ٹاور میں ایک لاکھ کے قریب لوگو کے لئے رہائش اور کاروبار کی سہولت ہے ۔کلاک ٹاور میں حاجیوں کی سہولت کے لئے باقاعدہ فوڈ کورٹ ہے اور

ہر طرح کے کھانے دیسی ، مغربی سب میسر ہیں ۔آج ہماری دعوت میں ٹیکساس چکن کی بہار ہے۔

ٹکساس چکن کیا ہے ؟

یہ کے ایف سی کی بہن ہے ۔

مکہ اور مدینہ میں زیادہ تر حاجیوں کا گزارا فاسٹ فوڈ پر ہی ہے اور خوب ہے اگر آپ پوچھیں گے کیوں ؟

تو اس کا آسان جواب یہ ہے کہ دوران سفر مسافر کو فاسٹ کام کرنا ہوتا ہے سو فوڈ بھی فاسٹ ہی چلتا ہے ۔

سالن، روٹی ،نان، پراٹھا اب نہیں چلتا بلکہ سب سے زیادہ کے ایف سی ، الفروج ،ٹکساس اور البیک کی فرائڈ چکن پسند کی جاتی ہیں ۔

اس کے لنچ باکس اٹھانا آسان ، اگر لنچ بچ جائے تو رات ڈنر میں کھانا آسان کسی کو ہدیہ کرنا چاہیں تو وہ بھی آسان۔

سب سے بنیادی بات کہ ہضم کرنا آسان آپ کا ہاضمہ خراب نہیں ہوتا گھی یا تیل میں ڈوبی بوٹیوں کا سالن یا پراٹھا طبیعت میں کسل پیدا کرتا ہے جو سفر کے اعتبار سے کسی طور مناسب نہیں۔ پھر اگر بچ جائے تو اس کو سنبھالنا ناممکنات میں سے ہے۔ اس لیے حاجی حضرات فاسٹ فوڈ یعنی بروسٹ یا برگر ہی پسند کرتے ہیں یا پھر زیادہ سے زیادہ زم زم اور فروٹ پر گزارہ کرتے ہیں۔ جس قدر ممکن ہو سفر میں کھانا کم سے کم ہی کھانا چاہیے۔ زیادہ کھانے سے بدہضمی کی شکایت سفر کو مشکل سے مشکل بنا دیتی ہے ۔

انواع اقسام کے ہر ملک کے کھانے حرم کی حدود میں ہی دستیاب ہیں ۔ یہ برکت کیا ہے ؟ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہی تو ہے۔جب بیابان وادی میں اماں ہاجر کو چھوڑا تو برکت کی دعا کے ساتھ چھوڑا :

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ

﴿ سورة ابراهيم # ٣٧﴾

پروردگار! میں نے ایک بے آب و گیاہ وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے۔ پروردگار! یہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں، لہذا تو لوگوں کے دلوں کو اِن کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کو پھل دے، شاید کہ یہ شکر گزار بنیں۔

ایسی دعا جس کی قبولیت کا مشاہدہ آج ہر حاجی کرتا ہے ۔

دعوت طعام کے بعد مہمانوں کے ساتھ ہی طواف الوداع کا پروگرام بنا ۔

مرد حضرات آگے آگے اور ہم خواتین ان کے پیچھے ۔ہم خواتین نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے کہ کہیں گم نہ ہوجائیں، بھائی کی چھوٹی عفیفہ کبھی اپنی امی کے ساتھ طواف کرنے لگتی ہیں تو کبھی بابا کے کندھے پر چڑھ جاتی ہیں ۔جب رش بڑھنے لگا اور سب کے ہاتھ چھوٹ گئے تو ہم نے سعدیہ بھابھی کی اجازت سے ان کے کندھے پر لٹکے بیگ کو پکڑ لیا۔

ہماری یہ نئی بھابھی ہماری طواف الواداع کی ساتھی ٹھہریں ۔

الحمد للہ بعد طواف ،مطاف میں کعبہ کے بالکل سامنے جگہ مل گئی ۔

کہ جاتے جاتے جی بھر کے کعبہ کا منظر دل میں بٹھالیں۔

وقت گزر رہا ہے ،

رکے گا نہیں ،

بات ہماری اب ،

یہ مانے گا نہیں ،

کعبہ کے سامنے سے ،

اب ہٹنا نہیں ،

جسم ساتھ جائے گا،

دل اب رہے گا یہیں۔

زم زم تیری برکتیں

ابراہیم علیہ السلام نے جب ہاجرہ کو مکہ کی وادی میں چھوڑا تو ساتھ کھجوروں کی تھیلی اور پانی کا مشکیزہ بھی تھا کیا معلوم تھا کہ جب یہ مشکیزہ ختم ہوگا تو ایسا پانی پھوٹے گا جس سے نسلیں سیراب ہونگی ، وہ پانی جو حاجیوں کے دل کی راحت اور سکون ہوگا ۔

زم زم کیا ہے؟

اماں ہاجر کے یقین کی زندہ کہانی ہی تو ہے۔

روئے زمین پر زم زم سے زیادہ بابرکت مشروب اور کوئی نہیں ۔

یہی تو وہ زم زم ہے کہ جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل دھویا گیا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ جبریل علیہ السلام آئے ، آپ کو پکڑا ، زمین پر لٹایا ، دل نکالا، اسے چیرا ، اور اس میں سے ایک ٹکڑا نکال کر پھینک دیا ،اور فرمایا:

یہ آپ میں شیطان کا حصہ تھا ۔

پھر زم زم کے پانی سے دھو کر بند کر دیا اور اس کی جگہ میں رکھ دیا۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

میں آپ کے سینہ مبارک میں سلائی کے نشان دیکھا کرتا تھا (صحیح مسلم # ١٦٢٠)

اسی طرح دوسری مرتبہ سفر معراج کے وقت آپ علیہ السلام نے فرمایا:

جبریل علیہ السلام اترے ،انھوں نے میرا سینہ کھولا ،پھر اسے زم زم کے پانی سے دھویا،پھر سونے کا تھال لائے ،جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا

تھا۔انھوں نے ان دونوں چیزو ں سے میرا سینہ بھر دیا،پھر سینہ اسی طرح بند کر دیا۔

پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمانوں کی طرف لے چڑھے۔ (صحیح البخاری # ۳۳۴۲)

زم زم پر یقین کی ہماری کہانی بھی دلچسپ ہے:

یہ دو سال پہلے کی بات ہے درمیانی انگلی پر چھوٹا سا دانہ ابھرا۔

یہ سوچ کر نظر انداز کرتے رہے کہ روٹی پکاتے وقت توے پر ہاتھ لگنے کی وجہ سے پھوپلا ہوا ہے۔اس سال ماہ رجب میں اس دانے میں خارش شروع ہوئی اور دانہ مزید انگلیوں میں پھیل گیا،ساتھ ساتھ یہی دانہ ناک پر بھی ابھرا اور عجیب و غریب مسہ کی شکل اختیار کر گیا۔جو مسلسل پھیل رہا تھا، خارش الگ۔فوری اقدامات کے لئے مسنون دعا کا سہارا

بِاسْمِ اللهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهِ سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا

اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ، تاکہ ہمارے رب کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا دی جائے۔

پاک مٹی میں شفا رکھنے والے نے رحمت کی ،اس دعا کی برکت سے دانے کا پھیلنا رک گیا اور خارش میں افاقہ ہوا ۔

لیکن دانے کی وجہ سے اب شکل عجیب سی لگنے لگی کہ بچے بھی کہنے لگے:

امی بالکل اچھی نہیں لگ رہی ہیں ۔ جو دیکھتا اپنے مشورے سے نوازتا ۔

مسجد نبوی میں ایک سندھی خاتون کہنے لگیں:

بھابھی اک بات کہوں برا تو نہیں مانو گی ؟میرے شوہر عمان میں سرجن ہیں بہت عورتیں آتی ہیں ان کے پاس آپ بھی یہ دانہ کٹوالو ۔

ہمارے قافلے کی فرنچ خاتون نے مشورہ دیا کہ گھر جا کر سب سے پہلے استخارہ کرنا اور اس دانے کی سرجری کروانا۔

ہماری خیمے کی رونق اماں جی کہنے لگیں سب سے پہلے جاکر یہ دانہ اکھڑوانا ۔
مجھے بھی ہوا تھا میں نے کٹوایا تھا ۔

مزدلفہ میں ملتانی خاتون نے درگاہ میں جھاڑو رکھوانے کا مشورہ دیا کہ ایسا
کرنے سے دانے صاف ،چہرہ شاداب ۔

مسجد حرام میں بڑے بھائی سے ملاقات پر نہ دعا نہ سلام۔ بھائی میرا چہرہ
دیکھ کر دل تھام کر بولے : تمھاری ناک کو کیا ہوا؟

ان کی تسلی کے لئے کہا کہ ڈاکٹر کا اپائنٹمنٹ لے لیا ہے حج کے بعد
سرجری سے صحیح ہو جائے گا تسلی رکھیں ۔

ہماری بھابی کو کہاں تسلی ہونی تھی جھٹ ہماری تصویر لے لی کہ کراچی
جاکر فیملی ڈاکٹر کو دکھاؤں گی ۔حج کے سفر میں ہمارے معمولات میں ایک یہ
بھی شامل تھا کہ دانے کو وقفے وقفے سے زم زم سے دھونا۔اس سے فائدہ یہ
ہوا کہ دانہ بڑھنا رک گیا اور خارش ختم ہوگئی ۔

حج سے واپسی پر سب سے پہلا کام یہ کرنا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کی اک پرانی مریضہ کو زم زم پلانے جانا تھا ۔وجہ اس کی یہ تھی کہ انھوں نے ہمارے سفر کے لئے دنیا جہاں کے بسکٹ بھجوائے تھے اور ہم سفر کی تیاری میں شکریہ کا فون تک نہیں کرپائے ،لہذا آنٹی جی کے گھر جانا لازم تھا۔ہماری شکل دیکھ کر آنٹی جی کو کرنٹ لگا ۔اپنے موبائل سے اپنی پکچر دکھانے لگیں کہ ان کی آنکھ پر بالکل ویسا ہی دانہ تھا جیسا ہماری ناک پر ۔

آنٹی جی نے کہا :

میں آنکھ کی ڈاکٹر کے پاس گئی کچھ فائدہ نہ ہوا 500 درہم بے کار ہوئے۔میں اسکن کی ڈاکٹر کے پاس گئی کچھ فائدہ نہ ہوا 500درہم بے کار ہوئے۔میں اسپشلسٹ کے پاس گئی اس کو سمجھ میں نہیں آیا تو اپنی تسکین کے لئے بیسیوں ٹیسٹ لکھ کر دے دیئے۔خون ٹیسٹ،فلانا ٹیسٹ ،یہ ٹیسٹ، وہ ٹیسٹ ۔آخر ڈاکٹر کو صبر نا آیا کینسر ٹیسٹ لکھ دیا۔

پھر میرے دماغ کا میٹر گھوما ، گھر پہنچ کر میں نے بچوں سے کہا :

خبردار جو کسی ڈاکٹر کا نام لیا اب میرا علاج زم زم کرے گا ۔ صبح شام زم زم میں آنکھ بھگوتی الحمد للہ ایک مہینے میں دانہ سوکھ گیا۔

آنٹی جی کی کہانی سن کر دل یقین اور اطمنان سے بھر گیا ۔

ڈاکٹر صاحب سے کہا : کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا میرا علاج اب زم زم ہی کرے گا۔ ہمارے یقین کو دیکھ کر ڈاکٹر صاحب ہم سے بھی زیادہ یقین کے ساتھ کہنے لگے: جی زم زم ہی میں شفا ہے ۔اگر زمزم ختم ہو گیا تو اور لے آئیں گے لیکن علاج زم زم ہی کرے گا ۔ہم بھی صبح شام دانے کو زم زم میں بھگوتے رہے ۔

پندرہ دن کے بعد دانہ ایسا ہوگیا کہ کسی نے سرجری کی ہو ۔

بچے کہنے لگے : اماں ایسا لگتا ہے جیسے دانہ کٹواکر آئی ہیں اور ایک مہینے بعد دانہ ایسا صاف جیسے تھا ہی نہیں۔

زم زم کی برکتیں لکھنے بیٹھیں تو یقینا کاغذ و قلم ختم ہوجائیں برکتیں ختم نہ ہوں۔ایک برکت کا ذکر نا کروں تو شاید بات ادھوری رہ جائے منیٰ کے خیموں میں نمرہ جی سے ایک دن کی ملاقات گویا ایسے محسوس ہوئی جیسے صدیوں کا تعلق ہو۔ منیٰ کی وادی میں یہ دوستی دل کی قربت اور دل کی باتوں کا سبب بنی اور نمرہ جی کہنے لگیں:

چار سال ہوگئے لیکن گود خالی ہے پلیز میرے لیے دعا کیجئے۔

بھلا کوئی حاجی خالی ہاتھ بھی لوٹا ہے ؟تو پھر نمرہ جی کیوں خالی رہیں۔

ہم نے کہا ان شاء اللہ اگلے سال اس دن آپ کی گود خالی نہیں ہوگی۔ خوب خوب زم زم پیئیں اور دعا کیجئے۔زم زم کی برکتیں کیا پھوٹیں ٹھیک ایک سال کے اندر نمرہ جی کی خوشی میں ڈوبی آواز گونجی۔

" اللہ نے حج کا تحفہ عطا کیا اور گود میں ننھا وجود تھا "۔

صرف نمرہ ہی نہیں انعم جی کے گھر بھی بہار آئی دونوں نے اپنی بیٹیوں کا نام سارہ رکھا۔ ہم نے حیرت میں پوچھا: ہمارا نام تو ہماری دادی ماں نے سارہ رکھا اور اس لیے رکھا کہ ہم حج کے مہینے میں وارد ہوئے اگر ہم لڑکا ہوتے تو لازماً ابراہیم ہوتے۔

دادی ماں نے سوچا ابراہیم نا سہی ان کی زوجہ سہی۔

لیکن آپ لوگوں نے کس خوشی میں اپنی اولاد کا نام سارہ رکھا شاید حج کے تحفہ کی خوشی میں ۔ان ساراؤں کی آمد کی خوشی میں ڈاکٹر صاحب سے کہا :

آج تک آپ ہم سے ایمپریس نا ہوئے لیکن ان پندرہ دنوں میں ہماری سہیلیاں ہم سے اپمریس ہوگئی ہیں۔ دیکھیے اپنی اولاد کا نام ہمارے نام پر رکھ رہی ہیں ۔چائے کا گھونٹ بھرتے ڈاکٹر صاحب نے جب یہ بات سنی تو چائے جیسے حلق میں اٹک گئی! بس گھٹی گھٹی آواز نکلی تو فقط اتنی کہ

آپ کی سہیلیاں اگر آپ سے اپریس ہوگئیں تو یقیناً اندھی ہوگئیں!

فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿سورة الجاثية # ٣٦﴾

پس تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو زمین اور آسمانوں کا مالک اور سارے جہان والوں کا پروردگار ہے

وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴿سورة الجاثية # ٣٧﴾

زمین اور آسمانوں میں بڑائی اُسی کے لیے ہے اور وہی زبردست اور دانا ہے

الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ (دعا)

یا اللہ ! قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے،

میرا سرمایہ حیات میرا اخلاق بنا دے،

میری روح کو سیراب کر اس قرآن کے ذریعے،

تو عطا کر النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اس قرآن کے ذریعے، ﴿ الفجر # ۲۷ ﴾

تیری رحمت ، تیرا کرم ، تیرا نور ہوجائے،

یہ قرآن ، تیری رضا کا ذریعہ ہوجائے،

جب ملوں تجھ سے تو راضی ہونا،

آخرت میں تیرا دیدار ، تیرا دیدار ہوجائے،

وُجُوهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ کو مقدر کردے، ﴿ القیامۃ # ۲۲ ﴾

اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ کو مقدر کر دے، ﴿ القیامۃ # ۲۳ ﴾

میری منزل میرا شوق تیرا دیدار ہے مولی،

یہ قرآن دل کا اطمنان ہے مولی،

أُوۡتِیَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ کو مقدر کر دے،﴿سورة الحاقة # ١٩﴾

فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ کو مقدر کر دے،﴿سورة الحاقة # ٢١﴾

تو لکھ دے مقدر میں جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿سورة الحاقة # ٢٢﴾

تو لکھ دے مقدر میں قُطُوۡفُهَا دَانِيَةٌ ﴿سورة الحاقة # ٢٣﴾

وہ وقت کہ جب میں کہوں سب سے،

هَآؤُمُ اقۡرَءُوۡا كِتٰبِيَهۡ ﴿سورة الحاقة # ١٩﴾

اِنِّىۡ ظَنَنۡتُ اَنِّىۡ مُلٰقٍ حِسَابِيَهۡ ﴿سورة الحاقة # ٢٠﴾

اس وقت تو کہنا میرے اللہ مجھ سے،

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿سورة الحاقة # ٢٤﴾

الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ قرآن کے ساتھ گزرے خوبصورت دن!

(سارہ بنت حفیظ الرحمن)

جزاک اللہ خیرا کثیرا

مزید بک لٹ کے لیے ہماری ویب سائٹ پر تشریف لائیے

https://urdustoryland.pharmexdm.com/

اسلامک نالج کے لیے ہمارے چینل اردو اسٹوری لینڈ کو سبزکرائب کیجئے

https://www.youtube.com/channel/UCX4D49-auwmhIT3t8xd3PvQ

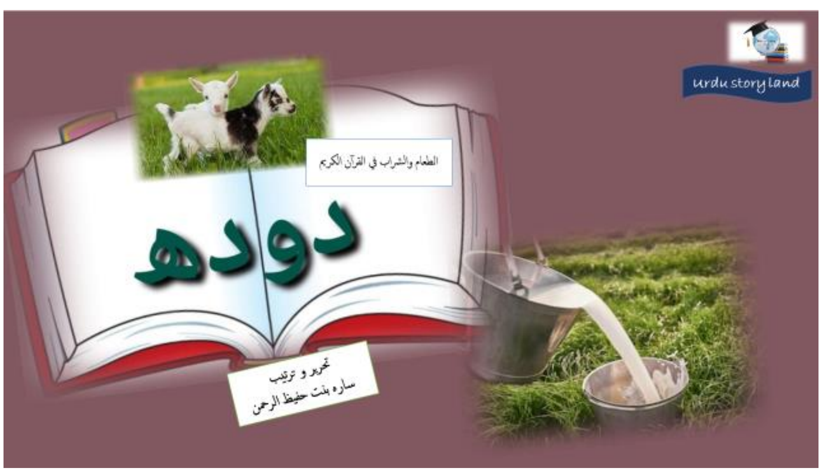

قصص القرآن
ہاروت اور ماروت
تحریر و ترتیب
سارہ بنت حفیظ الرحمن

قصص الانبیاء
Urdu story land
یونس علیہ السلام
تحریر و ترتیب
سارہ بنت حفیظ الرحمن

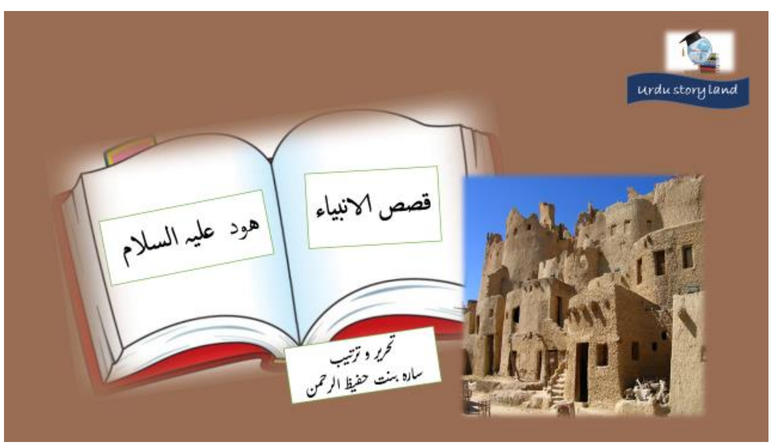
Urdu story land
قصص الانبیاء
ھود علیہ السلام
تحریر و ترتیب
سارہ بنت حفیظ الرحمن

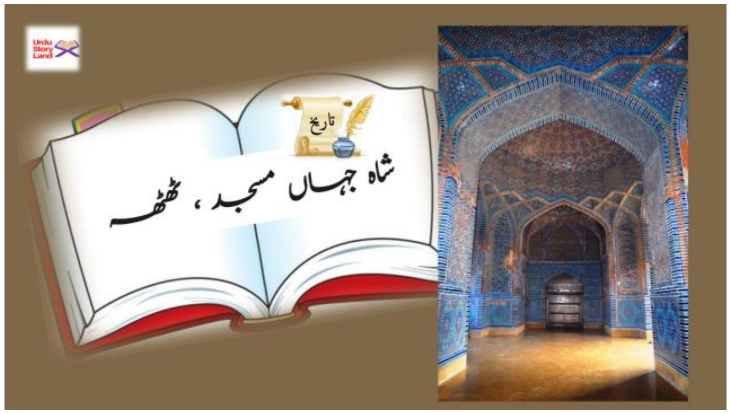
تاریخ
شاہ جہاں مسجد ، ٹھٹھہ

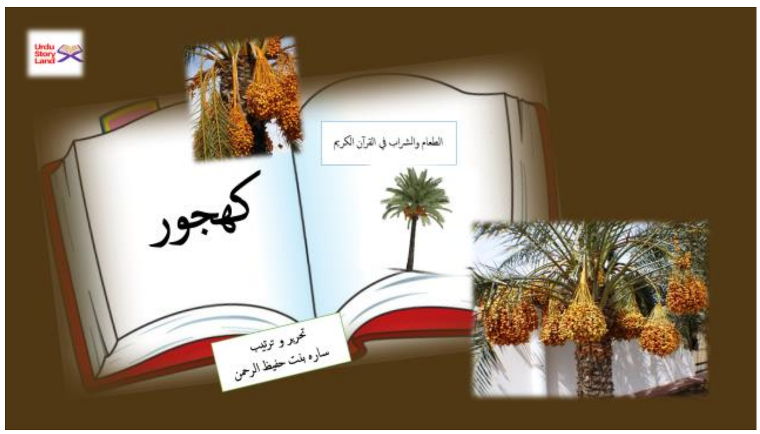
الطعام والشراب في القرآن الكريم
کھجور
تحریر و ترتیب
سارہ بنت حفیظ الرحمن

قصص الانبیاء
urdu story land
مُوسٰی علیہ السلام
تحریر و ترتیب
سارہ بنت حفیظ الرحمن